e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 222 Wednesday , May 13 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۲۲) لکھنؤ، بروز بدھ ۱۳-مئی ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۵-ذیقعدہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

سناتن دھرم کو ختم کیا جانا چاہئے: یہ لوگوں کو تقسیم کرتا ہے: ادھیاندھی

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو کے سابق ڈپٹی سی ایم ادھیانیدھی اسٹالن نے منگل کو اسمبلی میں کہا کہ سناتن دھرم کو ختم کر دینا چاہیے۔ یہ لوگوں کو تقسیم کرتا ہے۔ اس نے پہلے سناتن دھرم کو 2023 میں ڈینگو اور ملیریا کا سبب قرار دیا تھا۔ اس کے بعد مارچ 2025 میں سپریم کورٹ نے ان کی سرزنش کی۔ ادھیانیدھی نے وجے کی حلف برداری کی تقریب کا مسئلہ اٹھایا اور الزام لگایا کہ تمل ناڈو کے روایتی تامل دعوتی گیت 'تمل تھائی وازتھو' کو پروگرام میں تیسرے نمبر پر رکھا گیا تھا، جب کہ روایت کے مطابق اسے ترجیح دی جانی چاہیے تھی۔ ادھیانیدھی نے کہا، "ادھیاندھی اسٹالن نے 2 ستمبر 2023 کو ایک تقریب میں سناتن دھرم کے خلاف بیان دیا تھا۔ انہوں نے کہا، "سناتن دھرم مچھر، ڈینگی، بخار، ملیریا اور کورونا وائرس کی طرح ہے، جن کا نہ صرف مقابلہ کیا جا سکتا ہے، بلکہ اسے ختم کرنا ضروری ہے۔" جیسے ہی تنازعہ بڑھتا گیا۔

ٹی وی کے ایم ایل اے کی ووٹنگ پر پابندی کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچا

چنئی (یو این آئی) مدراس ہائی کورٹ نے تمل ناڈو اسمبلی میں ایک ایم ایل اے کو بدھ کے روز پیش کیے جانے والے اعتماد کے ووٹ میں حصہ لینے سے روک دیا ہے۔ اس معاملے کو فوری طور پر سپریم کورٹ کے نوٹس میں لایا گیا اور عدالت کل (بدھ) اس پر سماعت کرے گی۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی۔ جوزف وجے اسمبلی میں اپنی اکثریت ثابت کرنے کے لیے بدھ کو ہی اعتماد کا ووٹ پیش کرنے والے ہیں۔ مگر اس سے عین پہلے، مدراس ہائی کورٹ کی تعطیلاتی بنچ نے ان کی پارٹی کے تروپتور سے ایم ایل اے سرینیواسا سیتھوپتی کو اسمبلی کی اس کارروائی میں شامل ہونے سے روک دیا ہے۔ عدالت نے یہ پابندی ڈی ایم کے لیڈر کے۔ آر۔ پریا کروپن کی ایک درخواست پر عائد کی ہے، جس میں انہوں نے مسٹر سیتھوپتی کی جیت کو چیلنج کیا ہے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ 23 اپریل کو ہوئے انتخابات میں سیتھوپتی صرف ایک ووٹ کے فرق سے کامیاب ہوئے تھے۔

ملک بھر میں نیٹ پیپر لیک پر ہنگامہ، امتحان منسوخ

تحقیقات سی بی آئی کے حوالے، این ٹی اے اور حکومت سنگین سوالات کے زد میں، ملک بھر کے لاکھوں طلبہ میں مایوسی، امتحان کیلئے نئی تاریخوں کا اعلان جلد

نئی دہلی۔(ایجنسی) نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے نیٹ (یو جی) 2026 امتحان منسوخ کر دیا ہے۔ یہ امتحان 3 مئی 2026 کو منعقد ہوا تھا، لیکن پیپر لیک ہونے کی خبر کے بعد ایک ہنگامہ سا برپا ہو گیا۔ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے این ٹی اے نے امتحان منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔ ایجنسی نے منگل کو جاری بیان میں کہا کہ 3 مئی 2026 کو منعقد ہونے والا نیٹ یو جی امتحان اب دوبارہ لیا جائے گا۔ امتحان کے لیے نئی تاریخوں کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ این ٹی اے نے کہا کہ یہ فیصلہ 10 مئی 2026 کی پریس ریلیز کے تسلسل میں لیا گیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق، 8 مئی کو امتحان سے متعلق معاملات کو آزادانہ جانچ اور ضروری کارروائی کے لیے مرکزی ایجنسیوں کے حوالے کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مرکزی تفتیشی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے موصول ہونے والے اِن پٹس اور جانچ رپورٹس کا جائزہ لیا گیا۔ پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی جانچ کے بھی احکامات صادر کر دیے گئے ہیں۔

ایجنسی نے کہا کہ امتحان کے نظام میں شفافیت برقرار رکھنے اور منصفانہ و قابل اعتماد امتحان یقینی بنانے کے لیے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ این ٹی اے کے مطابق اب 'نیٹ یو جی 2026' امتحان دوبارہ منعقد کیا جائے گا۔ امتحان کے لیے نئی تاریخ اور ایڈمٹ کارڈ جاری کرنے کا شیڈول، اور دیگر ضروری معلومات جلد ہی ایجنسی کی سرکاری ویب سائٹ اور دیگر سرکاری ذرائع سے جاری کی جائیں گی۔ این ٹی اے نے طلبا، والدین اور عام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ صرف سرکاری اطلاعات پر ہی بھروسہ کریں۔ قابل ذکر ہے کہ نیٹ پیپر لیک معاملے میں راجستھان پولیس کے اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) نے اب تک 45 سے زیادہ افراد کو حراست میں لیا ہے۔ معاملے میں کئی ریاستوں میں چھاپے اور پوچھ تاچھ جاری ہے۔ پیر تک اس معاملے میں 13 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا تھا۔ اس بار نیٹ امتحان میں تقریباً 22 لاکھ طلبا نے حصہ لیا تھا۔ اب پیپر لیک معاملے کی جانچ میں راجستھان پولیس کا اسپیشل آپریشن گروپ 2 بڑے زاویوں پر کام کر رہا ہے۔ پہلا یہ کہ امتحانی سوالنامہ پرنٹنگ اور پریس میں چھپائی کے دوران لیک ہوا ہو سکتا ہے۔ دوسرا، جانچ ایجنسیوں کو شبہ ہے کہ پیپر سیٹ کرنے سے جڑے کسی شخص کی جانب سے بھی سوالنامہ لیک کیا گیا ہو سکتا ہے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے مرکزی حکومت نے اس کیس کی جانچ سی بی آئی کے سپرد کر دی ہے۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ امتحان سے پہلے طلبہ کے درمیان ایک ایسا گیس پیپر پہنچا تھا، جس میں شامل 720 میں سے تقریباً 600 نمبر کے سوالات اصل امتحان سے لفظ بہ لفظ میل کھا رہے تھے۔

> اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) نے اب تک 45 سے زیادہ افراد کو حراست میں لیا ہے۔ معاملے میں کئی ریاستوں میں چھاپے اور پوچھ تاچھ جاری ہے۔

مگر یہ پہلی بار نہیں ہے جب نیٹ تنازعات میں گھرا ہو۔ اس سے قبل 2024 میں ہزاری باغ (جھارکھنڈ) اور پٹنہ (بہار) میں پیپر لیک کے الزامات نے ملک گیر احتجاج کو جنم دیا تھا۔ اس وقت بھی تفتیش کاروں نے الزام لگایا تھا کہ امیدواروں نے امتحان سے ٹھیک پہلے حل شدہ پرچوں تک رسائی کے لیے رقوم ادا کی تھیں۔ معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچا تھا، جہاں غیر معمولی طور پر بڑی تعداد میں طلبہ کے سو فیصد نمبر حاصل کرنے پر سوالات اٹھائے گئے تھے۔ تاہم، عدالت نے اس وقت پورا امتحان منسوخ کرنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ شواہد سے وسیع ادارہ جاتی کوتاہی ثابت نہیں ہو سکی تھی۔ اس دوران صرف ان 1,563 امیدواروں کے لیے دوبارہ امتحان منعقد کیا گیا تھا جنہیں وقت کے ضیاع کے بدلے گریس مارکس دیے گئے تھے۔ اسی سال (2024) میں امتحانات کی ساکھ کا بحران اتنا گہرا تھا کہ یو جی سی-نیٹ کو انعقاد کے ایک دن بعد ہی منسوخ کرنا پڑا تھا، جبکہ نیٹ-پی جی اور سی ایس آئی آر-یو جی سی نیٹ جیسے امتحانات کو ملتوی کرنا پڑا تھا۔ نیٹ کے وجود میں آنے سے پہلے بھی ملک نے ایسا ہی منظر 2015 میں دیکھا تھا۔ تب سپریم کورٹ نے سی بی ایس ای کے زیر اہتمام آل انڈیا پری میڈیکل/ پری ڈینٹل ٹیسٹ (اے آئی پی ایم ٹی) کو منسوخ کرنے کا تاریخی حکم دیا تھا۔ اس وقت تفتیش کاروں نے ایک منظم نقل مافیا کا پردہ فاش کیا تھا، جس میں امیدوار بلوٹوتھ ڈیوائسز اور مائیکرو سِم والی جیکٹس کا استعمال کر رہے تھے۔ ہریانہ پولیس کی جانب سے کم از کم 44 مستفید افراد کی تصدیق کے بعد عدالت نے دوبارہ امتحان کرانے کا حکم دیا تھا۔

3 مئی کو منعقد ہونے والے نیٹ یو جی امتحان کے بعد سامنے آنے والے اس دعوے نے لاکھوں طلبہ اور والدین کی تشویش بڑھا دی ہے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے راجستھان پولیس کے اسپیشل آپریشن گروپ (SOG) نے جانچ شروع کر دی ہے۔ ذرائع کے مطابق، انٹیلی جنس بیورو (IB) سے ملنے والے اِن پٹس کی بنیاد پر ایس او جی نے دہرادون، سیکر اور جھنجھنو میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے 13 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا تھا۔ حراست میں لیے گئے افراد میں سیکر کے ایک مشہور کوچنگ ادارے سے وابستہ کیریئر کاؤنسلر بھی شامل بتائے جا رہے ہیں۔ جانچ ایجنسیوں کو شبہ ہے کہ امتحان سے دو دن پہلے ہی مبینہ گیس پیپر منتخب طلبہ تک پہنچا دیا گیا تھا۔ ابتدائی جانچ میں اشارے ملے ہیں کہ سوالنامے کے بڑی تعداد میں سوالات مبینہ پیپر سے میل کھاتے ہیں۔

وزیر تعلیم پردھان میڈیا کے سوالات پر خاموش

دہلی میں میڈیا نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے اس معاملے پر سوال کیا تو وہ بغیر کچھ کہے چلے گئے۔ نئی دہلی میں ایک پروگرام کے دوران جب صحافیوں نے مرکزی وزیر تعلیم سے اس معاملے پر سوال کیا تو انہوں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا اور بغیر ردعمل دیے آگے بڑھ گئے۔ اس کے بعد اس مسئلے پر سیاسی اور سماجی حلقوں میں بحث تیز ہوگئی۔ اپوزیشن جماعتوں نے امتحانی نظام کی شفافیت اور سیکیورٹی انتظامات پر سوال اٹھائے ہیں، جبکہ طلبہ تنظیموں نے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی اور غیر جانبدارانہ دوبارہ امتحان کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ امتحان منسوخ ہونے سے لاکھوں امیدواروں اور ان کے سرپرستوں میں تشویش اور غیر یقینی کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ طلبہ دوبارہ امتحان کی ممکنہ تاریخ اور پوری کارروائی کے بارے میں واضح معلومات کا انتظار کر رہے ہیں۔

'موڈیز ریٹنگز' نے ہندوستان کی اقتصادی شرح نمو 0.8 پوائنٹس کم کر کے 6 فیصد کردی

نئی دہلی۔(ایجنسی) موڈیز ریٹنگز نے 2026 کے لیے ہندوستان کی اقتصادی شرح نمو کا تخمینہ منگل (12 مئی) کو 0.8 فیصد پوائنٹ گھٹا کر 6 فیصد کر دیا۔ یہ گراوٹ نجی کھپت اور صنعتی سرگرمیوں میں سستی کے ساتھ ساتھ توانائی کی بلند لاگت کی وجہ سے کی گئی ہے۔ کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی نے اپنے 'گلوبل میکرو آؤٹ لُک' کے مئی ایڈیشن میں کہا کہ آئندہ 6 ماہ میں توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اور ایندھن و کھاد کی کمی کا اثر مختلف ممالک میں الگ الگ ہوگا جو ان کے انحصار اور لچک پر منحصر ہے۔ ایجنسی نے کہا کہ "عالمی منظر نامہ انتہائی غیر یقینی بنا ہوا ہے کیونکہ امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کی صورتحال نازک ہے۔ ہم ہندوستان کے لیے شرح نمو میں تقریباً 0.8 فیصد پوائنٹ تک کی گراوٹ کا اندازہ لگاتے ہیں۔" اس کے علاوہ 2027 (کیلنڈر سال) کے لیے بھی موڈیز ریٹنگس نے ہندوستان کی جی ڈی پی (مجموعی ملکی پیداوار) کی شرح نمو کا تخمینہ 0.5 فیصد پوائنٹ گھٹا کر 6 فیصد کر دیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق توانائی کی سپلائی میں بہتری اور شپنگ کی آمد و رفت کے معمول پر آنے کے ساتھ یہ دباؤ آہستہ آہستہ کم ہوں گے اور معاشی سرگرمیوں میں بہتری آئے گی۔ ساتھ ہی موڈیز نے کہا کہ ہندوستان تیل کی بلند قیمتوں کے تئیں خصوصی طور پر حساس ہے، کیونکہ ملک اپنی توانائی کی ضروریات کا تقریباً 90 فیصد درآمد کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شرح نمو میں کمی کی ایک بڑی وجہ بڑھتی ہوئی مہنگائی بھی ہے۔ جب لاگت بڑھتی ہے تو کمپنیاں اس کا بوجھ صارفین پر ڈالتی ہیں، جس سے کھانے پینے کی چیزوں سے لے کر الیکٹرانک سامان تک سب مہنگا ہو جاتا ہے۔ موڈیز کے تجزیے کے مطابق اگر مہنگائی اسی طرح برقرار رہی تو ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کو سود کی شرحوں میں کٹوتی کرنے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

یہ نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ جرم ہے، راہل گاندھی کا سخت تبصرہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) رواں ماہ کے ابتدا میں ہوئے 'نیٹ (یو جی) 2026' امتحان کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے مرکز کی مودی حکومت پر سخت تبصرہ کیا ہے اور اسے طلبا کی پریشانیوں کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کی گئی ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ "نیٹ 2026 کا امتحان رَد ہو گیا۔ 22 لاکھ سے زیادہ طلبا کی محنت، قربانی اور خوابوں کو اس بدعنوان بی جے پی نظام نے کچل دیا۔" اس سوشل میڈیا پوسٹ میں راہل گاندھی نے طلبا کے تئیں ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "کسی والد نے قرض لیا، کسی ماں نے زیور فروخت کیے، لاکھوں بچوں نے رات رات بھر جاگ کر پڑھائی کی، اور بدلے میں ملا پیپر لیک، سرکاری لاپروائی اور تعلیم میں منظم بدعنوانی۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "یہ صرف ناکامی نہیں، نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ جرم ہے۔ ہر بار پیپر مافیا بچ نکلتے ہیں اور ایماندار طلبا سزا بھگتنے کو مجبور ہوتے ہیں۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ نے امتحان منسوخ ہونے کے بعد طلبا کو درپیش مسائل کا ذکر بھی اس پوسٹ میں کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "اب لاکھوں طلبا پھر سے وہی ذہنی تناؤ، معاشی بوجھ اور غیر یقینی برداشت کریں گے۔ اگر اپنی تقدیر محنت سے نہیں، پیسے اور پہنچ سے طے ہوگا، تو پھر تعلیم کا مطلب کیا رہ جائے گا۔" آخر میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ "وزیر اعظم کا نام نہاد امرت کال ملک کے وِش کال (دورِ زہر) بن گیا ہے۔"

ملک کی خراب معاشی صورتحال کا ذمہ دار مرکز: اکھلیش

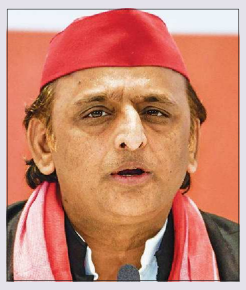

پریاگ راج (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے وزیر اعظم نریندر مودی کی پیٹرول اور سونا نہ خریدنے سے متعلق اپیل کو غلط قرار دیتے ہوئے ملک کی ابتر معاشی صورتحال کے لیے مرکزی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ منگل کے روز پریاگ راج پہنچنے پر ہوائی اڈے پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ ملک کی معیشت مسلسل کمزور ہو رہی ہے اور روپے کی قدر گرتی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی جانب سے پیٹرول و ڈیزل کی بچت اور سونا نہ خریدنے کی اپیل ملک کی معاشی حالت کے زوال کی علامت ہے۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی خود ملک کے لیے بحران بن گئی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اجیندر لودھی کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف دیے گئے متنازعہ بیان کے سوال پر اکھلیش یادو نے کہا کہ استعمال کی گئی زبان غلط تھی اور سماجوادی پارٹی اس کی حمایت نہیں کرتی۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کے الفاظ کا استعمال وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بھی کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "لودھی جی کا دکھ دل سے باہر آیا ہے، لیکن زبان غلط تھی۔

تمل ناڈو: فلور ٹیسٹ سے قبل نومنتخب وزیر اعلیٰ وجے کی 'اے آئی اے ڈی ایم کے' کے باغی گروپ سے ملاقات

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو اسمبلی میں کل یعنی 13 مئی کو ہونے والے فلور ٹیسٹ سے قبل ریاست کی سیاست میں ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ وزیر اعلیٰ اور ٹی وی کے صدر تھلاپتی وجے نے منگل کو اے آئی اے ڈی ایم کے کے باغی لیڈران ایس پی ویلومنی اور سی وی شنموگم سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کو انتہائی اہم مانا جا رہا ہے، کیونکہ ویلومنی-شنموگم گروپ کے پاس اے آئی اے ڈی ایم کے 47 میں سے تقریباً 30 اراکین اسمبلی کا سپورٹ بتایا جا رہا ہے۔ ایسے میں قوی امکان ہے کہ یہ اراکین اسمبلی فلور ٹیسٹ میں ٹی وی کے حکومت کے حق میں ووٹ کر سکتے ہیں۔ ایک ہندی نیوز پر شائع خبر کے مطابق وجے اپنے مخصوص سیاہ سوٹ اور سفید شرٹ میں اے آئی اے ڈی ایم کے کے مقامی دفتر پہنچے، جہاں شنموگم، ویلومنی اور پارٹی کے کئی دیگر لیڈران موجود تھے۔ لیڈران نے پھولوں کے گلدستے پیش کر کے وجے کا استقبال کیا اور شال اوڑھا کر ان کی عزت افزائی کی۔ اس دوران کئی اے آئی اے ڈی ایم کے لیڈران وجے کے ساتھ بات چیت کرتے نظر آئے۔ وجے نے بھی ویلومنی، شنموگم اور پارٹی کے دیگر اراکین کے ساتھ طویل گفتگو کی۔ واضح رہے کہ چند روز قبل تک جب تمل ناڈو میں حکومت سازی کے حوالے سے سیاسی غیر یقینی صورتحال برقرار تھی، شنموگم اور ویلومنی نے کھل کر وجے کی حمایت کرنے کی بات کہی تھی۔

وجے کی پارٹی تملگا ویٹری کزگم (ٹی وی کے) نے تمل ناڈو کے حالیہ اسمبلی انتخاب میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 234 میں سے 108 سیٹیں حاصل کیں۔ حالانکہ پارٹی اکثریت سے محض 10 سیٹیں پیچھے رہ گئی تھی، جس کے باعث اسے اتحاد کا سہارا لینا پڑا۔ اسی دوران اے آئی اے ڈی ایم کے کے لیڈران شنموگم اور ویلومنی نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کے ساتھ پارٹی کے 30 اراکین اسمبلی ہیں اور وہ ٹی وی کے کو حمایت دینے کے لیے تیار ہیں۔ تاہم اے آئی اے ڈی ایم کے کے جنرل سکریٹری ایڈاپڈی کے پلانی سوامی نے اس تجویز کو منظوری نہیں دی، جس کے بعد پارٹی کے اندرونی اختلافات شدت اختیار کر گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اے آئی اے ڈی ایم کے 2 گروپ میں تقسیم ہوگئی ہے۔

آسام میں تیسری بار بی جے پی حکومت، سرما دوسری بار وزیر اعلیٰ بنے

4 اراکین اسمبلی بھی بنے وزیر، حلف برداری پروگرام میں پی ایم مودی اور امت شاہ، سی ایم یوگی موجود رہے

گوہاٹی (یو این آئی) آسام میں ڈاکٹر ہمنتا بسوا سرما نے منگل کو مسلسل دوسری بار وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف لیا۔ یہاں کھانا پاڑا واقع ویٹرنری کالج فیلڈ میں منعقدہ ایک شاندار تقریب میں گورنر لکشمن پرساد آچاریہ نے انہیں عہدے اور رازداری کا حلف دلایا۔ مسٹر سرما آسام کے پہلے غیر کانگریسی وزیر اعلیٰ بن گئے ہیں جنہوں نے مسلسل دو بار اس عہدے کی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ اس تاریخی موقع پر این ڈی اے کی اعلیٰ قیادت نے اپنی موجودگی سے تقریب کی شان بڑھا دی۔ وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور نتن گڈکری خصوصی طور پر تقریب میں موجود رہے۔ اس کے علاوہ سابق وزیر اعلیٰ اور موجودہ مرکزی وزیر سربانند سونووال، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس اور بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین سمیت کئی ریاستوں کے اہم رہنما بھی اس موقع کے گواہ بنے۔ تقریب کو بین الاقوامی رنگ اس وقت ملا جب ہندوستان میں امریکہ کے نومقرر سفیر سرجیو گور بھی حلف برداری تقریب میں شریک ہوئے۔

کابینہ کی تشکیل کے پہلے مرحلے میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ چار دیگر سینئر وزراء نے بھی حلف لیا۔ بی جے پی کی جانب سے اجنتا نیوگ اور رامیشور تیلی کو کابینہ میں شامل کیا گیا، جبکہ اتحادی جماعتوں سے آسام گن پریشد (اے جی پی) کے اتل بورا اور بوڈولینڈ پیپلز فرنٹ (بی پی ایف) کے چرن بورو نے بطور وزیر حلف لیا۔ آسام میں بی جے پی قیادت والے اتحاد کی یہ جیت کئی اعتبار سے خاص سمجھی جا رہی ہے۔ ریاست میں بی جے پی کے اقتدار کا آغاز 2016 میں ہوا تھا، جب بی جے پی اتحاد نے 15 سالہ کانگریسی حکومت کا خاتمہ کیا تھا۔

ریاست میں بی جے پی کی پہلی حکومت کی قیادت سربانند سونووال نے کی، جنہوں نے 2016 سے 2021 تک وزیر اعلیٰ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ان کے دور میں آسام میں بی جے پی کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔ اس کے بعد 2021 کے اسمبلی انتخابات میں کامیابی کے ساتھ بی جے پی کی دوسری حکومت بنی اور قیادت ڈاکٹر ہمنتا بسوا سرما کے ہاتھوں میں آئی۔ اب 2026 کے اسمبلی انتخابات میں این ڈی اے اتحاد نے 126 میں سے 102 نشستیں جیت کر شاندار ہیٹ ٹرک مکمل کی ہے۔ ڈاکٹر سرما کی حلف برداری تقریب میں ان کے پیش رو اور موجودہ مرکزی وزیر سربانند سونووال بھی خصوصی طور پر موجود رہے، جو ریاست میں پارٹی کے اندر تسلسل اور اتحاد کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔

ہندوستان کی صدارت میں برکس ممالک کے وزرائے خارجہ کی میٹنگ کل سے

نئی دہلی، 12 مئی (یو این آئی) برکس ممالک کے وزرائے خارجہ کا دو روزہ میٹنگ جمعرات سے یہاں شروع ہوگی، جس کی صدارت وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر کریں گے۔ وزارت خارجہ نے منگل کو بتایا کہ اس میٹنگ میں برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک کے وزرائے خارجہ اور وفود کے سربراہان شرکت کریں گے۔ ان وفود کا وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کا بھی پروگرام ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ میٹنگ کے پہلے دن برکس رکن ممالک کے وزرائے خارجہ باہمی دلچسپی کے عالمی اور علاقائی امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ دوسرے دن، برکس کے اراکین اور شراکت دار ممالک "برکس 20: لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری" کے موضوع پر منعقدہ سیشن میں شرکت کریں گے۔ اس کے بعد عالمی گورننس اور کثیر جہتی نظام میں اصلاحات" کے موضوع پر ایک سیشن منعقد کیا جائے گا۔

عالمی کشیدگی کے درمیان حکومت کا نیا اعلان، خام تیل اور قدرتی گیس کا رائلٹی نظام تبدیل

نئی دہلی۔(ایجنسی) حکومت کے فیصلے کے بعد دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اب تیل اور گیس پیدا کرنے والی کمپنیوں کو حکومت کو کتنا ادائیگی کرنا ہوگی اور اس کا شمار کیسے ہوگا، اس کے ضوابط پہلے کے مقابلے زیادہ واضح اور آ عالمی سطح پر بڑھتی جغرافیائی سیاسی کشیدگی اور توانائی سپلائی کے حوالے سے بڑھتے خدشات کے درمیان مرکزی حکومت نے تیل اور گیس سیکٹر میں بڑی پالیسی تبدیلی کی ہے۔ حکومت نے خام تیل اور قدرتی گیس اور کیسنگ ہیڈ کنڈینسیٹ کے لئے رائلٹی شرحوں اور ان کے حساب کے طریقہ کار کو معقول بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کے مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ اس فیصلے کی معلومات دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ قدم ہندوستان کے اپ اسٹریم سیکٹر کے نئے دور کی شروعات کرے گا۔ ان کے مطابق اس سے طویل وقت سے جاری پالیسی ساز تضادات ختم ہوں گے نیز تیل گیس کے شعبے میں سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا۔ مرکزی وزیر کا یہ بھی کہنا ہے کہ آو آر ڈی ایکٹ اور پی این جی قوانین میں 2025 میں کی گئی ترامیم کے بعد اب رائلٹی نظام کو بھی مزید آسان، شفاف اور یکساں بنایا گیا ہے۔ اس سے الگ الگ معاہدوں اور پالیسیوں میں موجود فرق ختم ہوں گے اور کمپنیوں کو واضح قوانین کے تحت کام کرنے میں آسانی ہوگی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ نیا نظام سرمایہ کاروں کے لیے مستحکم اور موافق کاروباری ماحول فراہم کرے گا۔ اس سے گھریلو اور غیر ملکی کمپنیوں کا اعتماد مضبوط ہوگا اور ہندوستان میں تیل اور گیس کی دریافت اور پیداوار میں سرمایہ کاری تیز ہو سکتی ہے۔ حکومت کے فیصلے کے بعد دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اب تیل اور گیس نکالنے والی کمپنیوں کو حکومت کو کتنا ادائیگی کرنا ہوگی اور اس کا شمار کیسے ہوگا۔

مودی حکومت اگنی ویروں کو شہید فوجیوں کی طرح مراعات نہ دینے کے فیصلے پر قائم

اگنی ویر باقاعدہ فوجیوں کے مساوی سہولیات پانے کی پوزیشن میں نہیں ہے، ہائی کورٹ میں جواب داخل

نئی دہلی۔(ایجنسی) کیا ڈیوٹی کے دوران شہید ہونے والے اگنی ویر کے اہل خانہ بھی دیگر فوجیوں کی طرح مراعات پانے کے حقدار ہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مرکزی حکومت نے بامبے ہائی کورٹ کو بتایا کہ سروس کے فوائد کے معاملے میں اگنی ویر اور باقاعدہ فوجی ایک ہی سطح پر نہیں ہیں، اس لیے انہیں 'بعد از مرگ پنشن کے فوائد' نہیں دیے جا سکتے۔ ایک عرضی کے جواب میں مرکز نے کہا کہ اگر کسی اگنی ویر کی سروس کے دوران موت ہو جاتی ہے تو ان کے اہل خانہ باقاعدہ فوجیوں کی طرح پنشن اور دیگر فوائد کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ واضح رہے کہ ہائی کورٹ میں یہ عرضی اگنی ویر مرلی نائک کی ماں جیوتی بائی نائک نے داخل کی تھی۔ مرلی گزشتہ سال 9 مئی کو 'آپریشن سندور' کے دوران شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ اگنی ویروں کو بھی ان باقاعدہ فوجیوں کی طرح بعد از مرگ فوائد (پنشن اور فلاحی مراعات) فراہم کیے جائیں، جو ڈیوٹی کے دوران شہید ہوتے ہیں۔ جیوتی بائی کی عرضی میں کہا گیا تھا کہ 'اگنی پتھ اسکیم' اگنی ویروں اور باقاعدہ فوجیوں کے درمیان ایک 'من مانا' امتیاز پیدا کرتی ہے۔ اگنی ویروں کو بھی باقاعدہ فوجیوں کی طرح ہی کئی طرح کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مرکز نے اپنے جواب میں کہا کہ 'اگنی پتھ اسکیم' ایک قلیل مدتی نظام ہے، جسے موجودہ ملکی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ اگنی ویر باقاعدہ فوجیوں کے مساوی سہولیات پانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ انہیں ایک مقررہ 4 سال کی مدت کے لیے بھرتی کیا جاتا ہے، جبکہ مسلح افواج میں پنشن کے فوائد اور دیگر الاؤنسز طویل مدتی ملازمت سے منسلک ہوتے ہیں۔ جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 2 مختلف پوزیشنوں والے زمروں کے لوگوں کے درمیان کوئی برابری نہیں ہو سکتی۔ یہ درجہ بندی اور تفریق 'اگنی پتھ اسکیم' کے مقاصد کے ساتھ ایک عقلیت پسندانہ تعلق رکھتا ہے، اس لیے یہ آئین کی دفعہ 14 (برابری کا حق) کے تحت آئینی طور پر درست ہے۔ ہائی کورٹ میں مرکز نے مزید کہا کہ اس اسکیم کی ملازمت کی شرائط قبول کرنے کے بعد شہید اگنی ویر کی ماں اب یہ مطالبہ نہیں کر سکتیں کہ باقاعدہ فوجیوں کو ملنے والے سروس کے فوائد اگنی ویر کے زمرے پر بھی نافذ کیے جائیں۔ مرکز نے یہ بھی کہا کہ اگنی ویروں اور باقاعدہ فوجیوں کے درمیان کی گئی درجہ بندی کچھ واضح بنیادوں پر مبنی ہے، جن مین ملازمت کی مدت، تقرری کی نوعیت اور بھرتی کی کئی شرائط شامل ہوتی ہیں۔

'جتنی بڑی چوری، اتنا بڑا انعام'

2 اہم انتخابی افسران کی سویندو کی ٹیم میں شمولیت پر راہل گاندھی کا حملہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) مغربی بنگال میں وزیر اعلیٰ سویندو ادھیکاری کی قیادت والی حکومت نے اپنا کام شروع کر دیا ہے، لیکن کچھ ایسے فیصلے بھی لیے ہیں جس نے اپوزیشن کو تنقید کرنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ چیف الیکٹورل افسر منوج اگروال کو مغربی بنگال کا چیف سکریٹری اور مغربی بنگال میں 2026 اسمبلی انتخاب کے خصوصی مبصر رہے سبرت گپتا کو وزیر اعلیٰ کا مشیر بنائے جانے پر اپوزیشن لگاتار سوال اٹھا رہا ہے۔ اب لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے اس فیصلے کو بی جے پی اور الیکشن کمیشن کی ملی بھگت کا ثبوت قرار دیا ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ جاری کر بی جے پی اور الیکشن کمیشن دونوں کو ہی کٹھرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ راہل گاندھی نے 'انڈیا ٹوڈے' کی ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "بی جے پی-الیکشن کمیشن کے 'چور بازار' میں... جتنی بڑی چوری، اتنا بڑا انعام۔" ویڈیو میں مغربی بنگال کے سابق چیف الیکٹورل افسر منوج اگروال کو چیف سکریٹری بنائے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی بتایا گیا ہے کہ 2 انتخابی افسران اب سویندو کی ٹیم کا حصہ بن گئے ہیں۔ یہ بھی جانکاری دی گئی ہے کہ سبکدوش آئی اے ایس افسر سبرت گپتا اور منوج اگروال ایس آئی آر عمل سے بھی جڑے ہوئے تھے۔ اس معاملہ میں ترنمول کانگریس نے بھی سوال اٹھائے ہیں، لیکن بی جے پی نے دونوں تقرریوں کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ انھیں 'اہلیت کی بنیاد پر' تقرری ملی ہے۔ بی جے پی کا یہ بھی کہنا ہے کہ پارٹی ملک کے قوانین کے وقار کو بحال کرنے کے اپنے وعدے کو پورا کر رہی ہے۔

اسرائیل کے تقریباً 100 فضائی حملے، لبنان میں کشیدگی مزید بڑھی

اسرائیل نے حماس حملوں کے ملزمان کے لیے خصوصی فوجی عدالت قائم کر دی ★ اسرائیلی فوجی کارروائیوں کی "ناقابلِ برداشت قیمت" بچے ادا کر رہے ہیں، اقوامِ متحدہ ★ یورپی یونین کا اسرائیلی آبادکاروں کے خلاف بڑا اقدام

بیروت، 12 مئی (یو این آئی) اسرائیل نے تقریباً 100 فضائی حملوں کے بعد مشرقی لبنان کے بقاع ریجن میں واقع قصبے سحمر پر نئی بمباری کی ہے۔ العربیہ/الحدث کے مطابق اسرائیلی جنگی طیاروں نے منگل کے روز مغربی بقاع کے علاقے سحمر پر دو فضائی حملے کیے۔ یہ کارروائی اس وقت کی گئی جب اسرائیلی فوج نے مقامی آبادی کو علاقہ فوری خالی کرنے اور کم از کم ایک ہزار میٹر دور کھلے مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت جاری کی تھی۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان اویخائی ادرعی نے حزب اللہ پر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ حزب اللہ کے جنگی ساز و سامان یا تنصیبات کے قریب موجود افراد اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ دوسری جانب اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور کی رابطہ کاری نے تصدیق کی ہے کہ جنگ بندی کے باوجود لبنان میں انسانی صورتحال مسلسل خراب ہو رہی ہے۔ ادارے کے مطابق صرف گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 100 سے زائد فضائی حملے ریکارڈ کیے گئے جبکہ تعطیلات کے دوران 87 افراد جاں بحق ہوئے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل اپریل کے وسط سے جنگ بندی کے نفاذ کے باوجود جنوبی لبنان میں فضائی حملے اور دیہاتوں و مکانات کی تباہی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ دوسری طرف حزب اللہ نے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجیوں کو نشانہ بنانے کے ساتھ شمالی اسرائیل کی جانب راکٹ اور ڈرون حملے بھی کیے ہیں۔ لبنانی وزارت صحت کے مطابق 2 مارچ سے جاری تصادم میں اب تک کم از کم 2846 افراد جاں بحق اور 8693 زخمی ہو چکے ہیں۔ ادھر عالمی ادارہ صحت نے کہا ہے کہ کشیدگی کے آغاز سے اب تک صحت کی سہولیات پر 158 حملے ریکارڈ کیے گئے جن میں 108 افراد جاں بحق اور 249 زخمی ہوئے۔ لبنانی حکومت کے مطابق اسرائیلی فوج اس وقت جنوبی لبنان کے 68 مختلف مقامات پر موجود ہے۔

☆ اسرائیل کی پارلیمنٹ نے سات اکتوبر 2023 کے حملوں میں ملوث فلسطینی مزاحمت کاروں کے خلاف مقدمات چلانے کے لیے خصوصی فوجی ٹریبونل قائم کرنے کا قانون منظور کر لیا ہے، جس کے تحت سزائے موت بھی سنائی جا سکے گی۔ اسرائیلی پارلیمنٹ میں پیر کے روز پیش کیے گئے اس بل کے حق میں 93 ارکان نے ووٹ دیا جبکہ 120 رکنی ایوان میں کسی رکن نے مخالفت نہیں کی۔ قانون کے مطابق خصوصی فوجی عدالت ان افراد کے خلاف مقدمات سنے گی جو حماس کی قیادت میں سات اکتوبر 2023 کے حملوں کے دوران یا اس کے بعد گرفتار کیے گئے تھے۔ یہ عدالت ان افراد کے خلاف بھی کارروائی کرے گی جن پر غزہ میں قیدیوں کو رکھنے یا ان سے بدسلوکی کرنے کے الزامات ہیں۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق تقریباً 400 مشتبہ افراد کے خلاف اس خصوصی عدالت میں مقدمات چلائے جانے کا امکان ہے۔ قانون سازی کے تحت یروشلم میں قائم کی جانے والی یہ خصوصی فوجی عدالت نسل کشی کی روک تھام، انسدادِ دہشت گردی اور تعزیراتی قوانین کے تحت آنے والے مقدمات کی سماعت کا اختیار رکھے گی۔ رپورٹس کے مطابق عدالت کی سماعتیں عوام کے لیے کھلی ہوں گی جبکہ بعض کارروائیوں کو نشر بھی کیا جا سکے گا۔ نئے قانون کے تحت ملزمان کو ایسے جرائم کا مرتکب قرار دیا جا سکتا ہے جن کے لیے اسرائیلی قانون میں سزائے موت موجود ہے۔ واضح رہے کہ مارچ 2026 میں منظور کیے گئے ایک الگ قانون کے تحت مقبوضہ مغربی کنارہ میں اسرائیلی فوجی عدالتوں کی جانب سے دہشت گردی قرار دیے گئے مہلک حملوں میں ملوث فلسطینیوں کے لیے سزائے موت پہلے ہی متعارف کرائی جا چکی ہے۔ نئے قانون میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ سات اکتوبر حملوں سے متعلق کسی بھی مشتبہ، ملزم یا سزا یافتہ شخص کو مستقبل کے قیدیوں کے تبادلے کے معاہدوں میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ دوسری جانب انسانی حقوق تنظیموں نے اس اقدام پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تشدد مخالف عوامی کمیٹی کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ساری باشی نے کہا کہ سات اکتوبر حملوں کے متاثرین انصاف کے مستحق ہیں، تاہم تشدد کے ذریعے حاصل کیے گئے اعترافات کی بنیاد پر اجتماعی پھانسیاں اور شو ٹرائلز ناقابل قبول ہوں گے۔

☆ اقوامِ متحدہ نے مقبوضہ مغربی کنارہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں اور آبادکاروں کے بڑھتے حملوں کے نتیجے میں فلسطینی بچوں پر پڑنے والے اثرات پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ رواں سال کے آغاز سے اب تک 70 فلسطینی بچے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے اطفال یونیسف کے ترجمان جیمز ایلڈر نے منگل کے روز صحافیوں کو بتایا کہ مشرقی یروشلم سمیت مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں اور آبادکاروں کے حملوں میں اضافے کی ناقابلِ برداشت قیمت بچے ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2026 کے آغاز سے اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوران ہر ہفتے اوسطاً کم از کم ایک فلسطینی بچہ ہلاک ہوا جبکہ اس عرصے میں 850 بچے زخمی ہوئے۔ جیمز ایلڈر کے مطابق زیادہ تر بچے براہِ راست گولہ بارود سے ہلاک یا زخمی ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ فلسطینی بچوں کی 93 فیصد ہلاکتوں کے ذمہ دار اسرائیلی فورسز تھیں جبکہ یہ تمام واقعات آبادکاروں کے حملوں میں تاریخی اضافے کے دوران پیش آئے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ مارچ 2026 میں اسرائیلی آبادکاروں کے ہاتھوں زخمی ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد گزشتہ کم از کم 20 برسوں میں سب سے زیادہ ریکارڈ کی گئی۔ یونیسف ترجمان نے کہا کہ دستاویزی واقعات میں فلسطینی بچوں کو گولیاں مارنے، چاقو سے حملہ کرنے، تشدد کا نشانہ بنانے اور سیاہ مرچ اسپرے استعمال کرنے جیسے واقعات شامل ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ یہ سب ایسے حالات میں ہو رہا ہے جہاں بچوں کے زندہ رہنے اور نشوونما کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچہ مسلسل تباہ کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق گھروں کی مسماری، تعلیمی نظام کی تباہی، پانی کے نظام پر حملے، صحت کی سہولتوں تک رسائی میں رکاوٹیں اور نقل و حرکت پر پابندیاں فلسطینی بچوں کی زندگی کو شدید متاثر کر رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مغربی کنارے میں عائد رکاوٹوں اور پابندیوں کے باعث فلسطینی بچے معمول کے مطابق تعلیم، علاج اور دیگر بنیادی خدمات سے محروم ہو رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق ان حالات کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی بھی ہوئی ہے اور صرف رواں سال کے پہلے چار ماہ میں 2500 سے زائد فلسطینی بے گھر ہوئے جن میں 1100 بچے شامل ہیں۔ جیمز ایلڈر نے کہا کہ یہ تعداد 2025 کے دوران ریکارڈ کی گئی مجموعی نقل مکانی سے بھی زیادہ ہے۔

☆ یورپی یونین نے اسرائیلی آبادکاروں اور حماس کی اہم شخصیات پر پابندیاں عائد کرنے پر اتفاق کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ یورپی یونین کے رکن ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں کیا گیا جس کے تحت قبضے میں ملوث 3 افراد اور 4 تنظیموں کے اثاثے منجمد کیے جا سکیں گے جبکہ ان پر سفری پابندیاں بھی عائد ہوں گی۔ رپورٹس کے مطابق مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف تشدد کے واقعات پر اسرائیلی آبادکاروں کے خلاف کارروائی کی راہ میں پہلے ہنگری کی سابق حکومت رکاوٹ بنی ہوئی تھی تاہم نئی حکومت نے ویٹو ختم کر دیا۔ ادھر بیت المقدس کے علاقے میں اسرائیلی فورسز نے فلسطینیوں کی تین سے زائد دکانیں اور صنعتی تعمیرات مسمار کر دیں۔ یورپی حکام کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات مغربی کنارے میں بڑھتے ہوئے تشدد اور کشیدگی کے تناظر میں کیے گئے ہیں۔

جنوبی لبنان میں مسیحی مذہبی جذبات مجروح کرنے پر اسرائیلی فوجیوں کو قید

تل ابیب، 12 مئی (یو این آئی) اسرائیل کی فوج نے جنوبی لبنان میں حضرت عیسیٰؑ کے مجسمے کی توہین اور اسے نقصان پہنچانے والے دو فوجیوں کو علامتی نوعیت کی سزائے قید سنا دی۔ رپورٹس کے مطابق یہ واقعہ گزشتہ ماہ جنوبی لبنان میں پیش آیا تھا، جہاں اسرائیلی فوجی اہلکاروں نے حضرت عیسیٰؑ کے مجسمے پر کلہاڑے سے حملہ کیا اور اس کی توہین کی تھی۔ واقعے کی ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد دنیا بھر میں مسیحی برادری کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آیا، جس کے بعد اسرائیلی فوج کو اپنے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا اعلان کرنا پڑا۔ اسرائیلی فوج کے مطابق واقعے کی ویڈیو بنانے والے فوجی کو 14 روز جبکہ مجسمے کی توہین اور نقصان پہنچانے والے اہلکار کو 21 روز قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں اور بمباری کے باعث لاکھوں افراد نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں جبکہ علاقے میں کشیدگی بدستور برقرار ہے۔

ایران کے خلاف "پروجیکٹ فریڈم" دوبارہ شروع کرنے پر غور جاری: وائٹ ہاؤس

واشنگٹن، 12 مئی (یو این آئی) وائٹ ہاؤس کی نائب ترجمان این کیلی نے کہا ہے کہ ایران کے معاملے پر امریکی صدر مسٹر ڈونلڈ ٹرمپ کے سامنے تمام متبادل موجود ہیں۔ فوکس نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے این کیلی نے کہا کہ ایران کو اپنی موجودہ بدترین صورتحال کی حقیقت کو سمجھنا چاہیے۔ دوسری جانب امریکی صدر مسٹر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ وہ آبنائے ہرمز میں "پروجیکٹ فریڈم" دوبارہ شروع کرنے پر غور کر رہے ہیں تاہم اس حوالے سے ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے ایران کے ساتھ جنگ بندی کو "انتہائی کمزور" قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ "وینٹی لیٹر پر ہے"۔ امریکی صدر نے کہا، "ایران کے پاگل لوگ جوہری ہتھیار حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسا ہرگز نہیں ہونے دیا جائے گا۔" انہوں نے واشنگٹن کی جانب سے فوجی کارروائیاں ختم کرنے کی تجاویز پر تہران کے نئے ردعمل کو "فضول" اور "غیر سنجیدہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران اس وقت اپنی کمزور ترین حالت میں ہے۔ مسٹر ڈونلڈ ٹرمپ نے فوکس نیوز کو انٹرویو میں کہا کہ امریکہ ایران پر دباؤ اس وقت تک جاری رکھے گا جب تک کوئی معاہدہ طے نہیں پا جاتا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران بالآخر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائے گا جبکہ ایرانی مذاکرات کار خود اعتراف کر چکے ہیں کہ انہیں جوہری ذخائر سے متعلق معاملات میں امریکہ کی ٹیکنالوجی درکار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "پروجیکٹ فریڈم" دوبارہ شروع ہونے کی صورت میں اس کا دائرہ صرف بحری جہازوں کے تحفظ تک محدود نہیں رہے گا۔ سی بی ایس کو دیے گئے ایک اور انٹرویو میں امریکی صدر نے کہا کہ انہیں پہلے سے علم تھا کہ ایران آبنائے ہرمز بند کرنے کی کوشش کرے گا کیونکہ یہی اس کے پاس واحد "ہتھیار" ہے۔ انہوں نے ایران کے خلاف بحری دباؤ کو "انتہائی ذہین منصوبہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ٹرمپ کے مطابق ایران نے حالیہ ہفتوں میں اپنی صلاحیتیں بحال کرنے کی کوشش کی تاہم اس کی تجاویز ناقابل قبول تھیں، جبکہ اب تہران مذاکرات کی طرف مائل دکھائی دے رہا ہے کیونکہ اسے اپنی قیادت میں نمایاں نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

آرکاڈیا کی سابق میئر نے چین کے لیے غیر قانونی سرگرمیوں کا اعتراف کر لیا

واشنگٹن، 12 مئی (یو این آئی) آرکاڈیا کی سابق میئر ایلین وانگ نے چین کے لیے غیر قانونی غیر ملکی ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کا اعتراف کر لیا، جس کے بعد انہوں نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا۔ وفاقی عدالتی دستاویزات کے مطابق 58 سالہ ایلین وانگ نے اعتراف کیا کہ انہوں نے 2020 سے 2022 کے دوران چین کی حکومت کے ساتھ مل کر امریکہ میں سیاسی پروپیگنڈا پھیلانے میں کردار ادا کیا۔ تحقیقات میں بتایا گیا کہ وانگ نے اپنے سابق منگیتر یاؤننگ مائیک سن کے ساتھ مل کر "U.S.News Center" نامی ویب سائٹ چلائی، جو بظاہر ایک آزاد نیوز پلیٹ فارم دکھائی دیتی تھی لیکن درحقیقت چینی حکام کی ہدایات پر مواد شائع کر رہی تھی۔ اعترافِ جرم کے معاہدے کے مطابق اس ویب سائٹ پر چینی سرکاری اداروں کے تیار کردہ مضامین اور پروپیگنڈا مواد شائع کیا جاتا تھا جبکہ شائع شدہ مواد کی کارکردگی سے متعلق رپورٹس بھی حکام کو بھیجی جاتی تھیں۔ عدالتی دستاویزات میں کہا گیا کہ ایک موقع پر وانگ سے سنکیانگ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور جبری مشقت سے متعلق الزامات کی تردید پر مبنی مضمون شائع کرنے کو کہا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق یہ مواد ایک چینی سرکاری اہلکار نے تیار کیا تھا جس نے بعد میں وانگ کی "تیز رفتار" کام پر تعریف بھی کی۔ ایلین وانگ نومبر 2022 میں ریاست کیلیفورنیا کے شہر آرکاڈیا کی سٹی کونسل کی رکن منتخب ہوئی تھیں، جہاں میئر کا عہدہ باری باری تبدیل ہوتا ہے۔ وفاقی حکام کے مطابق اعتراف جرم کے بعد وانگ کو 10 سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ لوس اینجلس کے اعلیٰ وفاقی پراسیکیوٹر بل ایسایلی نے کہا کہ یہ کیس امریکی اداروں میں بیجنگ کے اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششوں کی ایک اور مثال ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سب سے بڑی تشویش یہ ہے کہ غیر ملکی ایجنٹس مقامی منتخب اداروں تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ ادھر وانگ کے سابق ساتھی یاؤننگ مائیک سن کو 2024 میں غیر ملکی ایجنٹ کے طور پر کام کرنے اور سازش کے الزامات میں مجرم قرار دیا گیا تھا جبکہ رواں سال فروری میں انہیں چار سال قید کی سزا سنائی گئی۔ امریکی حکام کے مطابق یہ کیس میڈیا، سیاست اور انٹیلی جنس کے ذریعے امریکی پالیسیوں پر چینی اثر و رسوخ بڑھانے سے متعلق وسیع تحقیقات کا حصہ ہے۔

افغانستان - پاکستان کشیدگی میں قبائلی جرگوں نے اہم کردار ادا کر دیا

کابل، 12 مئی (یو این آئی) افغانستان اور پاکستان کے درمیان بڑھتی سرحدی کشیدگی کے دوران مقامی قبائلی جرگوں نے اہم پیش رفت کرتے ہوئے جنگ بندی اور بند راستے کھولنے کے معاہدے طے کرا دیے۔ رپورٹس کے مطابق افغانستان اور پاکستان کے درمیان تقریباً 2600 کلومیٹر طویل ڈیورنڈ لائن کئی دہائیوں سے کشیدگی کا مرکز رہی ہے، تاہم سرحد کے دونوں اطراف قبائلی اور خاندانی روابط بدستور مضبوط ہیں۔ افغان طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد کابل اور اسلام آباد کے تعلقات میں مسلسل تناؤ دیکھا گیا، جو سیاسی الزامات سے بڑھتے ہوئے سرحدی جھڑپوں اور فضائی حملوں تک جا پہنچا۔ پاکستان طالبان حکومت پر تحریک طالبان پاکستان اور بلوچستان لبریشن آرمی جیسے گروہوں کو پناہ دینے کا الزام عائد کرتا رہا ہے، جبکہ افغان طالبان ان الزامات کو مسترد کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 26 فروری کو دونوں ممالک کے درمیان شدید جھڑپیں شروع ہوئیں جنہیں مبصرین نے برسوں کی بدترین سرحدی لڑائی قرار دیا۔ فریقین نے ایک دوسرے کی چوکیوں پر گولہ باری کی جبکہ پاکستان نے مشرقی اور شمالی افغانستان سمیت کابل میں فضائی حملے بھی کیے۔ اقوام متحدہ کے مطابق ان جھڑپوں کے نتیجے میں ہزاروں افراد بے گھر ہوئے، خصوصاً نورستان اور کنڑ صوبوں میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی دیکھنے میں آئی۔ بین الاقوامی ثالثی کی ناکامی کے بعد مقامی قبائل نے رواں ماہ خود پیش قدمی کرتے ہوئے مذاکرات شروع کیے۔ صوبہ نورستان کے قبائلی عمائدین پاکستان کے علاقے چترال پہنچے جہاں انہوں نے پاکستانی قبائل اور سیکیورٹی حکام کے ساتھ مذاکرات کیے۔ اس کے نتیجے میں نورستان کے علاقوں کامدیش اور برگمتال کو جانے والے راستے دوبارہ کھولنے پر اتفاق ہوا۔ اسی طرح صوبہ کنڑ کے قبائلی عمائدین نے پاکستان کے علاقے باجوڑ کے قبائل کے ساتھ سرحدی جرگہ منعقد کیا اور جنگ بندی کے معاہدے پر اتفاق کیا۔ افغان میڈیا کے مطابق دونوں معاہدوں میں مشترکہ قبائلی کونسل قائم کرنے، مستقل جنگ بندی برقرار رکھنے اور بند راستے دوبارہ نہ بند کرنے جیسے نکات شامل ہیں۔ معاہدوں کی خلاف ورزی کرنے والے فریق کو قبائلی کونسل کے سامنے جوابدہ بنانے کا طریقہ کار بھی طے کیا گیا ہے۔

امریکہ کی "اوہائیو" کلاس آبدوز کی تعیناتی، خطے میں نئی قیاس آرائیاں

ٹرمپ نے تہران کو اپنے مؤقف میں تبدیلی کے لیے ہر ممکن موقع فراہم کیا ہے: امریکی سفیر

میڈرڈ، 12 مئی (یو این آئی) امریکی بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ اس کی ایک جوہری آبدوز جبل طارق کی بندرگاہ پہنچ گئی ہے، جسے بعض مبصرین خطے میں بڑھتی کشیدگی کے تناظر میں اہم پیش رفت قرار دے رہے ہیں۔ امریکی بحریہ کے چھٹے بیڑے نے پیر کے روز جاری بیان میں کہا کہ بندرگاہی دورے کا مقصد امریکہ کی صلاحیت، لچک اور نیٹو اتحادیوں کے ساتھ مسلسل وابستگی کا اظہار کرنا ہے۔ بیان کے مطابق "اوہائیو" کلاس آبدوزیں زیرِ سمندر سے بیلسٹک میزائل داغنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور امریکی جوہری "ٹرائیڈ" کا نہایت اہم اور محفوظ حصہ تصور کی جاتی ہیں۔ اگرچہ فوری طور پر یہ واضح نہیں کیا گیا کہ آبدوز کی تعیناتی کا تعلق ایران کی جانب سے امریکی جنگ بندی تجویز مسترد کیے جانے سے ہے یا نہیں، تاہم خطے میں کشیدگی کے باعث اس اقدام کو اہم سمجھا جا رہا ہے۔ اوہائیو کلاس آبدوزیں امریکی فوج کے انتہائی خفیہ اور طاقتور ہتھیاروں میں شمار ہوتی ہیں اور ان کی نقل و حرکت عموماً خفیہ رکھی جاتی ہے کیونکہ یہ جوہری ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ یہ آبدوزیں "ٹرائیڈنٹ-2 (D5)" بیلسٹک میزائل لے جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں، جو متعدد جوہری وار ہیڈز داغ سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اس کلاس میں 14 بیلسٹک میزائل بردار جبکہ 4 گائیڈڈ میزائل آبدوزیں شامل ہیں۔ ان کی سب سے نمایاں خصوصیت اسٹیلتھ ٹیکنالوجی ہے، جس کے باعث یہ طویل عرصے تک زیرِ سمندر خاموشی سے موجود رہ سکتی ہیں اور دشمن کے لیے ان کا سراغ لگانا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ بیلسٹک میزائل بردار آبدوزیں طویل "ڈیٹرنس پیٹرولز" انجام دیتی ہیں تاکہ کسی بھی ممکنہ جوہری حملے کی صورت میں فوری جوابی کارروائی کی صلاحیت برقرار رکھی جا سکے۔ دوسری جانب گائیڈڈ میزائل آبدوزیں 150 سے زائد "ٹوماہاک" کروز میزائل لے جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں، جو روایتی فوجی کارروائیوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ بعض مبصرین کے مطابق اس آبدوز کی موجودگی کو نمایاں انداز میں ظاہر کیا جانا معمول سے ہٹ کر ہے اور اسے ایران کے لیے ایک سخت پیغام تصور کیا جا رہا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب مسٹر ڈونلڈ ٹرمپ ایران کے ردعمل کو "ناقص" قرار دے چکے ہیں اور فوجی کارروائی کے امکان پر غور جاری ہے۔

☆ اسرائیل میں امریکی سفیر مائیک ہاکابی نے کہا ہے کہ ایران کے حوالے سے صورتحال ابھی غیر واضح ہے اور یہ کہنا مشکل ہے کہ معاملات کس سمت جائیں گے۔ مائیک ہاکابی نے منگل کے روز اپنے بیان میں کہا کہ امریکی صدر مسٹر ڈونلڈ ٹرمپ نے تہران کو اپنے مؤقف میں تبدیلی کے لیے ہر ممکن موقع فراہم کیا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق انہوں نے کہا کہ واشنگٹن ابھی یہ نہیں جانتا کہ ایران کے ساتھ معاملات کا اگلا مرحلہ کیا ہوگا۔ ادھر ایرانی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ملک کی سیکیورٹی فورسز مکمل الرٹ ہیں اور کسی بھی ممکنہ خطرے کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ تاہم تہران نے واضح کیا کہ اس کی ترجیح اب بھی پائیدار امن اور قومی مفادات پر مبنی سفارت کاری ہے۔ یہ بیانات ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب مسٹر ڈونلڈ ٹرمپ نے گزشتہ روز ایران کے جواب کو "ناقص" اور "احمقانہ" قرار دیا تھا۔ امریکی صدر نے یہ بھی کہا کہ تہران اب تک جوہری ہتھیار نہ بنانے کے وعدے پر آمادہ نہیں ہوا جبکہ انہوں نے آبنائے ہرمز میں فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کے امکان کا بھی ذکر کیا۔ رپورٹس کے مطابق یہ کارروائیاں گزشتہ ہفتے شروع ہونے والے اور بعد میں معطل کیے گئے "پروجیکٹ فریڈم" کا تسلسل ہو سکتی ہیں۔ دوسری جانب ایران نے واضح کیا ہے کہ وہ یورینیم افزودگی کے حق سے مکمل طور پر دستبردار نہیں ہوگا، اگرچہ محدود مدت کے کسی ممکنہ معاہدے پر بات چیت کی جا سکتی ہے۔ تہران نے افزودہ یورینیم ملک سے باہر منتقل کرنے یا امریکہ کے حوالے کرنے کو ناقابلِ قبول قرار دیا ہے۔ ایران نے اس کے ساتھ جنگ دوبارہ نہ ہونے کی بین الاقوامی ضمانتیں، بیرون ملک منجمد رقوم کی واپسی اور امریکی بحری پابندیوں کے خاتمے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ ایرانی حکام نے آبنائے ہرمز کے لیے ایک "نئے نظام" کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے، جو عالمی تیل اور گیس ترسیل کا اہم راستہ سمجھا جاتا ہے۔

ایران کا جواب نامعقول، کشیدگی مزید بڑھ سکتی ہے: ٹرمپ

واشنگٹن، 12 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جاری جنگ بندی کو انتہائی نازک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ عملاً "لائف سپورٹ" پر چل رہی ہے۔ امریکی صدر نے یہ بیان ایران کی جانب سے امریکی تجاویز کے جواب موصول ہونے کے بعد دیا۔ انہوں نے ایرانی ردعمل کو "انتہائی نامعقول" قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کا جواب اس بات کا اشارہ ہے کہ دس ہفتوں سے جاری جنگ مزید شدت اختیار کر سکتی ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا، "ایران کا یہ جواب محض کچرا ہے، میں نے اسے مکمل پڑھا بھی نہیں۔" ان کا کہنا تھا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کی حالت اس مریض جیسی ہے جو محض لائف سپورٹ پر زندہ ہو۔ رپورٹس کے مطابق امریکہ نے مذاکرات کی بحالی کے لیے نئی تجاویز ایران کو بھیجی تھیں، جن کا جواب تہران نے اتوار کے روز دیا۔ ایران نے اپنے جواب میں لبنان سمیت تمام محاذوں پر جنگ ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے، جہاں اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان کشیدگی جاری ہے۔ ایرانی موقف میں جنگ کے دوران ہونے والے نقصانات کے ازالے، آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر کھولنے، امریکی بحری ناکہ بندی ختم کرنے اور مستقبل میں ایران پر حملہ نہ کرنے کی ضمانت دینے کا مطالبہ بھی شامل ہے۔

اسد حکومت کی بڑی شخصیات لبنان میں موجود نہیں: نواف سلام

بیروت، 12 مئی (یو این آئی) لبنان میں سابق شامی صدر بشار الاسد کے نظام سے وابستہ سکیورٹی اور فوجی اہلکاروں کی موجودگی کا معاملہ ایک بار پھر سیاسی اور سکیورٹی حلقوں میں زیر بحث آ گیا ہے۔ یہ پیش رفت لبنانی وزیر اعظم نواف سلام کے حالیہ دورۂ شام کے بعد سامنے آئی ہے جہاں دونوں ممالک نے دوطرفہ تعلقات مضبوط بنانے اور سکیورٹی تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ العربیہ کو دیے گئے انٹرویو میں نواف سلام نے کہا کہ اسد حکومت کی بڑی شخصیات لبنان میں موجود نہیں بلکہ ان کی اکثریت روس اور دیگر ممالک میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ لبنان میں موجود بعض افراد کو بیروت کو دمشق کے خلاف سیاسی یا عسکری سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اعلیٰ سرکاری ذرائع کے مطابق اسد حکومت کے خاتمے کے دوران تقریباً 100 سابق شامی افسران غیر قانونی راستوں سے لبنان میں داخل ہوئے تھے، جن کی بڑی تعداد شمالی لبنان اور مشرقی علاقے بقاع میں مقیم ہے۔ ذرائع کے مطابق ان افراد کی موجودگی پر سکیورٹی ادارے مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں جبکہ ان میں سے کئی جبل محسن، عکار، حکر الضاہری، تل بیری اور بعلبک ہرمل کے علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔ سرکاری ذرائع نے دعویٰ کیا کہ ان علاقوں میں حزب اللہ اور علوی برادری کا اثر و رسوخ پایا جاتا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ معاملہ حالیہ لبنانی۔شامی مذاکرات کا بھی حصہ تھا اور دونوں ممالک کی وزارت داخلہ و انصاف ایک مشترکہ معاہدہ تیار کر رہی ہیں تاکہ مطلوب افراد کی واپسی ممکن بنائی جا سکے۔ انسانی حقوق کی کارکن اور وکیل دیالا شحادہ نے کہا کہ لبنان اور شام کے درمیان 1951 کے عدالتی معاہدے کے تحت قیدیوں اور مطلوب افراد کی حوالگی قانونی طریقہ کار کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی شامی شہری، خواہ وہ فوجی افسر ہو یا عام شہری، کی حوالگی کے لیے دونوں ممالک کی وزارت انصاف کے درمیان باضابطہ رابطہ ضروری ہے۔ یاد رہے کہ رواں سال خبر رساں ادارے رائٹرز نے شامی ذرائع کے حوالے سے رپورٹ دی تھی کہ دمشق نے لبنان فرار ہونے والے 200 سابق شامی افسران کی فہرست بیروت کو ارسال کی تھی۔

ایران اپنی ایٹمی سرگرمیوں پر کوئی سمجھوتا نہیں کرے گا

تہران، 12 مئی (یو این آئی) ایران کی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی نے کہا ہے کہ یورینیم کی افزودگی ناقابلِ مذاکرات ہے جبکہ ایٹمی معاملہ مذاکرات کے ایجنڈے میں شامل نہیں۔ مہر نیوز ایجنسی کے مطابق قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کمیٹی کے ترجمان ابراہیم رضائی نے بتایا کہ یہ مؤقف پارلیمانی اجلاس کے دوران ایٹمی توانائی تنظیم کے سربراہ محمد سلامی نے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس میں محمد سلامی نے واضح کیا کہ دشمن اسلامی جمہوریہ ایران کی طاقت کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جس میں ایٹمی صنعت بھی شامل ہے۔ ایرانی ایٹمی توانائی تنظیم کے سربراہ نے زور دے کر کہا کہ ایران کی ایٹمی سرگرمیاں مکمل طور پر پُرامن ہیں اور پُرامن ہی رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی ٹیکنالوجی مذاکرات کا حصہ نہیں ہے اور یورینیم کی افزودگی پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جا سکتا۔ ابراہیم رضائی کے مطابق اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ ایٹمی مراکز اور اثاثوں کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات مکمل کر لیے گئے ہیں جبکہ ان پر مسلسل عمل درآمد جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی ایٹمی صنعت پوری قوت کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے گی اور ملک کی ایٹمی کامیابیوں کا ہر صورت تحفظ کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ امریکی صدر مسٹر ڈونلڈ ٹرمپ نے حالیہ بیان میں ایران کے ساتھ جنگ بندی کو "لائف سپورٹ" پر قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ تہران کی تازہ تجاویز میں ایٹمی معاملے پر کوئی رعایت شامل نہیں تھی۔

خیبر پختونخوا میں رکشے میں دھماکہ، 9 افراد جاں بحق

پشاور، 12 مئی (یو این آئی) پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے جہاں ایک رکشے میں نصب بم کے دھماکے کے نتیجے میں کم از کم 9 افراد کی موت ہو گئی اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ پولیس کے مطابق دھماکہ ایک رکشے میں ہوا جس کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ مقامی پولیس چیف عظمت اللہ نے واقعے کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ مرنے والوں میں ٹریفک پولیس کے دو اہلکار اور ایک خاتون بھی شامل ہیں۔ دھماکہ اس وقت ہوا جب بازار میں معمول کے مطابق لوگوں کا رش تھا۔ پولیس کے مطابق دھماکہ خیز مواد ایک رکشے میں چھپایا گیا تھا جسے بازار کے درمیان میں اڑا دیا گیا۔ دھماکے کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ متعدد دکانوں اور گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ زخمیوں کو فوری طور پر قریبی ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں طبی ذرائع نے بعض افراد کی حالت تشویشناک بتائی ہے، جس کے باعث مرنے والے افراد کی تعداد میں اضافے کا خدشہ ہے۔ سیکیورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے کر تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ ضلعی پولیس افسر نذیر خان نے بتایا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق یہ بظاہر خودکش حملہ معلوم ہوتا ہے تاہم واقعے کی تحقیقات جاری ہیں اور مزید حقائق تفتیش مکمل ہونے کے بعد سامنے آئیں گے۔ پولیس حکام نے بتایا کہ لاشوں اور زخمیوں کو نورنگ ہسپتال کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بنوں اور خلیفہ گل نواز ٹیچنگ ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ ریسکیو 1122 کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے دھماکے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے عفریت کا سر کچلنے کے لیے پوری قوم متحد ہے۔

تکنیکی تعلیم کو صنعتوں سے جوڑ کر نوجوانوں کو خود کفیل بنایا جائے گا

ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت کے ہدف کو حاصل کرنے میں تکنیکی ادارے اہم کردار ادا کریں گے: آشیش پٹیل

لکھنؤ: 12 مئی۔ ریاستی تکنیکی تعلیم کے وزیر آشیش پٹیل نے کہا کہ تکنیکی تعلیم کے ادارے اتر پردیش کے ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے کے ہدف کو حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تکنیکی اداروں کو صنعت کی ضروریات کے مطابق بنایا جائے اور طلباء کو عملی اور روزگار پر مبنی تعلیم فراہم کی جائے، تاکہ نوجوان براہ راست صنعتوں سے منسلک ہو کر خود انحصار بن سکیں۔ وزیر جناب پٹیل منگل کو اسمبلی کے کمرہ نمبر 87 میں ڈیلائٹ کے نمائندوں اور محکمانہ عہدیداروں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کر رہے تھے۔ میٹنگ میں پلیسمنٹ پورٹل، AI انٹیگریشن، NAAC اور NIRF رینکنگ، صنعتی دوروں، انڈسٹری پارٹنرشپ، اور ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت مختلف ایم او یوز کی پیشرفت کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر جناب پٹیل نے تکنیکی اداروں میں صنعتی دوروں اور صنعتی تربیت کو لازمی بنانے پر خصوصی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ انجینئرنگ کے طلباء کو کتابی علم تک محدود نہیں رکھا جا سکتا۔ سول انجینئرنگ کے طلباء کو ایکسپریس وے، ٹنل اور ڈیم کی تعمیر کی جگہوں کے دوروں پر لے جایا جانا چاہئے، جبکہ مکینیکل اور الیکٹریکل انجینئرنگ کے طلباء کو ای وی مینوفیکچرنگ یونٹس اور صنعتی اداروں میں تجربہ فراہم کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ہر طالب علم کے لیے کم از کم دو صنعتی دورے لازمی کرنے کی تجویز تیار کی جائے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ محکمہ کے تیار کردہ پلیسمنٹ پورٹل پر 8 ہزار سے زائد طلباء کو آن بورڈ کیا گیا ہے۔ naukri.com کے ساتھ مل کر، اتر پردیش کے طلباء کے لیے ایک خصوصی لینڈنگ پیج تیار کیا جا رہا ہے، جو ریاست کے نوجوانوں کو مقامی سطح پر روزگار کے مزید مواقع حاصل کرنے کے قابل بنائے گا۔ NAAC، NIRF اور SIRF رینکنگ کے جائزے کے دوران، عہدیداروں نے بتایا کہ فیکلٹی کی بھرتی اور تکنیکی اداروں میں طلباء کی تقرری پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تمام آر ای سی اور پولی ٹیکنیک اداروں کو رینکنگ اور معیار کی بہتری کے لیے تیاریاں تیز کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اجلاس میں AI پر مبنی کورسز کی شمولیت پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ مختلف اداروں بشمول Infosys کے ساتھ مل کر، نئی ٹیکنالوجیز اور AI انٹیگریشن پر مبنی کورسز تیار کیے جا رہے ہیں تاکہ طالب علموں کو نئے دور کی ٹیکنالوجیز سے متعلقہ مہارتوں سے آراستہ کیا جا سکے۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری ٹیکنیکل ایجوکیشن، محکمہ جاتی افسران اور متعلقہ اداروں کے نمائندے موجود تھے۔

محکمہ ثقافت رواں سال 6 اضلاع میں واقع رام لیلا میدانوں کی ترقی، توسیع، خوبصورتی اور تزئین و آرائش کرے گا: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 12 مئی۔ اتر پردیش کے محکمہ ثقافت نے مالی سال 2026-27 کے لیے 6 اضلاع میں بڑے پروجیکٹوں کی تجویز پیش کی ہے۔ اس پہل کے تحت، عوامی رام لیلا میدانوں کی ترقی اور توسیع، تزئین و آرائش اور خوبصورتی کی جائے گی۔ یہ اطلاع آج یہاں ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ شاہجہاں پور ضلع میں کوٹ کے قصبے کے علاقے میں واقع رام لیلا گراؤنڈ کی ترقی، توسیع، تزئین و آرائش اور خوبصورتی کی جائے گی۔ اسی طرح گورکھپور ضلع کے بڑہل گنج ٹاؤن علاقے میں رام لیلا گراؤنڈ کی ترقی، توسیع، تزئین و آرائش اور خوبصورت بنایا جائے گا۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ فیروز آباد ضلع کے جسرانہ اسمبلی حلقہ کے خیر گڑھ قصبے میں واقع رام لیلا میدان کو ترقی یافتہ، توسیع، تزئین و آرائش اور خوبصورتی فراہم کی جائے گی۔ اسی طرح فرخ آباد ضلع کے کمل گنج نگر پنچایت میں رام لیلا میدان کی ترقی، توسیع، تزئین و آرائش اور خوبصورتی کی جائے گی۔ اسی طرح لکھیم پور کھیری ضلع کے لکھیم پور کھیری کے گاؤں کوورا، باکے گنج ترقیاتی بلاک، پالیا اسمبلی حلقہ میں رام لیلا میدان کی چار دیواری اور سہولیات کو تیار کیا جائے گا۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ ریاست کے مختلف اضلاع میں رام لیلا میدانوں کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں مالی سال 2026-27 میں بڑے منصوبوں میں شامل کیا جائے گا اور سیکورٹی، ترقی وغیرہ سے متعلق کام کئے جائیں گے۔ رام لیلا میدان کی دیواروں پر رامائن کے واقعات سے متعلق پینٹنگز بھی بنائی جائیں گی۔ رام لیلا کا اسٹیج ہندوستانی ثقافت سے جڑا ہوا ہے۔ عقیدت مند رام لیلا کے ذریعے مریادا پرشوتم بھگوان شری رام کی زندگی سے متعلق واقعات کو دیکھتے ہیں۔ یہ نوجوان نسل کے لیے ثقافتی شعور ہے۔ اس نظریے کو ذہن میں رکھتے ہوئے رام لیلا میدانوں کے تحفظ اور تزئین و آرائش کا کام کیا جائے گا۔

ریاست میں کھاد کی دستیابی اور خریف کے بیج کی تقسیم کی صورتحال کا گہرائی سے جائزہ

پی ایم کسم اور کھیت تالاب یوجنا کے ذریعے آبپاشی کی صلاحیت بڑھانے کی ہدایات

لکھنؤ: 12 مئی۔ اتر پردیش کے وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے آج کرشی بھون کے آڈیٹوریم میں منعقدہ جائزہ میٹنگ کے دوران پرائس سپورٹ اسکیم (سہارا قیمت اسکیم) کے تحت ربیع کی فصلوں کی خریداری، کھاد کی دستیابی، خریف کے بیجوں کی تقسیم اور آبپاشی اسکیموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اجلاس کے دوران وزیر موصوف نے ربیع سیزن کے دوران خریداری کی سست اور ناقص پیش رفت پر خریداری ایجنسیوں کی سخت سرزنش کی اور انہیں خریداری کے عمل کو تیز کرنے کی ہدایت دی۔ پرائس سپورٹ اسکیم (2026-27) کا جائزہ لیتے ہوئے، وزیر زراعت نے بتایا کہ فی الحال 280 خریداری مراکز کام کر رہے ہیں، جس سے اب تک 2759 کسان مستفید ہو رہے ہیں۔ انہوں نے NAFED، NCCF، اور ریاستی خریداری ایجنسیوں (UPPCF، UPPCU، وغیرہ) کو مقررہ اہداف (دال 6.77 لاکھ میٹرک ٹن، سرسوں 30.5 لاکھ میٹرک ٹن، چنے 24.2 لاکھ میٹرک ٹن، اور مٹر 13 لاکھ میٹرک ٹن) کے حصول کے لیے مکمل شفافیت کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت کی۔ آبپاشی اسکیموں کی پیشرفت پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اتر پردیش سولر پمپ اسکیم (PM KUSUM) کے تحت 2013 سے 2026 تک کل 101255 سولر پمپ لگائے گئے ہیں، جن میں سے موجودہ حکومت (2017-2022) کے دور میں ریکارڈ 91104 پمپ لگائے گئے تھے۔ سال 2024-25 میں 28804 پمپ کا سب سے زیادہ ہدف حاصل کیا گیا۔ کسانوں کو 2HP سے 10HP تک کے پمپوں پر 60 فیصد سبسڈی (30 فیصد مرکزی اور 30 فیصد ریاست) فراہم کی جا رہی ہے، جس سے زرعی لاگت کم ہو رہی ہے۔ مزید برآں، بارش کے پانی کو جمع کرنے کے لیے فارم تالاب اسکیم کا جائزہ لیتے ہوئے، انہوں نے بتایا کہ سال 2026-27 کے لیے 2905 تالاب اور 270 پمپ سیٹس کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اسکیم کے تحت، ڈی بی ٹی کے ذریعے تالاب کی تعمیر کے لیے 52500 روپے کی سبسڈی دو قسطوں میں فراہم کی جا رہی ہے۔ مزید برآں، پمپ سیٹ پر 50 فیصد سبسڈی، یا زیادہ سے زیادہ 15000 روپے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کھاد کی بلیک مارکیٹنگ کو روکنے کے لیے نگرانی میں اضافہ کریں اور خریف سیزن کے لیے بہتر بیجوں کی بروقت تقسیم کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کسانوں پر زور دیا کہ وہ agriculture.up.gov.in پورٹل کے ذریعے خریداری کے موسم کے لیے بیجوں کے لیے درخواست دیں۔ وہ اپنے موبائل فون سے، قریب ترین کامن سروس سینٹر (CSC) یا محکمہ زراعت کے قریبی دفتر سے ایسا کر سکتے ہیں۔ جائزہ میٹنگ کے دوران پرنسپل سکریٹری زراعت مسٹر رویندرا، سکریٹری زراعت مسٹر اندرا وکرم سنگھ، سکریٹری این ای ڈی اے مسٹر پنکج سنگھ، ڈائرکٹر زراعت مسٹر پنکج ترپاٹھی، ڈائرکٹر زرعی شماریات مسز سمیتا سنگھ اور دیگر محکمہ جاتی افسران موجود تھے۔

”شبد ستبھد ہیں“ شعری مجموعہ کی رسمِ اجرا

موجودہ دور میں لفظوں کے معنی بدلے جا رہے ہیں: وندنا مشرا

لکھنؤ۔ جن سنسکرتی منچ، آس، ڈاکٹر راہی معصوم رضا ساہتیہ اکیڈمی اور اپٹا کے زیر اہتمام بھگوان سوروپ کٹیار کے نویں شعری مجموعہ ”شبد ستبھد ہیں“ کی رسم اجرا منگل کو ہندی سنستھان کے نرالہ سبھا گار میں انجام دی گئی۔ سماجی کارکن وندنا مشرا کی صدارت میں منعقدہ پروگرام میں بھگوان سوروپ کٹیار نے اپنے مجموعے سے منتخب نظموں کی قرأت کرتے ہوئے ادب دوستوں کو اپنی شاعری کے مختلف رنگوں سے روشناس کرایا۔ اس موقع پر شعری مجموعے کی نظموں پر تبادلہ خیال بھی ہوا۔ شاعر ونا قد کوشل کشور نے کہا کہ کٹیار کی نظمیں وقت اور فکر کا تخلیقی سفر ہیں۔ شاعری کی دنیا ہمدردی اور غصے کے امتزاج سے بنتی ہے۔ ان کی شاعری میں محبت بھی ہے اور مزاحمت بھی۔ انہوں نے کہا کہ بینڈٹ کوئین پھولن دیوی ان کے لیے مزاحمت کی علامت ہیں اور یہ مجموعہ بھی انہی کے نام معنون ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان نظموں میں پلوامہ، پہلگام، احمد آباد طیارہ حادثہ، غزہ اور منی پور جیسے سانحات کی جھلک موجود ہے اور شاعر نظام پر سوال اٹھاتا ہے۔ پروفیسر انل ترپاٹھی نے کہا کہ مجموعے کی نظم ”کھڑکی“ نہایت اثر انگیز ہے، جو بارش کو چھونے کی خواہش کی عکاسی کرتی ہے۔ ڈاکٹر اونتیکا سنگھ نے کہا کہ ”شبد ستبھد ہیں“ انسانی احساسات کا خوبصورت تانا بانا ہے۔ اپٹا کے راکیش ویدا نے کہا کہ بھگوان سوروپ کٹیار کی شخصیت ہمیشہ بے چینی اور جدوجہد سے عبارت رہی ہے اور ان کی وابستگی پر کوئی سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر وندنا مشرا نے کہا کہ یہ ایسا دور ہے جب ہمارے لفظوں کے معنی بدلے جا رہے ہیں، جسے ہم محبت کہتے ہیں اسے نفرت بتایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری روح چرائی جا رہی ہے اور ”شبد ستبھد ہیں“ آج کے دور کی اسی سچائی کو بیان کرتا ہے۔ پروگرام کی نظامت حفیظ کدوی نے کی۔

قطبِ اودھ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کا ماہانہ قل شریف منعقد

لکھنؤ۔ قطبِ اودھ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کا ہر مہینے ہونے والا قل شریف جو چاند کی ۲۳ ر تاریخ کو رات ۹ ر بجے ہوتا ہے، کل بڑی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ قل شریف سے پہلے محفلِ سماع (قوالی) ہوئی جس میں حمد، نعت شریف و منقبت پڑھنے کے لئے دیوہ شریف کے مشہور قوال افہان حسن وارثی آئے جنہوں نے اپنے انداز میں کلام پڑھے جس سن کر مشائخ نے انعامات سے نوازا۔ آئے ہوئے کئی درگاہوں کے سجادہ نشین و مشائخ کا درگاہ شاہ مینا شاہؒ کے سجادہ نشین راشد علی مینائی نے استقبال کیا جس میں خاص طور سے خیر آباد کے بڑے مخدوم کے سجادہ نشین شعیب نظامی صاحب، نیّا جی کے حفظ الرحمٰن رحمانی، دیویٰ شریف سے حافظ معیاری کے محمود (پپو وارثی) بے نظیر شاہ وارثی، اظہار علی مینائی، معین علوی، مشہور شاعر سہیل کاکوروی، محمد سمیع ایڈوکیٹ و محمد عامر شامل تھے۔ قل میں شریک ہونے والے زائرین، ایاض الٰہی، اخلاق احمد، راج احمد، احسن رئیس، نثار احمد، محمد راجا، محمد ناظم، ارشاد خان، محمد شبیر، مجید بابا، محمد انیس، رئیس علی مینائی، امان مینائی، مظہر لئیق احمد، ریحان مینائی، محمد شکیل، محمد مکّی وغیرہ شامل تھے۔ قل کے بعد اپنے ملک و صوبے کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعا کی۔

کاکوری پولیس نے 24 گھنٹے میں چوری کا انکشاف کیا

پولیس ٹیم نے ایک شاطر ملزم کو چوری کے مال اور غیر قانونی گاڑی کے ساتھ گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے

کاکوری، لکھنؤ۔ منگل کو کاکوری تھانہ پولیس نے سرویلانس ٹیم کی مدد سے کارروائی کرتے ہوئے گاؤں گہرو، سروجنی نگر کے رہنے والے ساگر کمار عرف گوپی گوتم کو گرفتار کیا۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے ایک سفید اپاچی بائک برآمد کی، جس کے کاغذات پیش نہ کر پانے پر گاڑی کو بغیر اجازت عوامی مقام پر چلانے یا دستاویزات نہ ہونے سے متعلق قوانین کے تحت سیج کر دیا گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے قبول کیا کہ اس نے سنیچر کو گاؤں دیوپوری واقع پاور ہاؤس کے پاس ایک گھر سے انورٹر بیٹری اور زیورات چوری کیے تھے۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے پیلی دھات کا ایک منگل سوتر لاکٹ، ایک مانگ ٹیکا بمعہ چین، ایک زنجیر اور سفید دھات کی ایک جوڑی پائل نیز بچوں کے کڑے برآمد کیے ہیں۔ اس معاملے میں پولیس نے بغیر اجازت گھر میں داخل ہونے اور چوری کی جائیداد کو بددیانتی سے حاصل کرنے سے متعلق دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ گرفتاری کرنے والی ٹیم میں سب انسپکٹر چھتر جیت سنگھ، خاتون سب انسپکٹر دنیش کماری، گورو بھدوریا، وویک کمار اور ویر بہادر شامل رہے۔ ملزم کے خلاف مزید قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔

اکبر پور کی سالانہ مجالس سفیر حسینی کا ماتم 23، 24 اور 25 مئی کو

امبیڈکر نگر۔ اکبر پور کی تاریخی اور روایتی ”سالانہ مجلس سفیر حسینی کا ماتم“ سال ہائے ماسبق امسال بھی نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد کیا جائے گا۔ اکبر پور میں برسوں سے لگاتار منعقد ہونے والا یہ پروگرام خطے میں ایک خاص مقام رکھتا ہے اور دور دور سے عقیدت مند شرکت کے لیے آتے ہیں۔ آرگنائزنگ کمیٹی کے سکریٹری عارف انور نے بتایا کہ یہ تین روزہ پروگرام 23، 24 اور 25 مئی 2026 کو امام بارگاہ میران پور، اکبر پور، امبیڈکر نگر ضلع میں منعقد کیا جائے گا، یہ پروگرام روزانہ صبح 10 بجے سے رات 11 بجے تک چلے گا، جس میں بیرون ملک کے نامور علمائے کرام، نعت خوان اور نعت خواں حضرات شرکت کریں گے۔ کمیٹی کے نائب صدر ریحان زیدی نے بتایا کہ کئی اہم شخصیات جن میں مولانا غلام رسول نوری (کشمیر)، احتشام عباس زیدی (مقیم ایران)، وصی حسن خان (ایودھیا)، قمبر علی رضوی (رائے بریلی)، ڈاکٹر ادیب الحسن (دہلی)، گلزار جعفری (تارہ گڑھ اجمیر)، فراز واسطی (بریلی) مشیر عباس خان (سلطان پور)، ظہیر عباس (ممبئی)، مہدی حسن واعظ (جلالپور)، محمد محسن (ایودھیا)، کاظم مہدی عروج (جون پور)، علی رضوان (لکھنؤ)، قیصر عباس (وارنسی)، ندیم رضا (ایودھیا) اور نقی مہدی (لکھنؤ) موجود ہوں گے۔ آرگنائزنگ کمیٹی نے بتایا کہ پروگرام کی تمام تیاریاں آخری مراحل میں ہیں اور لوگوں کی بڑی تعداد میں شرکت متوقع ہے۔

اسٹیٹ ہیلتھ سسٹم ریسورس سینٹر کی نو تشکیل اسٹیئرنگ کمیٹی کا پہلا اجلاس منعقد

لکھنؤ: 12 مئی۔ ریاستی ہیلتھ سسٹم ریسورس سینٹر، اتر پردیش (SHSRC-UP) کی نئی تشکیل شدہ اسٹیئرنگ کمیٹی کی پہلی میٹنگ پیر کو مسٹر منوج کمار سنگھ، چیف ایگزیکٹیو آفیسر، ریاستی ٹرانسفارمیشن کمیشن، حکومت اتر پردیش کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ریاست کی صحت خدمات کو مضبوط بنانے سے متعلق مختلف اہم موضوعات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ایجنڈے کے اہم نکات میں زچہ بچہ کی شرح اموات، بچوں کی اموات، میں سدھار کے لیے ایکشن پلان تیار کرنا شامل تھا۔ اسپتالوں کی نگرانی کے لیے ڈیجیٹل ڈیش بورڈ کے قیام، کم از کم قیمت پر معیاری ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانے اور اسپتالوں کے ریکارڈ کو ڈیجیٹائز کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں صحت کی افرادی قوت، صحت عامہ کے معیارات اور ریاستی سطح کے مرکزی ڈیش بورڈ کو خصوصی ترجیح دیتے ہوئے اگلے پانچ سال کے لیے اتر پردیش کے صحت کے شعبے کے لیے ایک تفصیلی روڈ میپ کی تیاری پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مزید برآں، SHSRC-UP کے بورڈ آف گورننس، اسٹیئرنگ کمیٹی، ویب سائٹ کی ترقی، عملے کے ڈھانچے، اور بھرتی کے عمل سے متعلق امور پر تفصیلی بات چیت کے بعد ضروری فیصلے کئے گئے۔ میٹنگ نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ SHSRC-UP اتر پردیش میں صحت کی خدمات کے معیار، رسائی اور تاثیر کو نمایاں طور پر بہتر بنائے گا، اور ریاست کے صحت کے نظام کو مزید مضبوط اور لوگوں پر مرکوز بنانے میں مدد کرے گا۔ میٹنگ میں، SHSRC-UP کی جانب سے ڈاکٹر راجیش ہرش وردھن، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس موجود تھے۔ ریاستی حکومت کے سینئر افسران بشمول ڈاکٹر نارائن پرساد، ڈاکٹر آر کے۔ سنگھ، ڈاکٹر کیرتی، نے بھی میٹنگ میں شرکت کی۔ اس موقع پر میڈیکل ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کی اسپیشل سکریٹری محترمہ کریتیکا شرما، محکمہ صحت کے اسپیشل سکریٹری مسٹر روی، آئی آئی ایم لکھنؤ کے پروفیسر وینکٹ، لکھنؤ یونیورسٹی کے ڈین پروفیسر اروند موہن اور آئی ایم اے اور ایف او جی ایس آئی کے نمائندے بھی موجود تھے۔ قابل ذکر ہے کہ ایس ایچ ایس آر سی-یو پی ایس جی پی جی آئی ایم ایس (سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز)، لکھنؤ میں اسپتال انتظامیہ (ہاسپٹل ایڈمنسٹریشن) شعبہ کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ یہ مرکز، ریاست کے صحت کے نظام کو مضبوط، جدید اور مزید موثر بنانے کے لیے تکنیکی مدد فراہم کرے گا۔

زیر التواء مسائل حل نہ ہونے پر بھارتیہ کسان یونین مہاشکتی کارکنان کا احتجاج

شکارپور بائی پاس سے پیدل مارچ کرتے ہوئے کلکٹریٹ پہنچ کر سٹی مجسٹریٹ کو میمورنڈم سونپا

بلند شہر 12 مئی (پریس ریلیز) بھارتیہ کسان یونین مہا شکتی کارکنان نے زیر التواء مسائل حل نہ ہونے پر پیر کو سڑکوں پر نکل آئے۔ انہوں نے شکارپور بائی پاس پر واقع قومی دفتر سے کلکٹریٹ تک پیدل مارچ کیا۔ کارکنان نے کالی ندی کی صفائی اور لنک ایکسپریس وے کے آس پاس سرکل ریٹ بڑھانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کلکٹریٹ کے گیٹ پر دھرنا دیا اور سٹی مجسٹریٹ کو میمورنڈم پیش کیا۔ بی کے یو مہا شکتی کے کارکنان پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق شکارپور بائی پاس پر قومی دفتر میں جمع ہوئے۔ اس کے بعد پیدل مارچ کیا اور نعرے بازی کرتے ہوئے ڈی اے وی تراہا اور للا بابو چوراہے سے ہوتے ہوئے کلکٹریٹ پہنچے۔ کسانوں کے احتجاج کی وجہ سے راہگیروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع پر قومی صدر ٹھاکر دھرمیندر سنگھ نے کہا کہ کالی ندی گندگی سے بھری ہوئی ہے۔ اس کا پانی کیمیکلز کی وجہ سے زہریلا ہو گیا ہے۔ برسات کے موسم میں کالی ندی کے آس پاس کے دیہاتوں کے کھیتوں میں سیلاب آ جاتا ہے، جس سے ہر سال کسانوں کی ہزاروں ایکڑ فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ آس پاس کے دیہاتوں میں کینسر جیسی خطرناک بیماری کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالی ندی کو صاف کیا جائے اور اس کے دونوں طرف سڑکیں بنائی جائیں اور درخت لگائے جائیں۔ بتایا گیا کہ گنگا ایکسپریس وے کو جیور انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے جوڑنے کے لیے ایک ایکسپریس وے کی تجویز ہے۔ آس پاس کے دیہاتوں کے کسانوں کی رضامندی سے یو پی ڈی اے زمینوں کا بیعنامہ بھی کر رہا ہے، لیکن سرکل ریٹ میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ انھیں فوری بڑھایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسمارٹ پری پیڈ میٹر کی بجائے پوسٹ پیڈ میٹر لگائے جا رہے ہیں لیکن اسمارٹ پری پیڈ میٹر کی وجہ سے بجلی کے بڑھے ہوئے بل معاف نہیں کیے گئے۔ اس لیے بڑھے ہوئے بلوں کو معاف کیا جانا چاہیے۔ اس موقع پر چودھری وکرم سنگھ، شاہ عالم، راجیش اپادھیائے، یعقوب خان، ہرجیت بھاٹی، ہیمنت شرما، سنگیتا سنگھ، سمت جادون، یشپال سنگھ، دنیش سولنکی، سندیپ بھاٹی، پنٹو راگھو، اشوک سولنکی وغیرہ موجود تھے۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی پالیسیوں کے خلاف ارچنا پانڈا

مرکزی حکومت کی خارجہ پالیسی، اقتصادی پالیسی اور دفاعی پالیسی ہر طرح سے ناکام

بلند شہر 12 مئی (پریس ریلیز) بلند شہر میں سماج وادی پارٹی کی لیڈر ارچنا پانڈا نے وزیر اعظم نریندر مودی کی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے منگل کو بھینسا بگی پر سوار ہو کر احتجاج کیا۔ ارچنا پانڈا کے اس انوکھے احتجاج کو دیکھنے کے لیے لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ واضح ہو کہ سابق ایم ایل اے گڈو پنڈت کی اہلیہ ارچنا پانڈا نے وزیر اعظم کی اپیلوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی لیڈروں کو پہلے وی آئی پی کلچر چھوڑنا چاہیے اور پھر اپنی ناکامیوں کا بوجھ عام لوگوں پر ڈالنا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم اپنی انتخابی مہم پر لاکھوں لیٹر ایندھن خرچ کر رہے ہیں جبکہ عام لوگوں سے بچت اور قربانی کی امید کی جا رہی ہے۔ ایس پی لیڈر نے کہا کہ مرکزی حکومت کی خارجہ پالیسی، اقتصادی پالیسی اور دفاعی پالیسی پوری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ ارچنا پانڈا نے یہ بھی الزام لگایا کہ حکومت عوام کو مختلف مسائل میں الجھا کر ملک کو غلط سمت میں لے جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کبھی لوگوں سے تھالی بجوائی جاتی ہے اور کبھی موبائل فون کی ٹارچ جلوائی جاتی ہے۔ ارچنا پانڈا کا یہ انوکھا احتجاج علاقے میں بڑے پیمانے پر موضوع بحث بنا ہوا ہے، جس راستے سے ارچنا پانڈا گزریں وہاں راہگیروں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔

میئر سشما کھروال نے واپس کی ایک گاڑی

افسران کو صرف ایک گاڑی دینے کی ہدایت، گھر جانے کے بجائے لنچ لانے کی اپیل

لکھنؤ: 12 مئی (پی این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی کی ایندھن کے تحفظ اور وسائل کے معقول استعمال کی اپیل کے بعد لکھنؤ کی میئر سشما کھروال نے ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ میئر نے میونسپل کارپوریشن میں ایندھن کی کارکردگی اور وسائل کے تحفظ کو بہتر بنانے کے لیے سخت اقدامات کیے ہیں اور لکھنؤ میونسپل کمشنر کو ایک خط بھیجا ہے۔ میئر نے ہدایت دی ہے کہ جن افسران کے پاس 2-2 سرکاری گاڑیاں الاٹ ہیں ان سے ایک گاڑی فوراً واپس لیا جائے۔ صرف انھیں افسران کو سرکاری گاڑی مہیا کرائی جائے جنھیں ضابطہ کے تحت اس کی اجازت ہے۔ میئر نے خود بھی اپنے لئے الاٹ دو گاڑیوں میں سے ایک گاڑی واپس کر دیا۔ میئر نے افسران اور ملازمین سے دوپہر میں لنچ کیلئے گھر جانے کے بجائے ٹفن لانے کی اپیل کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے گاڑیوں کے غیر ضروری استعمال میں کمی آئے گی اور ایندھن کی کھپت کو کنٹرول کیا جائے گا۔ انھوں نے میونسپل انتظامیہ کو بھیجی گئی ہدایت میں کہا ہے کہ چھوٹے چھوٹے سطح پر بچت کی عادت اپنانے سے بڑے پیمانے پر وسائل کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ میئر سشما کھروال نے کہا کہ موجودہ حالات میں ایندھن اور سرکاری وسائل کا منصفانہ استعمال بہت ضروری ہے۔

اتر ریلوے

6واں تصحیح نامہ

ٹینڈر نوٹس نمبر 9۔ ٹینڈر/ چیف پروجیکٹ منیجر/ کنسٹرکشن/ وارانسی

بتاریخ: 03-03-2026

مورخہ 05-03-2026 کا اخبارات میں شائع ٹینڈر نوٹس نمبر 9۔ ٹینڈر/ چیف پروجیکٹ منیجر/ کنسٹرکشن/ وارانسی مورخہ 03-03-2026 سے متعلق تاریخوں میں انتظامی بنیاد پر مندرجہ ذیل ترمیم کی جاتی ہے۔

تفصیلات	سابقہ ترمیم شدہ	نئی ترمیم
ریلوے کے ذریعہ پری بڈ سوالات کے جواب کی تاریخ	12-05-2026	22-05-2026
ای۔ ٹینڈر جمع کرنے کی آخری تاریخ	29-05-2026 کو 11.00 بجے تک	09-06-2026 کو 11.00 بجے تک
کلاز نمبر 2.2.1 اور 2.3 کے مطابق دستاویزوں کو جسمانی طور سے پیش کرنے کی تاریخ	28-05-2026 تک	08-06-2026 تک
ای۔ ٹینڈر کھلنے کی تاریخ	29-05-2026 کو 15.00 بجے کے بعد	09-06-2026 کو 15.00 بجے کے بعد

دیگر سبھی شرائط اور ضوابط حسب سابق رہیں گی۔

نمبر۔ 9۔ ٹینڈر/ چیف پروجیکٹ منیجر/ کنسٹرکشن/ وارانسی۔ مورخہ 03-03-2026 کا چھٹا تصحیح نامہ مورخہ 12-05-2026

1588/2026

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

www.avadhnama.com
AVADHNAMA

ادارتی صفحہ

اودھ نامہ
لکھنؤ۔ بدھ ۱۳ مئی ۲۰۲۶ء

دیارِ مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکاں نہیں ہے

ڈاکٹر سلیم خان

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تہران کی تازہ ترین تجویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ بندی 'لائف سپورٹ' (وینٹی لیٹر) پر ہے۔ یہ بات اگر درست بھی تب بھی اس جنگ بندی تجویز لے کر ایران تو آیا نہیں تھا۔ یہ تو امریکہ کی یکطرفہ تجویز تھی جسے ایران کے قبول کیا اب اگر وہ دم توڑ دیتی ہے تو اس میں امریکہ ہی کا نقصان ہے۔ ایران تو پہلے بھی 'تنگ آمد بجنگ آمد' کی کیفیت میں تھا اور اب بھی ہے۔ امریکی پیشکش کے جواب میں ایران نے امریکہ کے سامنے اپنی تجویز پھر سے رکھی۔ اس تجویز میں ہر محاذ پر جنگ ختم کرنے، خاص طور پر لبنان میں لڑائی روکنے اور آبنائے ہرمز میں جہازوں کی محفوظ آمد ورفت کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا تھا۔ صدر ٹرمپ ان سے انکار نہیں کر سکتے لیکن اس کے ساتھ ایران جنگ سے ہونے والے نقصان کا معاوضہ طلب کیا اور کیوں نہ کرے؟ ایران پر بلاوجہ حملہ کیا گیا۔ اس سے جو نقصان ہوا ہے اس کی بھرپائی آخر کون کرے گا؟ یہ جرمانہ ضروری ہے تاکہ امریکہ یا کوئی اور ملک کم از کم اس نقصان کے ڈر سے کسی پر حملہ نہ کرے۔ ورنہ تو یہ تماشا جاری رہے گا۔

ایران کا ایک نہایت معقول مطالبہ یہ ہے کہ مستقبل میں کسی طرح کا حملہ نہ ہونے کی ضمانت اور آبنائے ہرمز پر اپنی خودمختاری کے احترام کو شامل کیا گیا تھا۔ نے قیام امن کی خاطر امریکی پابندیوں بشمول ایرانی تیل کی فروخت پر عائد پابندی ہٹانے کا بھی مطالبہ کیا تو اس میں کیا غلط ہے؟ ویسے اس پابندی کے باوجود ایرانی تیل کی تجارت زور سے شور جاری ہے لیکن امریکہ کو رسوا کرنے کے لیے اس پابندی کو ہٹانا لازمی ہے۔ ایران کی ان تجاویز کے سامنے آتے ہی ٹرمپ نے اسے مسترد کرتے ہوئے بغیر پورا پڑھے لکھ دیا کہ یہ معاہدہ امریکہ کے لیے قابلِ قبول نہیں ہے۔ ایرانی وزارت کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا، ''ہم نے کسی قسم کی رعایت کا مطالبہ نہیں کیا۔ ہم نے صرف ایران کے جائز حقوق کا مطالبہ کیا ہے۔'' ٹرمپ کی اس حماقت کے نتیجے میں خام تیل کی قیمتیں تقریباً 3 ڈالر فی بیرل بڑھ گئیں، جس سے صاف ظاہر ہوا کہ دنیا اس کشیدگی کے حوالے سے کتنی حساس ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ پہلے جنگ ختم کی جائے لیکن سوال یہ ہے کہ جنگ کس نے اور کیوں شروع کی تھی؟ اور جنگ بندی کی بھی پیشکش کس نے کی تھی؟ ٹرمپ کیا چاہتے ہیں وہ خود نہیں جانتے آخر وہ جنگ بندی چاہتے ہیں یا ناکہ بندی؟ کیونکہ دونوں اندھیرے اور اجالے کی مانند ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

امریکی صدر عنقریب چینی دورے پر صدر شی جن پنگ کے ذریعہ ایران کو رعایتیں دینے اور اس تعطل کو ختم کرنے کے لیے دباؤ ڈلوانا چاہتے ہیں مگر چین تو ایران پر پابندیوں کے شکار خام تیل کا سب سے بڑا خریدار ہے۔ اس لیے وہ تو الٹا امریکہ پر دباؤ ڈالے گا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پچھلے ہفتہ بھی امریکہ کی سینٹرل کمانڈر کے سپہ سالار ایڈمرل بریڈ کوپر کے مشورے کیا تھا مگر یہ معاملہ ٹائیں ٹائیں فش ہوگیا۔ وہ ایران میں فوجی کارروائیوں کی ایک نئی لہر شروع کرنا چاہتے ہیں مگر ہمت نہیں جٹا پا رہے ہیں۔ امریکہ اس نازک جنگ بندی کے دوران ایران پر آخری بڑا حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ چاہتا ہے کہ ایران پر "مختصر اور شدید" حملوں کے ذریعہ بنیادی ڈھانچے کے اہداف کو نشانہ بنایا جائے، تاکہ جنگ بندی میں پیدا ہونے والی رکاوٹ کو توڑا جا سکے۔ دوسرا منصوبہ آبنائے ہرمز پر کنٹرول حاصل کر کے اسے تجارتی جہازوں کے لیے کھولنے سے متعلق ہے۔ اس ناپاک منصوبے کے ذریعہ ایک اسپیشل فورس آپریشن کے ذریعہ انتہائی افزودہ یورینیم کے ذخائر کو محفوظ بنانا بھی مقصود ہے۔ اس سے قبل ایک خصوصی انٹرویو میں ٹرمپ نے ایران کے جوہری پروگرام پر دباؤ ڈالنے کے لیے ناکہ بندی کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ ٹرمپ کے خیال میں ناکہ بندی بمباری سے زیادہ مؤثر ہے۔ ایران اب دباؤ میں گھٹتے ہوئے محسوس کر رہے ہیں، اور آگے ان کے لیے حالات مزید خراب ہوں گے۔ ٹرمپ نے یہ اعلان کیا کہ ایران کو جوہری ہتھیار نہیں رکھنے دیا جائے گا سوال یہ ہے کہ اس طرح کی دھمکی دینے کا حق امریکہ کو کس نے دے دیا جو ماضی میں دومرتبہ ایٹم بم استعمال کر چکا ہے۔

ایکسیوس نامی معروف ویب سائیٹ نے حال میں یہ انکشاف کیا ہے کہ ٹرمپ نے جوہری مذاکرات سے قبل آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے اور ناکہ بندی ختم کرنے کی ایرانی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ امریکی صدر نے پابندیوں میں نرمی سے پیشتر ایران کے ذریعہ امریکی تحفظات دور کرنے کی شرط لگائی ہے۔ ٹرمپ کے خیال میں اگر ایران مذاکرات پر آمادہ نہ ہوا تو وہ فوجی کارروائی پر غور کیا جائے گا البتہ ایک اور تھنک ٹینک "انسٹی ٹیوٹ فار دی اسٹڈی آف وار" کی ایک تحقیق کے مطابق آبنائے ہرمز کے حوالے سے ایران کی طرف سے پیش کی گئی نئی تجاویز پر تہران کے مزید جھکنے کے امکانات کم ہیں۔ آئی ایس ڈبلیو کے مطابق ایرانی انقلابی گارڈز کے سربراہ میجر جنرل احمد واحدی کا سخت موقف اب تہران میں غالب رائے بن چکا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ ایران آبنائے ہرمز اور اپنے جوہری پروگرام پر اپنا کنٹرول چھوڑنے کو تیار نہیں دکھائی دیتا۔ ایران کی قیادت میں یہ اتفاق پایا جا رہا ہے کہ جب تک امریکہ ایرانی بندرگاہوں پر عائد بحری ناکہ بندی ختم نہیں کرتا، جوہری معاملے پر کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ امریکی فورسز نے پچھلے دنوں ایران سے منسلک ایک بحری جہاز کو قبضے میں لیا۔ صدر ٹرمپ نے اس کارروائی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 'ہم نے جہاز سنبھال لیا، ہم نے کارگو سنبھال لیا، ہم نے تیل سنبھال لیا۔ یہ بہت منافع بخش کاروبار ہے۔ ہم بحری قزاقوں کی طرح ہیں، ہم کھیل نہیں کھیل رہے۔' اس کو 'چوری اور سینہ زوری' کہتے ہیں اور اسے منافع بخش کہنا نہایت شرمناک ہے۔ ٹرمپ جیسے لوگوں سے علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دُکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عیار ہوگا

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہوئے ایران کے خلاف بحری ناکہ بندی کو "انتہائی ذہانت پر مبنی اقدام" قرار دیا۔ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ تہران کو بالآخر اپنی شکست تسلیم کرنا ہوگی، اور جب تک وہ اپنے جوہری عزائم ترک نہیں کرتا کسی معاہدے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ٹرمپ فرماتے ہیں کہ ناکہ بندی امریکی بحریہ کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے اور دنیا کی سب سے بڑی فوج کے ساتھ کوئی بھی چالاکی نہیں کر سکتا۔ اپنی ہوشیاری بیان کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یہ بھی کہہ دیا کہ 'امریکی بحریہ ایرانی بندرگاہوں کے محاصرے کے نفاذ کے لیے 'بحری قزاقوں کی طرح' عمل کر رہی ہے۔' اس ایک فقرے نے ایرانی دفترِ خارجہ کو امریکہ پر چڑھ دوڑنے کا نادر موقع فراہم کر دیا۔ ایرانی دفترِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی اس فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ 'امریکہ کے صدر نے ایرانی بحری جہازوں کی غیر قانونی ضبطی کو کھلے عام 'قزاقی' قرار دیا اور فخر جتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'ہم قزاقوں کی طرح عمل کرتے ہیں۔' اُن کا مزید کہنا تھا کہ 'امریکی صدر کے اس بیان کو محض زبانی لغزش نہیں بلکہ بین الاقوامی بحری قوانین کے خلاف امریکی اقدامات کی مجرمانہ نوعیت کا براہِ راست اور سنگین اعتراف قرار دیا جا رہا ہے۔'

اسرائیل کے نیتن یاہو کے مطابق موجودہ ایرانی حکومت کے 'دن گنے جا چکے ہیں، البتہ اس میں کافی وقت لگ سکتا ہے' لیکن اسرائیل کا انتخاب قریب ہے اور اس میں ان کا خاتمہ یقینی ہے۔ اسماعیل بقائی کے بیان سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہیں امریکہ سے بہت زیادہ امید نہیں ہے اس لیے انہوں عالمی برادری، اقوام متحدہ کے رکن ممالک اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کو بین الاقوامی قانون کی کھلی اور سنگین خلاف ورزیوں کی جانب توجہ مبذول کرائی۔ انھوں نے ساری دنیا کو اس پر ابھارا کہ اسے ہر صورت معمول کا حصہ بننے سے روکنا چاہیے۔ یہ بات اس لیے اہم ہے کہ دنیا کا ہر ملک ایران کی مانند مزاحمت نہیں کر سکتا۔ وینزویلا کی مثال ساری دنیا کے سامنے ہے اور کیوبا کے ساتھ بھی یہی زیادتی کرنے کی کوشش کی گئی تو کیا ہوگا یہ کہا نہیں جا سکتا۔ عالمی برادری کو متحد ہو کر عملاً کمزوروں کی مدد کے لیے سامنے آنا چاہیے۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے اساتذہ کے عالمی دن کا حوالہ دے کر کہا کہ 'اگر آج ہم وطن کے دفاع کے محاذ پر ایسی مناظر دیکھ رہے ہیں جنھوں نے دنیا کو حیران کر دیا ہے تو اس کا سہرا اُن اساتذہ کو جاتا ہے جنھوں نے ہمارے بچوں کو ایمان، قربانی، انسانیت اور ایران سے محبت کے سبق دیا ہے۔' دورانِ جنگ بھی اساتذہ کے اس اہم کردار کی ستائش کرنا قابلِ ستائش ہے کیونکہ علامہ اقبال کے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی ذمہ داری کو اساتذۂ کرام سے بہتر کون ادا کر سکتا ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

پہلی ملک گیر جنگ آزادی کا گم نام مجاہد، شیخ رجب علی کی قربانیوں کی داستان

پہلی ملک گیر جنگ آزادی 1857 میں اعظم گڑھ کے مجاہد شیخ رجب علی نے انگریز حکومت کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے اہم کردار ادا کیا۔ ان کی قربانی اور جدو جہد کو تاریخ میں وہ مقام نہیں مل سکا جس کے وہ مستحق تھے

شاھد صدیقی علیگ

1857 کی پہلی ملک گیر جنگ آزادی ہندوستان کی تاریخ کا ایک ایسا باب ہے، جس میں مختلف مذاہب، طبقات اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے انگریزی اقتدار کے خلاف متحد ہو کر جدو جہد کی۔ اس جنگ میں جہاں علماء کرام، سپاہیوں اور مقامی راجاؤں نے حصہ لیا، وہیں بے شمار ایسے مجاہدین بھی تھے جن کے نام وقت کے ساتھ دھندلا دیے گئے۔

> آج بھی موضع بھمور میں شیخ رجب علی کی چھٹی نسل آباد ہے، مگر ان کی قربانیوں کا ذکر تاریخ کے صفحات میں بہت کم ملتا ہے۔ پہلی ملک گیر جنگ آزادی کی سالگرہ ایسے ہی گم نام مجاہدین کو یاد کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے، جنھوں نے اپنی جانیں قربان کر کے آزادی کی بنیاد مضبوط کی۔

انہی گم نام مجاہدین میں ایک عظیم نام شہید شیخ رجب علی کا بھی ہے، جنھوں نے اعظم گڑھ اور اس کے اطراف میں انگریز حکومت کے خلاف مزاحمت کی ایک مضبوط علامت قائم کی۔ شیخ رجب علی 1812ء میں ضلع اعظم گڑھ کی تحصیل محمد آباد کے موضع بھمور میں ایک زمیندار خاندان میں پیدا ہوئے۔ وہ بچپن ہی سے غیر معمولی جرأت اور جسمانی طاقت کے مالک تھے۔ کشتی، لاٹھی اور تلوار بازی ان کے پسندیدہ مشاغل میں شامل تھے۔ انگریز حکام کی زیادتیوں، دوغلی پالیسیوں اور مقامی آبادی کے ساتھ ہونے والے ظلم نے ان کے دل میں بغاوت کی چنگاری روشن کر دی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنے ہم خیال ساتھیوں شیخ مبّن، شیخ بچئی اور ٹھاکر پرگن سنگھ کے ساتھ مل کر ایک انقلابی گروہ تشکیل دیا، جو عوام میں بیداری پیدا کرنے اور انگریزی اقتدار کے خلاف نفرت کو منظم کرنے میں سرگرم ہوگیا۔

شیخ رجب علی اور ان کے ساتھی مظلوموں کی مدد اور کمزوروں کی حمایت کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ جلد ہی ان کی بہادری اور انصاف پسندی کے چرچے پورے علاقے میں پھیل گئے اور وہ عوام کے ایک محبوب رہنما بن گئے۔ ان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی خبریں انگریز حکام تک بھی پہنچنے لگیں، جس کے بعد ان پر کڑی نظر رکھی جانے لگی۔ 1857 میں میرٹھ سے بغاوت کی چنگاری بھڑکی تو اعظم گڑھ میں بھی انگریز حکومت کے خلاف غصہ کھل کر سامنے آنے لگا۔ 20 جون کو حالات اتنے خراب ہوگئے کہ چند افسران کو چھوڑ کر تقریباً تمام انگریز اعظم گڑھ سے فرار ہو کر غازی پور چلے گئے۔ اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شیخ رجب علی اور ان کے ساتھیوں نے انگریزی گوداموں اور فوجی کیمپوں پر حملے شروع کر دیے۔ ان کارروائیوں نے کمپنی حکومت کو شدید پریشانی میں مبتلا کر دیا۔

انگریز حکام نے بغاوت کو دبانے کے لیے سخت اقدامات کیے۔ قائم مقام مجسٹریٹ وینی بلیس نے مقامی عیسائیوں اور انگریز نیلھوں کی حفاظت کے لیے ایک مسلح دستہ تیار کیا۔ 30 جون کو محبت پور کے متعدد باغیوں کو گرفتار کر کے کوتوالی میں بند کر دیا گیا، جن میں جنگ بندھن سنگھ بھی شامل تھے۔ ان گرفتاریوں کی خبر ملتے ہی شیخ رجب علی نے اپنے ساتھیوں شیخ مبّن، شیخ بےچئی، چمروا اور عزت کے ساتھ ایک انقلابی لشکر تیار کیا اور اعظم گڑھ کی طرف روانہ ہوگئے۔ شیخ رجب علی نے تقریباً چار سو باغیوں کے ساتھ کوتوالی پر حملہ کر دیا۔ انگریزی پولیس اس اچانک یلغار کا مقابلہ نہ کر سکی اور تمام قیدیوں کو آزاد کرا لیا گیا۔ اس واقعے نے انگریز حکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد شیخ رجب علی کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے کے لیے ان کے سر پر سو روپے کا انعام مقرر کر دیا گیا اور جاسوسوں کا جال بچھا دیا گیا۔

آخر کار 29 دسمبر 1857 کو ایک جاسوس نے اطلاع دی کہ شیخ رجب علی مرکھا پور گاؤں میں موجود ہیں۔ خبر ملتے ہی انگریزی فوج نے گاؤں کو گھیر لیا۔ مگر شیخ رجب علی نے گرفتاری کے بجائے مقابلے کا راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے مسٹر وینی بلیس پر تلوار سے بھرپور حملہ کیا، تاہم وہ بچ نکلا۔ شدید لڑائی کے دوران شیخ رجب علی انگریزی حصار توڑ کر نکلنے میں کامیاب ہوگئے اور جان بچانے کے لیے ٹونس ندی میں کود پڑے۔ انگریز سپاہیوں نے ان کا مسلسل تعاقب جاری رکھا۔ جب بھی وہ پانی سے سر نکالتے، ان پر گولیوں کی بوچھار کر دی جاتی۔ بالآخر گولیوں سے چھلنی جسم کے ساتھ وہ حاجی پور گھاٹ کے قریب شہید ہوگئے۔ انگریز حکام نے لوگوں میں خوف پھیلانے کے لیے ان کا سر کاٹ کر علاقے میں گھمایا، جبکہ ان کے گاؤں کو انقلابی قرار دے کر آگ لگا دی گئی۔ ان کی جائداد ضبط کر کے نیلام کر دی گئی اور ان کا ساتھ دینے والے متعدد دیہات، خصوصاً سکٹی، کو بھی انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنایا گیا۔

آج بھی موضع بھمور میں شیخ رجب علی کی چھٹی نسل آباد ہے، مگر ان کی قربانیوں کا ذکر تاریخ کے صفحات میں بہت کم ملتا ہے۔ پہلی ملک گیر جنگ آزادی کی سالگرہ ایسے ہی گم نام مجاہدین کو یاد کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے، جنھوں نے اپنی جانیں قربان کر کے آزادی کی بنیاد مضبوط کی۔

عصرِ حاضر میں اقبال شناسی کی نئی جہتیں

پروفیسر مشتاق احمد

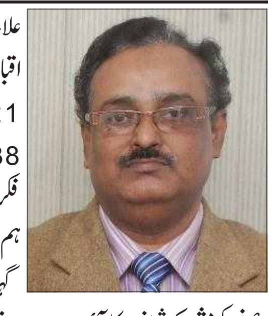

علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبالؔ (9 نومبر 1877-21 اپریل 1938) کا کلام اپنی فکری وسعت، تہذیبی ہم آہنگی اور روحانی گہرائی کے باعث برصغیر کی مشترکہ ثقافت کا آئینہ دار ہے۔ اقبالؔ محض ایک اسلامی مفکر یا شاعر نہیں بلکہ وہ ایک ایسے دانشور ہیں جنھوں نے مشرقی و مغربی افکار کے ساتھ ساتھ ہندوستانی مذہبی و فلسفیانہ روایات کو بھی اپنی فکر و نظر کا حصّہ بنایا۔ ان کے کلام میں جہاں قرآن و حدیث کے حوالے ملتے ہیں وہیں ویدوں، اپنشدوں اور ہندو سناتن دھرم کے تصورات کے لطیف اشارات بھی نمایاں نظر آتے ہیں اور یہی تخلیقی وصف اقبالؔ کو ایک ہمہ گیر اور آفاقی مفکر بناتا ہے لیکن افسوس کہ حالیہ دنوں میں اپنے وطنِ عزیز میں کچھ اس طرح کی نظریاتی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور بالخصوص جامعاتِ ہند میں ایک مخصوص نظریے کو فروغ مل رہا ہے ایسے وقت میں اقبالؔ کے فکر و نظر کو متنازعہ فیہ بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ چند سال پہلے دہلی یونیورسٹی کے نصاب سے اقبالؔ کو نکالنے کا فیصلہ لیا گیا تو حال ہی میں جموں یونیورسٹی کے نصاب سے بھی علامہ اقبالؔ کو الگ کرنے کی وکالت کی گئی اور مبینہ طور پر اقبالؔ کی شخصیت کو متنازعہ بنانے کی کوشش جاری ہے۔

بہر حال! حال ہی میں راقم الحروف کو اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر میں حاضری کا موقع نصیب ہوا کہ مجھے وہاں ایک توسیعی خطبہ پیش کرنا تھا۔ واضح ہو کہ اقبال انسٹی ٹیوٹ جسے اب اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کا نام دیا گیا ہے گذشتہ نصف صدی سے مطالعۂ اقبال کا مرکزِ خاص ہے اور عالمی سطح پر اقبال شناسی کو فروغ دینے کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ اس ادارہ کے بانی اردو ادب کے عالمی شہرت یافتہ دانشور و ناقد پروفیسر آل احمد سرور تھے، اس کے بعد پروفیسر صبیح احمد کمالی، پروفیسر محمد امین اندرابی، پروفیسر بشیر احمد نحوی، پروفیسر تسکینہ فاضلی، پروفیسر مشتاق احمد گنائی، پروفیسر الطاف انجم اور اب پروفیسر محمد سعید بھٹ اس کے ڈائرکٹر ہیں۔ یہ ادارہ اقبال شناسوں کے لئے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور بالخصوص پروفیسر بشیر احمد نحوی کی قیادت میں علمی اور ادبی سرگرمیوں اور اقبالؔ کے افکار و نظریات کے فروغ کی جدوجہد کی وجہ سے اس ادارہ کو ایک منفرد شناخت عطا ہوئی ہے۔ لیکن اب یہاں بھی مطالعۂ اقبالیات میں دلچسپی رکھنے والے کے سامنے ایک بڑا چیلنج ہے کہ ملک کی بدلتی فضا میں وہ کس طرح اقبال شناسی کو فروغ دیں اور اقبال انسٹی ٹیوٹ کی معنویت کو برقرار رکھیں۔

راقم الحروف 28/اپریل 2026ء کو وہاں کے موجودہ ڈائرکٹر پروفیسر الطاف انجم، پروفیسر مشتاق احمد گنائی، ڈاکٹر اسرار احمد اور ڈاکٹر وسیم نحوی کے ساتھ ساتھ وہاں کے ریسرچ اسکالروں اور طلبا و طالبات سے روبرو ہوا اور ان سبھوں کی فکر مندی سے آگاہی حاصل کی لیکن میرا موقف ہے کہ عصرِ حاضر میں اقبالؔ کے فکر و نظر کے تئیں جس طرح کے نظریاتی تعصّبات پیدا ہوئے ہیں ایسے وقت میں اقبالؔ شناسوں کو بھی مطالعۂ اقبال کی نئی جہتوں کی تلاش کرنی ہوگی۔ کیوں کہ ہمارے بہت سے ایسے اقبالؔ شناس ہیں جنھوں نے اقبالؔ کے افکار و نظریات کو محض اسلامی تشخص تک محدود کرنے کی کوشش کی ہے اور اس سے بھی غلط فہمیاں عام ہوئی ہیں

واضح ہو کہ اقبالؔ کے عہد کا ہندوستان مذہبی، تہذیبی اور فکری تنوع کا گہوارہ تھا۔ یہاں صدیوں سے مختلف مذاہب اور تہذیبیں ایک دوسرے کے ساتھ تعامل میں تھیں۔ اقبالؔ نے اس تنوع کو نہ صرف دیکھا بلکہ اسے اپنی شاعری میں مثبت انداز میں پیش کیا۔ ویدک فلسفہ، جو ہندو سناتن مذہب کی بنیاد ہے، وحدت الوجود، کائناتی ہم آہنگی اور روحانیت جیسے تصورات پر مشتمل ہے۔ اقبالؔ نے ان تصورات کو اپنے فلسفۂ خودی کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی۔ مثلاً اقبالؔ کے کلام میں ''وحدت'' کا تصور بار بار سامنے آتا ہے، جو کسی نہ کسی صورت میں ویدانت کے فلسفے سے قریب معلوم ہوتا ہے۔ شنکر آچاریہ کے فلسفہ ادویت (Advaita) میں کائنات کی تمام کثرت کو ایک ہی حقیقت کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ اقبالؔ اگرچہ مکمل طور پر ادویت کے قائل نہیں، لیکن وہ اس میں پوشیدہ روحانی وحدت کو سراہتے ہیں۔ ان کے اشعار میں ''یک ہی جلوہ ہر رنگ میں نمایاں ہے''، جیسی کیفیت اس ہم آہنگی کی عکاسی کرتی ہے۔ اقبالؔ نے ہندو مذہب کی مقدس کتاب وید کا ذکر نہایت احترام سے کیا ہے۔ وہ اسے ایک قدیم الہامی روایت کے طور پر دیکھتے ہیں جس میں انسانی روحانیت کے ابتدائی نقوش ملتے ہیں۔ ان کے نزدیک وید محض مذہبی متون نہیں بلکہ ایک تہذیبی ورثہ ہیں جو انسان کو کائنات کے اسرار سمجھنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اسی طرح اپنشد میں بیان کردہ ''آتمن'' (روح) اور ''برہمن'' (کائناتی روح) کے تصورات اقبالؔ کے فلسفۂ خودی کے ساتھ ایک مکالمہ قائم کرتے ہیں۔ اقبالؔ خودی کو ایک فعال، تخلیقی اور ارتقائی قوت کے طور پر پیش کرتے ہیں، جبکہ اپنشد میں آتمن کو برہمن کے ساتھ اتحاد کی منزل تک پہنچنے والا عنصر بتایا گیا ہے۔ یہاں ایک دلچسپ فکری تقابل سامنے آتا ہے۔ اپنشد کا فلسفہ فنا میں بقا تلاش کرتا ہے، جبکہ اقبال خودی کے استحکام اور ارتقا پر زور دیتے ہیں۔ اقبالؔ کے بعض اشعار میں براہ راست ہندو دیو مالا اور سناتن روایت کے کرداروں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مثلاً رام اور کرشن جیسے کرداروں کو وہ محض مذہبی شخصیات کے طور پر نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی نمونوں کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ رام کو وہ ''امامِ ہند'' کہہ کر پکارتے ہیں، جو ان کی کشادہ نظری اور ہندوستانی تہذیب سے محبت کا ثبوت ہے

ہے رام کے وجود پہ ہندوستان کو ناز
اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند

اسی طرح کرشن کی بانسری اور گیتا کے پیغام کو بھی اقبالؔ نے روحانی علامتوں کے طور پر استعمال کیا ہے۔ ان کے نزدیک کرشن کی تعلیمات میں عمل، عشق اور معرفت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ اقبالؔ کی نظم ''نیا شوالہ'' خاص طور پر اس تناظر میں قابلِ ذکر ہے، جس میں وہ ایک ایسے ہندوستان کا خواب دیکھتے ہیں جہاں مذہبی تفریق کے بجائے انسانی یکجہتی کو فروغ حاصل ہو

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

یہ نظم دراصل ہندو سناتن روایت کے ساتھ ایک مکالمہ ہے، جس میں اقبال مذہب کے ظاہری مظاہر سے آگے بڑھ کر روحانی حقیقت کی تلاش کی دعوت دیتے ہیں۔ اقبالؔ کے نزدیک ہندو مت کی سب سے بڑی خوبی اس کی روحانیت اور فطرت سے قربت ہے۔ ویدوں میں فطرت کے عناصر سورج، آگ، پانی کو مقدس سمجھا گیا ہے، جو انسان کو کائنات کے ساتھ ہم آہنگی کا درس دیتے ہیں۔ اقبالؔ اس تصور کو اپنی شاعری میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ انسان خود کو کائنات کا ایک فعال حصہ سمجھے، نہ کہ محض ایک تماشائی۔ اقبالؔ کا کلام دراصل مذاہب کے درمیان ایک فکری پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ نہ صرف اسلام بلکہ ہندو مت، بدھ مت اور دیگر مذاہب کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کی یہ روش ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ تہذیبی و مذہبی تنوع کو تصادم کے بجائے مکالمے کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔ اقبالؔ بھرتری ہری، جو قدیم ہندوستان کا ایک عظیم سنسکرت کا شاعر و فلسفی ہے اس سے بھی متاثر نظر آتے ہیں۔ بھرتری کے ایک شلوک کا انہوں نے ترجمہ بھی کیا ہے جو بھرتری کے ''شتک'' سے ماخوذ ہے

پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

خلاصہ کلام یہ کہ اقبالؔ کے کلام میں وید اور ہندو سناتن مذہب کے اشارات محض ادبی حوالے نہیں بلکہ ایک گہرے فکری شعور کا اظہار ہیں۔ وہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کو ایک ایسی وحدت میں دیکھتے ہیں جہاں مختلف مذاہب اپنی انفرادیت کے ساتھ ایک بڑے انسانی مقصد کی تکمیل کرتے ہیں۔ اقبالؔ کا یہ پیغام آج بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا ان کے زمانے میں تھا۔ انسانیت، روحانیت اور فکری ہم آہنگی ہی وہ راستہ ہے جو ہمیں ایک بہتر مستقبل کی طرف لے جا سکتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عہدِ حاضر کے تقاضوں کی روشنی میں مطالعۂ اقبالؔ کی نئی جہتیں تلاش کی جائیں اور اقبال شناسوں کے سامنے جو چیلنجز اور مسائل ہیں اس کا حل کلامِ اقبالؔ کے افہام و تفہیم کے ذریعہ تلاش کیا جائے کہ کلامِ اقبالؔ صرف ایک شاعرانہ تخلیق ہی نہیں بلکہ انسانی معاشرے کے لئے ایک مصلحانہ نسخۂ کیمیا کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆☆☆☆

پرنسپل، سی۔ ایم کالج، دربھنگہ
موبائل: 9431414586

جی ڈی پی سے آگے: نئے معیار اپنانے کی ضرورت

جی ڈی پی خوشحالی کا ایک نامکمل پیمانہ ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، مستقبل کے چیلنجز کا درست اندازہ لگانے کے لیے جدید طریقے اپنانے ہوں گے، انسانوں اور کرہ ارض کی فلاح پر مبنی نئے معیارات کی ضرورت ہے

مدیحہ فصیح

دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے عالمی معاشی نظام میں 'مجموعی گھریلو پیداوار' یا جی ڈی پی کو کسی بھی ملک کی اقتصادی صحت، سیاسی استحکام اور مجموعی کامیابی کا واحد اور حتمی پیمانہ تسلیم کر لیا گیا۔ تاہم، اکیسویں صدی کی تیسری دہائی میں ہم ایک عجیب و غریب تضاد کے شاہد ہیں، جسے ماہرینِ معاشیات 'جی ڈی پی پیراڈاکس' کا نام دیتے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب عالمی جی ڈی پی کے اعداد و شمار ریکارڈ بلندیوں کو چھو رہے ہیں، دنیا بھر میں سیاسی اور معاشی نظاموں کے خلاف عوامی بے چینی اور مایوسی کی لہر بھی اپنی انتہا پر ہے۔ اس تزویراتی (اسٹریٹجک) بحران کی جڑیں اس حقیقت میں پنہاں ہیں کہ معاشی ترقی کے روایتی گراف اور عام آدمی کی زندگی کی تلخ حقیقتوں کے درمیان خلیج وسیع تر ہوتی جا رہی ہے۔ جب کسی ملک کی جی ڈی پی میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن اسی دوران خطِ غربت سے نیچے رہنے والے لوگوں کی تعداد بڑھے، مہنگائی کا بوجھ ناقابلِ برداشت ہو جائے اور ماحولیاتی تباہی زندگیوں کو خطرے میں ڈال دے، تو یہ سوال اٹھنا فطری ہے: کیا ہماری پیمائش کا طریقہ ہی غلط ہے؟ اقوام متحدہ کی جانب سے پیش کردہ اس نئے عالمی بلیو پرنٹ کا جائزہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہمیں اُن چیزوں کو گننا چاہیے جو واقعی اہمیت رکھتی ہیں۔

جی ڈی پی اور عوامی اطمینان کے درمیان یہ ٹوٹا ہوا تعلق محض ایک شماریاتی غلطی نہیں، بلکہ ایک سنگین سماجی اور سیاسی خطرہ ہے۔ جب ریاستیں صرف ان نمبروں کی بنیاد پر پالیسیاں بناتی ہیں جو عوام کے حقیقی دکھوں کا احاطہ نہیں کرتے، تو وہ نادانستہ طور پر عوامی غیظ و غضب اور انتہا پسندی کے لیے راستہ ہموار کرتی ہیں۔ لہٰذا، ترقی کے معیار کو ازسرِ نو ترتیب دینا اب محض ایک تعلیمی بحث نہیں بلکہ عالمی استحکام کے لیے ایک ناگزیر ضرورت بن چکا ہے۔ اس ضرورت کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے ان 'پوشیدہ گوشوں' کا ادراک کرنا ہوگا جہاں جی ڈی پی کی نظر نہیں پہنچتی۔

وہ عوامل جو گنتی میں نہیں آتے

جی ڈی پی بنیادی طور پر ایک مخصوص مدت کے دوران پیدا ہونے والی اشیاء اور خدمات کی مارکیٹ ویلیو کا مجموعہ ہے۔ یہ نظام پیداوار کی رفتار تو بتا سکتا ہے، لیکن یہ زندگی کے ان وسیع اور بنیادی شعبوں کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے جو کسی بھی معاشرے کی پائیداری اور خوشحالی کے ضامن ہوتے ہیں۔ درست پالیسی تجزیہ کے لیے ہمیں ان ''غلط ترغیبات'' کا تجزیہ کرنا ہوگا جو موجودہ میٹرک نے پیدا کر دی ہیں۔ بلا معاوضہ کام اور دیکھ بھال کی معیشت: جی ڈی پی کے پوشیدہ گوشوں کا جائزہ بتاتا ہے کہ جی ڈی پی ان کاموں کو جو گھروں کے اندر کئے جاتے ہیں مکمل طور پر نظر انداز کرتی ہے۔ بچوں کی پرورش، بزرگوں کی دیکھ بھال اور معذور افراد کی خدمت جیسے کام، جو زیادہ تر خواتین انجام دیتی ہیں، معیشت کا وہ پوشیدہ حصہ ہیں جس کے بغیر باقاعدہ لیبر مارکیٹ کا وجود ممکن نہیں۔ اسے گنتی میں نہ لانے کا مطلب یہ ہے کہ قومی بجٹ سازی اور صنفی مساوات کی پالیسیوں میں آدھی آبادی کی محنت کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔

عدم مساوات کا پھیلاؤ: جی ڈی پی 'اوسط' پر مبنی ہے۔ اگر کسی ملک کی دولت کا 90 فیصد صرف ایک فیصد اشرافیہ کے پاس ہو، تب بھی جی ڈی پی میں اضافہ ہی نظر آئے گا۔ یہ نظام یہ بتانے سے قاصر ہے کہ دولت کی تقسیم کتنی منصفانہ ہے، جس کی وجہ سے پالیسی سازوں کو نچلے طبقے کی معاشی تنزلی نظر نہیں آتی۔

ماحولیاتی استحصال اور آلودگی: جی ڈی پی میں قدرتی وسائل کے بے دریغ استعمال کو ''ترقی'' کے طور پر درج کیا جاتا ہے۔ جنگلات کی کٹائی، معدنیات کا نکالنا اور آلودگی پھیلانا جی ڈی پی کو بڑھاتے ہیں، جبکہ ان کے نتیجے میں ہونے والے طویل مدتی نقصانات اور ماحولیاتی قیمت کو منفی وزن نہیں دیا جاتا۔

تجزیاتی اہمیت: ان عوامل کا اخراج پالیسی سازوں کو ایک ایسی خطرناک راہ پر گامزن کر دیتا ہے جہاں وہ قلیل مدتی مالیاتی فوائد کے لیے اپنے ملک کے سماجی ڈھانچے اور قدرتی اثاثوں کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ جب تک ہم اپنے قومی کھاتوں میں ان نقصانات کو درج نہیں کریں گے، ہم اقتصادی خودکشی کی طرف بڑھتے رہیں گے۔ یہی وہ نظامی ناکامی تھی جس نے اقوام متحدہ کو ایک نئے عالمی فریم ورک کی تلاش پر مجبور کیا۔

نیا عالمی بلیو پرنٹ

اس عالمی بے چینی کے جواب میں، اقوام متحدہ نے ایک اعلیٰ سطحی ماہر گروپ تشکیل دیا، جس نے کاؤنٹنگ واٹ کاؤنٹس کے عنوان سے ایک انقلابی رپورٹ پیش کی۔ یہ رپورٹ محض ایک معاشی مقالہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک تزویراتی مداخلت ہے جو دنیا کو جی ڈی پی کے محدود حصار سے نکالنے کی کوشش کرتی ہے۔ جی ڈی پی کا غلط استعمال ہمیں مختلف ممالک کو درپیش منفرد خطرات، جیسے موسمیاتی تبدیلی یا سماجی ٹوٹ پھوٹ کے درمیان تمیز کرنے سے قاصر رکھتا ہے۔ جب ایک چھوٹے جزیرے والے ملک اور ایک بڑے صنعتی ملک کو ایک ہی جی ڈی پی کے ترازو میں تولا جاتا ہے، تو ان کی مخصوص ضروریات اور صلاحیتیں اوجھل ہو جاتی ہیں۔ اقوام متحدہ کا یہ نیا فریم ورک اسی خلا کو پُر کرنے کے لیے چار ساختی ستون فراہم کرتا ہے۔ تجویز کردہ اصلاحات ایک کثیر الجہتی اپروچ پر مبنی ہیں، جو حکمرانی کے معیار کو محض مالیاتی اشاریوں سے نکال کر انسانی زندگی کی جامعیت میں لے آتی ہیں۔ یہ فریم ورک چار ستونوں پر استوار کیا گیا ہے:

1۔ بنیادی اصول: اس کے تحت امن، انسانی حقوق اور زمین کے تحفظ کو ترقی کی پہلی شرط قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی کوئی بھی ترقی ''ترقی'' نہیں کہلا سکتی جو جنگ، جبر یا ماحولیاتی تباہی کی قیمت پر حاصل کی گئی ہو۔

2۔ موجودہ بہبود: یہاں توجہ شہریوں کے جیب کے بجائے ان کے معیارِ زندگی پر دی گئی ہے۔ اس میں صحت، تعلیم، سماجی تحفظ اور خوشی کے احساس جیسے عوامل کو باقاعدہ پیمائش کا حصہ بنایا جاتا ہے۔

3۔ مساوات اور شمولیت: یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ترقی کے ثمرات معاشرے کے محروم طبقات تک پہنچ رہے ہیں یا نہیں۔

4۔ پائیداری اور لچک: یہ مستقبل کے معاشی، سماجی اور ماحولیاتی جھٹکوں کو برداشت کرنے کی قومی صلاحیت کو جانچتا ہے۔

یہ چاروں ستون پالیسی سازوں کے لیے ایک ''کمپاس'' کی طرح کام کرتے ہیں۔ یہ انہیں قلیل مدتی سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر ایسی فیصلے سازی کی طرف راغب کرتے ہیں جو طویل مدتی قومی استحکام کا باعث بنتی ہے۔ اس فریم ورک کی عملی ضرورت ہمیں خاص طور پر جدید ٹیکنالوجی کے دور میں محسوس ہوتی ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کا چیلنج

مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے عروج نے جی ڈی پی کی پیمائش کی خامیوں کو مزید بے نقاب کر دیا ہے۔ سیکرٹری جنرل گٹیرس کے مطابق، اے آئی عالمی پیداواری صلاحیت میں اس قدر اضافہ کر سکتی ہے جو جی ڈی پی کے گراف کو تو آسمان تک پہنچا دے گی، لیکن اس کے انسانی اخراجات تباہ کن ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم اے آئی کو صرف جی ڈی پی کے لینز سے دیکھیں گے، تو ہم ایک 'خطرناک تخفیف پسندی' کا شکار ہو جائیں گے۔ اے آئی کے نتیجے میں لاکھوں ملازمتوں کا ممکنہ خاتمہ، ڈیجیٹل تقسیم میں اضافہ اور خودکار مہلک ہتھیاروں کی تیاری جیسے عوامل جی ڈی پی میں مثبت یا غیر جانبدار نظر آ سکتے ہیں، لیکن وہ عالمی امن اور سماجی استحکام کے لیے ایک وجودی خطرہ ہیں۔ ایک ایسا معاشی نظام جو اے آئی کے ذریعے پیدا ہونے والی دولت کو تو گنے لیکن اس کے نتیجے میں ہونے والی انسانی بے دخلی اور 'سیکورٹی رسک' کو نظر انداز کر دے، وہ معاشرتی انتشار کو دعوت دے رہا ہے۔ لہٰذا، ٹیکنالوجی کی کامیابی کو صرف جی ڈی پی پر اس کے اثرات سے نہیں، بلکہ انسانی بہبود اور اخلاقی حدود کے معیار پر پرکھنا ہوگا۔

جامع مستقبل کی طرف قدم

مختصر یہ کہ جی ڈی پی سے آگے بڑھنے کا یہ سفر معیشت کو مسترد کرنے کا نام نہیں، بلکہ اسے انسانیت اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا نام ہے۔ جیسا کہ سیکرٹری جنرل گوٹیرس نے نہایت بصیرت کے ساتھ کہا، یہ ''تاریخ کا ایک غیر معمولی لمحہ'' ہے جہاں پرانے پیمانے ہمیں مزید منزل تک نہیں پہنچا سکتے۔ کاؤنٹنگ واٹ کاؤنٹس (ان چیزوں کو گننا جو واقعی اہمیت رکھتی ہیں) محض ایک اخلاقی خواہش نہیں بلکہ انسانی بقا کے لیے ایک تزویراتی ضرورت بن چکی ہے۔ ہمیں ایسے نئے میٹرکس کو قبول کرنا ہوگا جو جی ڈی پی کی تکمیل کریں اور ایک ایسی شفاف تصویر پیش کریں جس میں ترقی کا مطلب صرف مشینوں اور سرمائے کا اضافہ نہ ہو، بلکہ انسانی وقار، سماجی انصاف اور زمین کی ہریالی ہو۔ یہی وہ واحد راستہ ہے جس پر چل کر ہم ایک پائیدار اور منصفانہ عالمی مستقبل کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

دَحوُ الارض: کائنات کی پہلی صبح، رحمت الٰہی کا پہلا نزول

مولانا سید علی ہاشم عابدی

کبھی کائنات پر ایک ایسا سکوت طاری تھا جس میں نہ انسانی قدموں کی چاپ تھی، نہ آبادیوں کا شور، نہ اذانوں کی صدائیں، نہ عبادت گزار پیشانیوں کے سجدے۔

صرف پانی تھا...... خاموش، بے کنار، پھیلا ہوا پانی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے پوری زمین ایک بے نام خواب کی صورت گہرے سکوت میں ڈوبی ہوئی ہو۔ آسمان خاموش تھے، ہوائیں خاموش تھیں، اور وقت اپنی پہلی سانس لینے کے انتظار میں تھا۔

پھر مشیتِ الٰہی نے جنبش کی، رحمتِ خداوندی نے عالمِ مادّہ کو اپنے نور سے چھوا۔ پانی پیچھے ہٹنے لگا، لہروں کے غرور میں شکست پیدا ہوئی، اور سمندروں کے سینے سے پہلی بار خشکی نے سر اٹھایا۔ یہ وہ لمحہ تھا جب زمین نے پہلی بار زندگی کی خوشبو محسوس کی۔ یہی دن "دَحوُ الارض" کہلایا؛ یعنی زمین کا پھیلایا جانا، اس کا بچھایا جانا اور اسے زندگی کے لئے آمادہ کیا جانا۔

25 ذی القعدہ کا یہ دن محض ایک تاریخی واقعہ نہیں، بلکہ تخلیقِ انسانیت کے ابتدائی باب کا عنوان ہے۔ یہ دن اس حقیقت کا اعلان ہے کہ کائنات کا آغاز رحمت سے ہوا تھا۔ امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: "سب سے پہلی رحمت جو آسمان سے زمین پر نازل ہوئی، وہ 25 ذی القعدہ کے دن تھی۔"

یہ حدیث صرف ایک فضیلت نہیں بلکہ ایک مکمل کائناتی فلسفہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ گویا خدا نے زمین کو قہر سے نہیں، رحمت سے آباد کیا، زندگی کو خوف سے نہیں، محبت سے آغاز دیا۔

تصور کیجیے کہ ایک عالمِ خاموشی ہے۔ پانی کے سوا کچھ نہیں۔ نہ کوئی پہاڑ، نہ کوئی درخت، نہ کوئی پرندہ، نہ کوئی

انسان۔ پھر اچانک ربِّ کائنات کا حکم صادر ہوتا ہے۔ سمندر سمٹنے لگتے ہیں، پانی نشیبوں میں اترنے لگتا ہے، اور زمین کے سینے سے پہلی خشکی ظاہر ہوتی ہے۔

روایات کے مطابق وہ پہلا مقام خانۂ کعبہ تھا۔ کتنی عظیم حقیقت ہے کہ جس سرزمین کو بعد میں قبلۂ عالم بننا تھا، وہی زمین کی پہلی نمود بھی بنی۔ گویا خدا نے ابتدا ہی سے اعلان کر دیا تھا کہ انسان کی روحانی سمت یہی ہوگی، اس کی پیشانی کا مرکز یہی ہوگا، اور اس کے دل کی دھڑکن بھی اسی سے وابستہ ہوگی۔

اسی لئے کعبہ محض پتھروں کی ایک عمارت نہیں، بلکہ آغازِ زمین کی نشانی، توحید کا مرکز اور رحمتِ الٰہی کا پہلا مظہر ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوا: "وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا" (اس کے بعد زمین کو بچھایا۔ سورہ نازعات، آیت 30)

یہ مختصر آیت اپنے اندر پوری کائنات کی ایک عظیم داستان سموئے ہوئے ہے۔ "دحاھا" یعنی زمین کو پھیلایا، اسے زندگی کے قابل بنایا، اس میں پانی، سبزہ، چراگاہیں اور حیات کے اسباب پیدا کئے۔

پھر ارشاد ہوا: "أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا" (اور اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔ سورہ نازعات، آیت 31)

گویا زمین صرف ایک بے جان پتھر نہ رہی بلکہ حیات کا گہوارہ بن گئی۔ اس کے سینے سے چشمے پھوٹے، اس کی مٹی سے سبزہ اگا، اور اس کے دامن میں زندگی نے آنکھ کھولی۔

اسی لئے اہلِ معرفت دحو الارض کو "زمین کی ولادت" سے تعبیر کرتے ہیں۔

کائنات کی خاموش عبادت

جب انسان اس دن کی حقیقت پر غور کرتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ پوری کائنات دراصل عبادت میں مصروف ہے۔ پہاڑ اپنی خاموشی سے تسبیح پڑھتے ہیں، سمندر اپنی موجوں سے حمد کرتے ہیں، ہوائیں ذکر کرتی ہیں اور ستارے سجدہ ریز دکھائی دیتے ہیں۔

قرآن فرماتا ہے: "وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ" (اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ سورہ اسراء، آیت 44) یعنی کائنات کی ہر چیز خدا کی حمد بیان کر رہی ہے۔

دحوالارض دراصل اسی عالمی تسبیح کا پہلا ظہور تھا۔

یہ وہ دن تھا جب زمین نے پہلی بار "سبحان اللہ" کہا۔

یہ دن صرف زمین کے پھیلنے کا واقعہ نہیں بلکہ انسان کے دل کے کھلنے کی علامت بھی ہے۔

جس طرح زمین پانی کے اندھیروں سے نکل کر نور، وسعت اور حیات کی طرف آئی، اسی طرح انسان کا دل بھی گناہوں، غفلتوں، حسد، نفرت اور دنیا پرستی کے اندھیروں سے نکل کر ایمان، محبت اور معرفت کی روشنی حاصل کر سکتا ہے۔

ہر انسان کے اندر ایک "دحوالارض" ہونا چاہیے۔ دل کے اندر جمی ہوئی غفلت کی برف پگھلے، روح کے بند دروازے کھلیں، ایمان کی پہلی کرن طلوع ہو اور انسان اپنے ربّ کو پہچان لے۔

اسی لئے اس دن عبادت، دعا، توبہ اور روزہ کی خاص تاکید کی گئی ہے، کیونکہ یہ دن انسان کے باطن کی تعمیر کا دن ہے۔

روایات میں ہے کہ جو شخص اس شبِ دحو الارض عبادت کرے، اسے سو سال کی عبادت کا ثواب عطا ہوتا ہے۔

سوچیے، رات کا سناٹا ہو، آسمان پر ستارے خاموشی سے چمک رہے ہوں، زمین سکون میں ڈوبی ہو، اور ایک بندہ اپنے ربّ کے حضور کھڑا آہستہ آہستہ دعا مانگ رہا ہو تو کتنا روح پرور منظر ہوگا!

اس رات کی دعائیں محض الفاظ نہیں ہوتیں بلکہ روح کی پکار بن جاتی ہیں۔ آنکھوں سے بہنے والے آنسو گویا دل کے سمندر سے اٹھنے والی موجیں محسوس ہوتے ہیں۔

انسان اپنے ماضی کی گرد جھاڑتا ہے، اپنے ربّ سے لو لگاتا ہے، اور محسوس کرتا ہے کہ رحمت کے دروازے اس کے لئے کھول دیے گئے ہیں۔

ائمۂ اہلِ بیت علیہم السلام نے اس دن کو عظمت، عبادت اور معرفت کا دن قرار دیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوندِ عالم نے بیت اللہ کو زمین سے دو ہزار سال پہلے پیدا فرمایا، پھر زمین کو اس کے نیچے سے پھیلایا۔

یہ روایت صرف ایک تاریخی حقیقت نہیں بلکہ ایک روحانی رمز بھی اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ توحید، عبادت اور خدا کی معرفت انسان کی تخلیق سے بھی پہلے کائنات کے نظام میں ثبت کر دی گئی تھی۔

امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

گویا یہ دن صرف زمین کی پیدائش کا دن نہیں بلکہ ہدایت کے چراغوں کے طلوع کا دن بھی ہے۔

بعض روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ سرزمینِ کربلا کو دحو الارض کے دن خصوصی تقدس عطا کیا گیا۔

جب امام حسین علیہ السلام نے جنیات کے ایک گروہ سے فرمایا کہ خدا نے میرے مزار کی زمین کو دحوالارض کے دن منتخب کیا، تو گویا یہ اعلان تھا کہ بعض زمینیں صرف مٹی نہیں ہوتیں بلکہ قربانی، وفا، عشق اور نجات کی علامت بن جاتی ہیں۔

کربلا اسی مقدس سرزمین کا نام ہے جہاں انسانیت نے وفا کا سب سے بلند درس سیکھا۔

آج کا انسان مادّی ترقی کے باوجود روحانی پیاس میں مبتلا ہے۔ اس کے پاس آسائشیں ہیں مگر سکون نہیں، معلومات ہیں مگر معرفت نہیں، عمارتیں ہیں مگر دل ویران ہیں۔

ایسے دور میں دحوالارض ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اصل تعمیر زمین کی نہیں بلکہ دل کی ہوتی ہے۔

اگر انسان کا دل آباد ہو جائے تو دنیا جنت بن سکتی ہے، اور اگر دل اجڑ جائے تو محل بھی ویرانے محسوس ہوتے ہیں۔

دحوالارض ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ اپنے دل کو نفرت سے پاک کرو، اپنی روح کو دعا سے روشن کرو، اپنے باطن کو توبہ سے زندہ کرو اور اپنے وجود کو خدا کی یاد سے معطر کرو۔

☆☆☆☆☆

عیدِ دَحوُ الاَرض

سید ابوافتخار زیدی

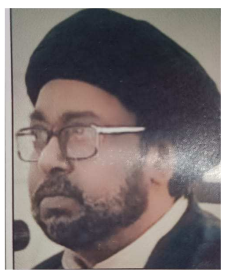

اسلامی روایات میں بعض ایام ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص برکتوں، رحمتوں اور روحانی انوار سے ممتاز فرمایا ہے۔ انہی مبارک دنوں میں ایک عظیم دن دَحوُ الاُرض بھی ہے، جو اسلامی مہینے ذی القعدہ کی پچیسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ "دحو" کے معنی پھیلانے اور بچھانے کے ہیں، جبکہ "ارض" سے مراد زمین ہے۔ اس دن کو اس نسبت سے یاد کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دن خانۂ کعبہ کے مقام سے زمین کو پھیلایا اور انسانی زندگی کے لیے قابلِ سکونت بنایا۔

دحوالارض کا مفہوم

روایات کے مطابق ابتدا میں پوری زمین پانی سے ڈھکی ہوئی تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے زمین کا حصہ خانۂ کعبہ کے نیچے ظاہر فرمایا اور اسی مقام سے پوری زمین کو وسعت عطا ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ مکرمہ اور بیت اللہ کو مرکزِ زمین اور مقدس ترین مقام قرار دیا جاتا ہے۔

یہ دن دراصل اللہ کی قدرت، حکمت اور تخلیقِ کائنات کی عظمت کا مظہر ہے۔ انسان جب زمین کی وسعتوں، پہاڑوں، دریاؤں اور آسمان کی نشانیوں پر غور کرتا ہے تو اس کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

دحو الارض کی فضیلت

احادیثِ اہلِ بیتؑ میں دحوالارض کے دن کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ یہ دن عبادت، دعا، استغفار اور ذکرِ الٰہی کے لیے نہایت اہم سمجھا جاتا ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ:

اس دن روزہ رکھنا ستر سال کی عبادت کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

اس دن اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت بندوں پر نازل فرماتا ہے۔

دعا اور توبہ کی قبولیت کا خصوصی وقت شمار ہوتا ہے۔

زمین و آسمان کی ہر شے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

اعمالِ دحوالارض

علمائے اسلام نے اس دن کے چند مستحب اعمال بیان کیے ہیں:

روزہ رکھنا

دحو الارض کا روزہ نہایت فضیلت رکھتا ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنتا ہے۔

نماز ادا کرنا

مخصوص نوافل اور عبادات بجا لانا باعثِ اجر و ثواب ہے۔

تلاوتِ قرآن

قرآنِ مجید کی تلاوت خصوصاً سورۂ شمس، سورۂ واللیل اور دیگر سورتوں کی قرأت مستحب ہے۔

دعا و استغفار

اللہ تعالیٰ سے مغفرت، رزق اور ہدایت کی دعا کرنا بہت مؤثر سمجھا جاتا ہے۔

ذکرِ الٰہی

تسبیح، تہلیل اور درود شریف کا اہتمام روحانی سکون عطا کرتا ہے۔

دحوالارض کا پیغام

دحوالارض ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ زمین پر فساد نہ پھیلائے بلکہ عدل، محبت اور امن کو فروغ دے۔ یہ دن ہمیں اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے اور اپنی زندگی کو دینِ الٰہی کے مطابق ڈھالنے کی دعوت دیتا ہے۔

مزید یہ کہ خانۂ کعبہ سے زمین کے پھیلاؤ کا تصور امتِ مسلمہ کی وحدت اور مرکزیت کی علامت بھی ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان ایک قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں، جو اتحادِ امت کا عظیم پیغام ہے

عید دحو الارض محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت، رحمت اور انسانیت کے لیے اس کی نعمتوں کی یاد دہانی ہے۔ یہ دن ہمیں عبادت، توبہ، شکرگزاری اور اصلاحِ نفس کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اگر مسلمان اس دن کی روح کو سمجھ لیں تو ان کی زندگی ایمان، تقویٰ اور روحانی نور سے منور ہو سکتی ہے۔ و السلام

سید ابوافتخار زیدی پرفیسر سلطان المدارس جامعہ سلطانیہ لکھنو۔

(پروفیسر سلطان المدارس جامعہ سلطانیہ لکھنو)

☆☆☆☆☆☆

خطیب بے مثال مولانا مرزا محمد طاہر قدس سرہ

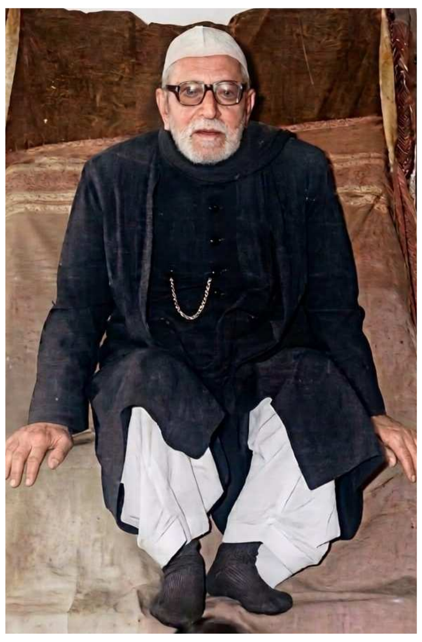

سید ابوالقاسم رضوی

کیا ہی پاکیزہ، باوقار اور نورانی ذات تھی فخرُ الواعظین مولانا مرزا محمد طاہر صاحب کی، کہ واقعی اسمِ با مسمّیٰ تھے۔ اس خانوادۂ علم و خطابت کا سرکارِ ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و وابستگی اس درجہ تھی کہ آپ کا نامِ نامی "محمد طاہر" رکھا گیا۔ آج بھی لکھنؤ کے بزرگ جب ان کا تذکرہ کرتے ہیں تو ادب، عقیدت اور احترام سے کہتے ہیں کہ وہ نہایت مقدس، باعمل اور صاحبِ اخلاص عالم و خطیب تھے۔

ان کی زندگی کا ایک ایسا پہلو جو سننے والوں کے دلوں کو آج بھی گرما دیتا ہے، وہ ان کی خدمتِ عزا اور دردِ تشیع تھا۔ لکھنؤ کے بزرگوں سے یہ بات بارہا سننے میں آئی کہ جن عزاخانوں میں غربت اور تنگدستی کے سبب مجالسِ عزا ملتوی کر دی جاتی تھیں، وہاں مولانا مرزا محمد طاہر صاحب خود تشریف لے جاتے، صاحبِ عزاخانہ سے فرماتے:

"مجلس کا اعلان کیجیے، میں خود خطاب کروں گا۔"

پھر نہ صرف مجلس پڑھنے جاتے بلکہ شیر مال کے ٹکڑے بطورِ تبرک تقسیم کرتے، یا نمک پارے، بوندی اور معمولی سی ضیافت لے جاتے تاکہ صاحبِ عزا کی دلجوئی بھی ہو اور چراغِ عزا بھی روشن رہے۔ یہی وہ اخلاص تھا، یہی وہ درد تھا جس نے تشیع کو زندہ رکھا۔ یہ محض خطابت نہیں تھی، یہ خدمتِ حسینؑ تھی، یہ عشقِ اہلِ بیتؑ کی عملی تفسیر تھی۔

آپ کے فرزندوں نے بھی اس علمی و عزائی روایت کو عظمت عطا کی۔ ایک جانب مولانا مرزا محمد جعفر صاحب تھے اور دوسری طرف اردو خطابت کی روح، خطیبِ اکبر مولانا مرزا محمد اطہر صاحب، جن کی وفات کو دس برس گزر چکے ہیں۔ انہوں نے والدِ گرامی کی وفات کے چالیس سال بعد اس دنیا سے رخصت پائی اور مسلسل چون برس تک مغل مسجد سے عشرۂ مجالس کو اپنے علم، استدلال اور سوزِ بیان سے آباد رکھا۔ ان کی خطابت زم زم سے دھلی ہوئی محسوس ہوتی تھی؛ قرآن، احادیث، تاریخ اور عقل و منطق سے مزین ایسی گفتگو جسے سن کر سامعین کے دل و دماغ دونوں منور ہو جاتے تھے۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

آپ کے سب سے چھوٹے فرزند، خطیب العرفان مولانا مرزا محمد اشفاق صاحب شوق لکھنوی، منفرد لب و لہجے کے خطیب اور قادر الکلام شاعر تھے۔ مشکل ترین ردیفوں میں شعر کہنا گویا ان ہی کا امتیاز تھا۔ ان کی گفتگو میں ادب کی چاشنی، علم کی گہرائی اور محبتِ اہلِ بیتؑ کی حرارت نمایاں محسوس ہوتی تھی۔

اس سال مولانا مرزا محمد طاہر صاحب کی وفات کو پچاس برس مکمل ہو رہے ہیں۔ یہ محض ایک تاریخ نہیں بلکہ ایک عہد کی یاد ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ نئی نسل کو اپنے ان بزرگوں، ان خادمینِ عزا اور ان معمارانِ فکر و عقیدہ سے روشناس کرائیں جنہوں نے سخت ترین حالات میں دین، عزاداری اور تشیع کی شمع روشن رکھی۔

اردو خطابت کو خطیبِ اکبر اور خطیب العرفان جیسی عظیم شخصیات عطا کرنے والی شخصیت مولانا مرزا محمد طاہر صاحب کی ذاتِ گرامی تھی۔ آپ عالمِ باعمل تھے، منبر کے سچے سپاہی تھے، نہایت سادہ مزاج، خلیق اور مخلص انسان تھے۔ دفاعِ ولایت، ذکرِ فضائل و مصائبِ محمد و آلِ محمدؐ اس خاندان کی شناخت تھی اور آج بھی ہے۔

آج مولانا مرزا اعجاز اطہر صاحب اور مولانا مرزا یعسوب عباس صاحب اسی پاکیزہ روایت کے امین ہیں اور شب و روز تبلیغِ ولایتِ ائمۂ اطہارؑ، خدمتِ دین، قوم و ملت میں مصروفِ عمل ہیں۔ یہ اسی تربیت، اسی دعا اور اسی اخلاص کا تسلسل ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی:

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (سورۂ ابراہیم، آیت ۴۰)

"پروردگار! مجھے اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا قرار دے اور اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔"

شاید مولانا مرزا محمد طاہر صاحب نے بھی اپنی نسل کے لیے ایسی ہی کوئی دعا کی ہوگی کہ:

"اے معبود! میری ذریت کو حسینؑ کا ذاکر بنا دے۔"

کیونکہ حقیقت یہی ہے:

ذکرِ شبیرؑ سے ملتی ہے ذکرِ خدا کی
توفیق ذکرِ شبیرؑ کی توفیق خدا دیتا ہے

جب بھی اردو خطابت، عزاداری اور منبرِ اہلِ بیتؑ کا ذکر آئے گا، اس خانوادے کا نام سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ ایک ہی گھرانے سے ایسی معتبر، باوقار اور درخشاں شخصیات کا ظہور یقیناً ایک نعمتِ خداوندی ہے۔

جو ذرہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے

مولانا مرزا محمد طاہر صاحب نے اس دور میں فرشِ عزا کی خدمت کی جب زمینداری کا خاتمہ ہو چکا تھا، مومنین کے معاشی حالات انتہائی دشوار تھے اور کئی گھروں میں مجالس کا انعقاد محض ایک حسرت بن کر رہ گیا تھا۔ ایسے وقت میں گھر گھر جا کر مجالس کو زندہ رکھنے والا، نسلوں کی تربیت کرنے والا اور عزاداری کی شمع کو بجھنے نہ دینے والا اگر کوئی خطیب تھا تو وہ مولانا مرزا محمد طاہر صاحب تھے۔

خداوند عالم نے ان کی اس خالص خدمت کو ایسا شرف عطا فرمایا کہ جب ۱۹۷۶ء میں آپ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو مصرعۂ تاریخ نے گویا ان کی پوری زندگی کی گواہی دے دی:

"اَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُسْتَكْمِلَ الْإِيمَانِ"

یعنی وہ اس دنیا سے کاملُ الایمان رخصت ہوئے۔

ربِ کریم مولانا کے درجات بلند فرمائے، ان کے اس علمی و عزائی مشن کو اسی کمالِ اخلاص کے ساتھ برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

میلبورن آسٹریلیا،

زاہد جعفری کی غزل گوئی

آخری قسط

عزدار حسین

آسمانِ ادب پر یوں تو بے شمار ستارے اپنی تابانیاں دکھلا رہے ہیں- ادب کی انجمن کی یہ چمک دمک صدیوں سے قائم و دائم ہے- کوئی آفتاب و ماہتاب بن کر اپنی ضوفشانیاں دکھلا کر غروب ہو جاتا ہے تو پھر کہیں کسی نئے ستارے کا جنم ہوتا ہے۔ یہ ادبی کہکشاں اپنے دامن میں نہ جانے کتنے ستاروں کو پناہ دے کر وقت کے اوراق پر اپنے دستخط ثبت کر دیتی ہے-

بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں کہ بے پناہ علمی صلاحیت کے باوجود بڑے شہروں کی چمک دمک سے دور ہونے یا مزاجاً درویشانہ صفت و قناعت پسندی کے باعث شہرت و خودنمائی کی زیادہ خواہش مند نہیں ہوتیں- اسی قبیل کے ایک بزرگ شاعر و ادیب، ناقد، محقق، مورخ، افسانہ نگار، ڈرامہ نگار، سوانح نگار، ماہرِ عروض، ماہرِ مادۂ تاریخ نگاری، مرثیہ نگار، نوحہ نگار و تیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف استاد الاساتذہ علامہ زاہدؔ جعفری صاحب بھی تھے-

آپ کی ولادت 19 جنوری 1941ء میں خطۂ اودھ کے معروف علمی، ادبی، تہذیبی، ثقافتی و تجارتی شہر جلال پور ضلع فیض آباد اتر پردیش میں ہوئی - اتنی کثیر الجہات شخصیت ہونے کے باوجود بھی آپ نے گوشہ نشینی کو ترجیح دی اور کتابوں کے مطالعہ میں مشغول و منہمک رہے-

کثرتِ مطالعہ کا وہ عالم کہ رات رات بھر کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہتے - قدیم و جدید ادبیات پر ان کی دسترس نہایت مضبوط تھی-

پندرہ سال کی عمر میں شاعری کی ابتدا ہوئی - اس کے متعلق وہ خود لکھتے ہیں۔

وہ پندرہ سال کا اداس شہزادہ بستی کی آخری جنوبی حد کے کنارے مدرسے کی بے ریا شفقت آمیز دیواروں کے پیچھے پہلی بار مجھ پر منکشف ہوا تھا۔ اکتوبر کی شفاف چاندنی میں وہ سورج کنڈ کے گھاٹ پر بیٹھا ہوا ٹھنڈے پانی میں دونوں پاؤں لٹکائے تھا۔ تالاب کی لہریں شہرِ خموشاں کی قدآدم دیواروں کو چوم رہی تھیں- چھور پر آم کا باغ تھا - اتنے میں کہیں کوئل کوکی اور وہ پرسوز آواز میں گنگنانے لگا-

اے گاؤں تو میرے سپنوں کی تصویر بھی ہے، تعبیر بھی ہے
کچھ بیتے دنوں کی یادوں کی تفصیل بھی ہے، تفسیر بھی ہے

میں اس اداس شہزادے کا ہمزاد تو تھا مگر ابھی تک اس کے شرمیلے باطن سے ناآشنا تھا۔ کبھی باؤلی کی سیڑھیوں پر، کبھی ٹونس ندی کے گھاٹ پر، میں اسے تنہا بیٹھا ہوا، ہاتھ میں کتاب یا انگلیوں میں قلم کاغذ سنبھالے اپنی ہی دھن میں گم صم بیٹھا دیکھتا تو سوچتا کہ آخر اس کو پانی سے اتنا پیار کیوں ہے؟

چار پانچ سال بعد مجھے اس کی غزلوں نے بتایا کہ وہ تو ناکام رومان اور پیاسی پریت کا گھائل ہے، شاعر ہے، وہ اپنے دل کا زخم زخم غزلوں میں نہ اتارتا تو پاگل ہو جاتا-

مجازی محبت کی گرفت سے نکل کر حقیقی فطرت کے دربار میں بود و باش اختیار کر لی اور اپنے سپنوں کے تاج محل میں گوشہ نشینی کی درویشانہ سانسیں لینے لگا-

اب کتابیں ہیں، قلم ہے، کاغذ ہے، کربِ تخلیق ہے- اس کو کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے- اگر کوئی شکوہ ہے تو اپنی آشفتہ مزاجی سے ہے-

اپنے حجرے میں بن باس کا اتھاہ دکھ جھیلنے والا یہ پرش مسلسل سوال کر رہا ہے، کوئی تو جواب دو یارو!

منفرد دانشورو! کچھ تو خدا لگتی کہو
شہر میں مجھ سا عظیم الشان جاہل کون تھا
بے صدا آواز سے جو مانگتا تھا روز بھیک
میں نہ تھا اے علم والو، تو وہ سائل کون تھا

یہ عظیم الشان جاہل اپنے کارناموں کا خود محرم ہے- کوئی اس کے دل کا درد کیا جانے؟ وہ تو خود کہہ رہا ہے"

کرتا ہوں شرح و ترجمہ، لکھتا ہوں لوحِ وقت پر
سنتا ہوں کائنات سے جو روز و شب کہانیاں

چونکہ ہمارے اس مضمون کا عنوان ان کی غزلوں سے مختص ہے- یہ چند جملے تمہید کے طور پر لکھنا اس لئے ضروری سمجھا کہ زاہدؔ جعفری کی قدآور شخصیت کے متعلق اہلِ ادب کو واقفیت ہو جائے-

یوں تو علامہ زاہدؔ جعفری صاحب کی یہ خاص بات رہی کہ وہ مادۂ تاریخ کے ماہر تھے- اس لئے اپنی ساری مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کا نام بھی تاریخی رکھا-

غزلوں کے مجموعہ کو ہی دیکھیں، اس کا بھی تاریخی نام گرد و غبار" (1433 ہجری) ہے- ان کی انکساری و قناعت پسندی کی ایک جھلک آپ یہیں سے ملاحظہ کر سکتے ہیں-

ان کے ہم عصر شاعر و ادیب فاخر جلال پوریؔ مرحوم ان کی شخصیت فکر و فن کے متعلق تحریر کرتے ہیں-

برادر عزیز زاہدؔ جعفری میرے ہم عصروں میں نہایت ذہین، فعال، متحرک اور سرگرم ایسی ادبی شخصیت کے مالک ہیں جنھوں نے اپنے شاعرانہ اسلوب و منفرد لب و لہجہ کے باعث جلال پور کے سنجیدہ سخن فہموں کو متاثر اور متوجہ کیا ہے۔ ان کا مطالعہ کافی وسیع اور ذوق نہایت بالیدہ ہے- کتابوں اور رسائل و جرائد سے انھیں گہرا شغف رہا ہے- اس وجہ سے ان کی شاعری عصری ادب کی سنجیدہ اور جدید ادبی جستجو آمیز نغمات سے ہم آہنگ رہی ہے۔ ان کی شاعری ہے تو جواہرات کا انبار، مگر یہ بھی حدِ انکسار کہ مجموعۂ غزل کا نام رکھا ہے "گرد و غبار" اور یہی ہے ان کا ادبی معیار"

بحوالہ- (گرد و غبار- مصنف- زاہدؔ جعفری)

ان کی اس کتاب کی ابتدا ہی حمدیہ غزل سے ہوتی ہے- جس کا مطلع ہے-

نظر میں، دل میں، ہوا میں، کنول میں رہتا ہے
وہ بے شمار تصورِ محل میں رہتا ہے

اسی کا زمزمہ، زمزم میں، موجِ کوثر میں
وہ آبِ گنگا میں، جمنا کے جل میں رہتا ہے

زاہدؔ جعفری صاحب کی غزلوں میں حیات و کائنات کے مناظر کی جلوگی ہے، تو گل و بلبل کی نغمگی بھی- آبشاروں کا ترنم ہے تو کلیوں کا تبسم بھی-

اور یہ سب خصوصیات برسوں کے مطالعے اور مشاہدے کے بعد کاغذ پر اترتی ہیں تو فکر کے ہاتھ خونِ جگر سے لہولہان ہو جاتے ہیں- چنانچہ ایک غزل کے مقطع میں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

غزل جانے، قلم جانے کہ دستِ خونچکاں زاہدؔ
لہو سے کون کر دیتا ہے گلزارِ ارم کاغذ

اسی طرح ایک اور غزل میں کہتے ہیں۔

نیندوں کو اڑا لے گئے جب خوابِ غزل کے
تب جا کے مجھے آئے ہیں آدابِ غزل کے
یہ جانتے ہیں کتنا ہے کس ظرف میں پانی
ہر جھیل پہ آتے نہیں سرخابِ غزل کے

جیسا کہ ابتدا میں لکھا جا چکا ہے کہ ان کا مطالعہ نہایت وسیع و عمیق تھا۔ الفاظ و معانی پر ان کی دسترس مضبوط تھی- وہ جس زمین کو چاہیں آسمان بنا دیں، سنگلاخ زمین کو زرخیز، معمولی لفظ کو غیر معمولی بنا دیں- ان کے فکر و خیال کی وسعت جہاں چاہے ایک نئی دنیا تخلیق کر دے-

☆☆☆☆☆

نیٹ یو جی 2026 پیپر لیک تنازعہ

اپوزیشن کا این ٹی اے اور مودی حکومت پر سنگین سوالات

کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا، 10 سال میں 89 پیپر لیک، 48 بار دوبارہ امتحان، رنجیت رنجن اور طارق انور کا سخت ردعمل

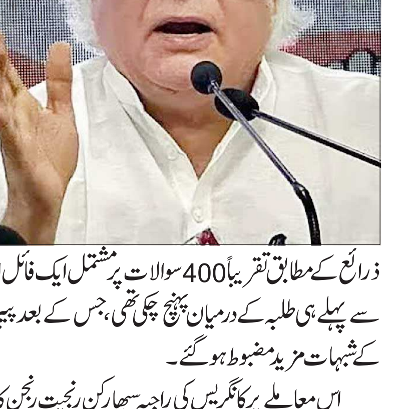

نئی دہلی: (ایجنسی) نیٹ یو جی 2026 امتحان کے پیپر لیک معاملے نے ملک بھر میں بڑا سیاسی اور تعلیمی بحران کھڑا کر دیا ہے۔ امتحان منسوخ کیے جانے کے بعد کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے مودی حکومت اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی یعنی این ٹی اے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے اپنی ایکس پوسٹ میں کہا کہ نیٹ یو جی پیپر لیک اور اس کے بعد امتحان کی منسوخی این ٹی اے کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔ قبل ازیں راہل گاندھی نے بھی اس معاملہ پر حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے اسے طلبہ کے ساتھ جرم سے تشبیہ دی تھی۔ جے رام رمیش نے کہا کہ پارلیمانی قائمہ کمیٹی کی 371 ویں رپورٹ میں بھی اس بات کا ذکر کیا گیا تھا کہ صرف 2024 میں این ٹی اے کی جانب سے منعقد 14 قومی امتحانات میں سے پانچ میں پیپر لیک یا بے ضابطگیوں کے معاملات سامنے آئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جے ای ای مینز 2025 میں 'آنسر کی' کی غلطیوں کے سبب 12 سوال واپس لینے پڑے تھے، جبکہ سی یو ای ٹی امتحانات میں بھی نتائج اور انعقاد میں تاخیر نے تعلیمی نظام کو متاثر کیا۔

انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے پرانے داخلہ نظام کو ختم کر کے ایک مرکزی نظام نافذ کیا، جو بدعنوانی اور بے ضابطگیوں سے پر ہے۔ ان کے مطابق این ٹی اے مسلسل پارلیمنٹ کو اپنی سالانہ رپورٹ دینے میں ناکام رہی ہے اور صرف مالیاتی تفصیلات پیش کرتی رہی ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ 16 جون 2024 کو وزیر تعلیم نے خود اعتراف کیا تھا کہ این ٹی اے کو بڑے پیمانے پر اصلاحات کی ضرورت ہے، مگر دو برس گزرنے کے باوجود صورت حال میں کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آ رہی۔ ادھر تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ نیٹ یو جی 2026 امتحان سے پہلے ایک 'گیس پیپر' واٹس ایپ سمیت سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر گردش کر رہا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس دستاویز میں شامل کئی سوالات اصل امتحان سے مماثلت رکھتے تھے۔

ذرائع کے مطابق تقریباً 400 سوالات پر مشتمل ایک فائل امتحان سے پہلے ہی طلبہ کے درمیان پہنچ چکی تھی، جس کے بعد پیپر لیک کے شبہات مزید مضبوط ہو گئے۔

اس معاملے پر کانگریس کی راجیہ سبھا رکن رنجیت رنجن کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کر مرکزی حکومت پر جم کر حملہ بولا ہے۔ رنجیت رنجن اپنی 'ایکس' پوسٹ پر لکھتی ہیں کہ "22 لاکھ سے زائد بچے سال بھر دن ورات پڑھتے ہیں، لیکن ایک پیپر لیک ان کی محنت پر پانی پھیر دیتا ہے۔" کانگریس راجیہ سبھا رکن رنجیت رنجن اپنی پوسٹ میں مزید لکھتی ہیں کہ "یہ پہلی بار نہیں ہے، گزشتہ 10 سال میں 89 پیپر لیک کا معاملہ سامنے آیا اور 48 بار دوبارہ امتحان ہوا۔" انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ "آخر کب تک حکومت تحقیقات کے نام پر صرف خانہ پوری کرتی رہے گی؟ ہر بار وہی وعدے اور پھر وہی خاموشی۔"

رنجیت رنجن کے علاوہ بہار کے کٹیہار سے کانگریس رکن پارلیمنٹ طارق انور کا بھی 'نیٹ یو جی' امتحان منسوخ ہونے پر سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "نیٹ کے امیدواروں کے ساتھ ہونے والی ناانصافی ناقابل قبول ہے۔ لاکھوں خاندانوں نے اپنے بچوں کے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے قرض لیا، زیورات بیچے اور دن ورات محنت کی۔ اگر نظام تعلیم میں پیپر لیک اور بدعنوانی حاوی رہیں گے تو پھر قابلیت کی کیا قیمت رہ جائے گی۔" بہار کانگریس کے لیڈر مدن موہن جھا کا کہنا ہے کہ "نیٹ پیپر پھر لیک ہو گیا.. طلبہ دن رات محنت کریں اور حکومت امتحان تک محفوظ نہ رکھ پائے، تو اسے انتظامیہ کی ناکامی نہیں تو اور کیا کہیں گے؟ این ڈی اے کی حکومت میں نوجوانوں کا مستقبل داؤ پر لگایا جا رہا ہے۔" مدن موہن جھا کے علاوہ بہار کانگریس کے صدر راجیش رام نے کہا کہ "22 لاکھ طلبہ کی محنت اور ان کے گارجین کے خوابوں پر مودی حکومت نے پانی پھیر دیا۔ نیٹ پیپر لیک نے ثابت کر دیا ہے کہ ملک میں اب امتحان نہیں بلکہ پیپر کی نیلامی چل رہی ہے۔ نوجوان پڑھائی کرے یا مافیاؤں سے لڑے؟" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "مودی حکومت میں محنت ہار رہی ہے، بدعنوانی کی جیت ہو رہی ہے اور چوروں کو نوازا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے نوجوانوں کا مستقبل برباد کرنے والوں کو ملک کبھی معاف نہیں کرے گا۔"

پیپر لیک کے پیچھے سیاسی تحفظ، کیجریوال کا مرکز پر شدید حملہ

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے منگل کو نیٹ-یو جی 2026 پیپر لیک معاملے پر مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ امتحانی مافیا کو سیاسی تحفظ حاصل ہے، اسی وجہ سے بار بار اہم امتحانات کے پرچے لیک ہو رہے ہیں اور لاکھوں طلبہ کا مستقبل خطرے میں پڑ رہا ہے۔ اروند کیجریوال نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہونا صرف ایک انتظامی ناکامی نہیں بلکہ اس کے پیچھے اوپری سطح پر ملی بھگت موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے جرائم میں ملوث افراد کو سیاسی سرپرستی حاصل ہونے کی وجہ سے ہی پیپر لیک جیسے واقعات رک نہیں پا رہے ہیں۔

انہوں نے مرکزی حکومت کی خاموشی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ لاکھوں طلبہ سال بھر سخت محنت کرتے ہیں، ان کے والدین بے شمار قربانیاں دیتے ہیں، لیکن جب امتحان کا پرچہ لیک ہوتا ہے تو پورے خاندان کو شدید ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ایسے واقعات نوجوانوں کے اعتماد کو کس حد تک متاثر کرتے ہیں۔ قومی جانچ ایجنسی نے منگل کو 3 مئی کو منعقد ہونے والا نیٹ-یو جی 2026 امتحان منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔ یہ فیصلہ امتحانی عمل میں بے ضابطگیوں سے متعلق مرکزی ایجنسیوں کو ملی اطلاعات کے بعد لیا گیا۔ اروند کیجریوال نے کہا کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہوا ہو۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2017، 2021، 2024 اور اب 2026 میں بھی اسی طرح کے واقعات سامنے آ چکے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ گزشتہ پیپر لیک معاملات میں ملوث افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اور اصل ذمہ دار کون تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت بغیر پیپر لیک کے ایک امتحان بھی شفاف انداز میں منعقد نہیں کرا سکتی تو پھر بہتر طرز حکمرانی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے۔

'مذہبی مقامات، تعلیمی اداروں اور بس اڈوں کے 500 میٹر کے دائرے میں نہیں فروخت ہوگی شراب'، وزیر اعلیٰ وجے کا اہم فیصلہ

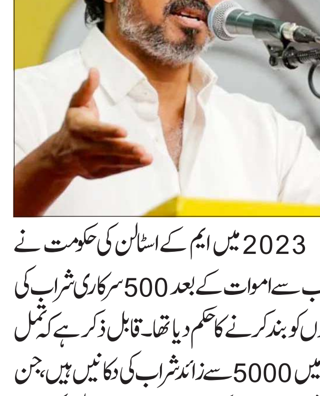

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو کے نومنتخب وزیر اعلیٰ تھلاپتی وجے نے اہم فیصلہ لیا ہے۔ انہوں مذہبی مقامات، تعلیمی اداروں اور بس اڈوں کے 500 میٹر کے دائرے میں واقع 717 'ٹی اے ایس ایم اے سی' شراب کی دکانوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ سرکاری حکم میں کہا گیا ہے کہ اگلے 2 ہفتوں کے اندر اس پر عمل درآمد ہو جانا چاہیے۔ واضح رہے کہ تمل ناڈو میں شراب کی دکانوں کا معاملہ ہمیشہ سے زیر بحث رہا ہے۔ وہاں کی عوام کافی دنوں سے مطالبہ کر رہی تھی کہ اسکول-کالج اور مذہبی مقامات کے پاس موجود شراب کی دکانوں کو بند کر دیا جائے، لیکن ان سے ہونے والی آمدنی کو لے کر حکومتیں اس کے متعلق کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھا پاتی تھیں۔ حالانکہ ہر سیاسی پارٹی خواہ وہ ڈی ایم کے ہو یا اے آئی اے ڈی ایم کے سب نے تمل ناڈو میں شراب بندی کا وعدہ اپنے انتخابی منشور میں کیا تھا لیکن اس پر ٹھوس قدم نہیں اٹھائے جا سکے۔

2023 میں ایم کے اسٹالن کی حکومت نے شراب سے اموات کے بعد 500 سرکاری شراب کی دکانوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ تمل ناڈو میں 5000 سے زائد شراب کی دکانیں ہیں، جن سے تقریباً 40 ہزار کروڑ کا ریونیو ہے۔ اسٹالن حکومت نے جن دکانوں کو بند کیا تھا ان میں مذہبی مقامات اور اسکول-کالج کے پاس موجود دکانیں تھیں۔ اس کے علاوہ جن لوگوں کو اعتراض تھا کہ ان کے علاقے سے دکانیں ہٹائی جائیں انہیں بھی ہٹانے کا فیصلہ لیا گیا تھا۔ صرف چنئی سے 61 دکانوں کو بند کرانے کا فیصلہ کیا گیا تھا، اس کے علاوہ کانچیپورم 31 اور مدورے میں 21 دکانیں بند کی گئی تھی۔ سابق وزیر اعلیٰ جے للیتا نے 2016 میں شراب کی دکانوں کو آہستہ آہستہ بند کرنا شروع کر دیا تھا۔ ایک کے بعد ایک ریاستی حکومت یہ دلیل دیتی رہی ہیں کہ مکمل طور سے شراب بندی کے بعد غیر قانونی شراب کا راستہ کھل جائے گا، جس کی وجہ سے جانیں جائیں گی۔ قابل ذکر ہے کہ وجے تھلاپتی نے راہل گاندھی کی موجودگی میں 10 مئی کو تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ کے عہدہ کا حلف لیا۔ گورنر وشوناتھ آرلیکر نے انہیں عہدے اور رازداری کا حلف دلایا۔ وزیر اعلیٰ بنتے ہی انہوں نے ریاست میں 200 یونٹ مفت بجلی اور خواتین کو بس میں مفت سفر جیسے کئی بڑے اعلان کر دیے تھے، اس کے علاوہ انہوں نے اسٹالن حکومت کی مالیاتی تحقیقات کے لیے 'وائٹ پیپر' بھی جاری کر دیا تھا۔

نینی تال میں نجی اسکولوں پر انتظامیہ کی سختی، من مانی پر مزید چار اسکولوں کو نوٹس

نینی تال، (یو این آئی) اتراکھنڈ کے ضلع نینی تال میں نجی اسکولوں کی من مانی کے خلاف ضلع انتظامیہ نے سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے منگل کے روز مزید چار نجی اسکولوں کو نوٹس جاری کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ضلع میں اب تک 105 نجی اسکولوں کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیے جا چکے ہیں۔ جن اسکولوں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں ان میں ماؤنٹ کارمل سیرا اسکول، شری پور، شکشا نگر، لاما چوڑ، ہلدوانی، پپی اسٹیپس اسکول، متر کالونی، دیولچوڑ، ہلدوانی، ایورگرین سینئر سیکنڈری اسکول، بیری پڑاؤ، ہلدوانی اور لیکس انٹرنیشنل اسکول، بھیم تال شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اب تک ہلدوانی، لال کنواں، رام نگر، بھوالی اور بھیم تال کے 105 اسکولوں کو نوٹس جاری کیے جا چکے ہیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ضلع انتظامیہ کی جانچ میں یہ بات سامنے آئی کہ کئی اسکول مقررہ نصاب کے علاوہ مہنگی نجی اشاعتی اداروں کی کتابیں لازمی قرار دے رہے ہیں، جبکہ بعض اسکول مخصوص دکانوں سے کتابیں اور تعلیمی مواد خریدنے کے لیے بالواسطہ دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی اسکولوں کی ویب سائٹ پر فیس اسٹرکچر اور کتابوں کی فہرست جیسی لازمی معلومات بھی دستیاب نہیں پائی گئیں۔ یہ کارروائی 'بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کا حق ایکٹ 2009'، 'صارف تحفظ ایکٹ 2019' اور ہائی کورٹ کی ہدایات پر عمل درآمد کے تحت کی جا رہی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تعلیمی نظام کو شفاف، آسان اور معاشی طور پر منصفانہ بنانا حکومت کی ترجیح ہے۔ چیف ایجوکیشن آفیسر گووند رام جیسوال نے متعلقہ اسکولوں کو 15 دن کے اندر این سی ای آر ٹی پر مبنی ترمیم شدہ کتابوں کی فہرست جاری کرنے، کسی مخصوص فروخت کنندہ کی پابندی ختم کرنے اور ویب سائٹ پر فیس و کتابوں کی مکمل تفصیل عوامی طور پر شائع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت پر ترقیاتی بلاک سطح پر مشترکہ جانچ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں، جو 15 دن کے اندر اپنی رپورٹ انتظامیہ کو پیش کریں گی۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے اسکولوں کے خلاف منظوری معطل یا منسوخ کرنے جیسی سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

این سی پی اجیت پوار گروپ میں خلفشار

نئی قومی مجلس عاملہ سے سینئر رہنماؤں کی چھٹی پر سنیترا پوار کی صفائی

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر کے سابق نائب وزیر اعلیٰ آنجہانی اجیت پوار کی اہلیہ سنیترا پوار کی قیادت والی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کی نئی قومی مجلس عاملہ نے مہاراشٹر کی سیاست میں نئی کھلبلی مچادی ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کو سونپی گئی فہرست میں پارٹی کے کئی پرانے اور بااثر لیڈروں کے نام غائب ہیں جس کے بعد سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ پرفل پٹیل، چھگن بھجبل اور سنیل تٹکرے جیسے سینئر لیڈروں کو نئی مجلس عاملہ میں جگہ نہیں ملی ہے، جس سے یہ سوال اٹھنے لگے ہیں کہ کیا پارٹی اب طاقت کے نئے مرکز کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق پارٹی کی نئی قومی مجلس عاملہ کی فہرست 29 اپریل 2026 کو الیکشن کمیشن کو بھیجی گئی تھی۔ اس فہرست کے سامنے آنے کے بعد یہ بحث تیز ہو گئی ہے کہ کیا پارٹی اب تنظیم میں بڑی تبدیلی کی سمت میں آگے بڑھ رہی ہے۔ مانا جا رہا ہے کہ یہ صرف معمولی ردوبدل نہیں بلکہ پارٹی کے اندر طاقت کے نئے مرکز کے ابھرنے کا اشارہ بھی ہو سکتا ہے۔ سب سے زیادہ بحث پرفل پٹیل کے حوالے سے ہو رہی ہے۔ طویل عرصہ تک پارٹی کے قومی سطح پر اہم پالیسی ساز مانے جانے والے پٹیل کا نام فہرست سے باہر ہونے پر کئی لیڈر اور سیاسی ماہرین حیران رہ گئے ہیں۔ اجیت پوار کے ساتھ سیاسی لڑائی کے دور میں پرفل پٹیل کو ان کے سب سے بھروسے مند ساتھیوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ ایسے میں انہیں نئی ٹیم میں جگہ نہیں ملنے کے حوالے سے پارٹی کے اندر بڑی تبدیلی کی بحث تیز ہو گئی ہے۔ نئی فہرست میں مہاراشٹر کی سیاست کے دیگر بڑے چہروں کو بھی جگہ نہیں ملی ہے۔ پارٹی کا پارلیمانی چہرہ مانے جانے والے سنیل تٹکرے کو جنرل سکریٹری عہدے سے باہر رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چھگن بھجبل، حسن شراف اور دلیپ وولسے پاٹل جیسے تجربہ کار لیڈروں کے نام بھی قومی مجلس عاملہ میں شامل نہیں ہیں۔ تازہ تبدیلیوں کے حوالے سے مانا جا رہا ہے کہ پارٹی اب نئی نسل اور نئے سیاسی جغرافیے پر توجہ مرکوز کرنا چاہتی ہے۔ مانا جا رہا ہے کہ تنظیم میں نوجوان اور نئے چہروں کو آگے لانے کی حکمت عملی کے تحت یہ بڑی تبدیلی کی گئی ہے۔ این سی پی کی نئی قومی مجلس عاملہ کی فہرست سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ حالانکہ نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار نے ایک پوسٹ میں واضح کیا ہے کہ اس نئی قومی مجلس عاملہ کی فہرست میں تکنیکی غلطی تھی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ میڈیا میں چل رہی این سی پی عہدیداران کی فہرست میں ایک تکنیکی خامی ہے، جسے جلد ہی ٹھیک کر لیا جائے گا۔ فہرست میڈیا میں وائرل ہونے کے بعد رات 1 بج کر 05 منٹ پر سنیترا پوار نے پوسٹ کر کے اس پورے معاملے پر اپنی صفائی دی۔ دراصل این سی پی (اجیت پوار گروپ) کے ذریعہ 29 اپریل کو الیکشن کمیشن کو قومی مجلس عاملہ اور اس کے کام کاج کے سلسلے میں لکھا گیا خط میڈیا میں وائرل ہو رہا ہے۔ اس خط میں قومی صدر سنیترا پوار کے ساتھ ساتھ پارتھ پوار اور جے پوار کو بھی جنرل سکریٹری کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس فہرست میں پرفل پٹیل اور سنیل تٹکرے کے نام قومی مجلس عاملہ سے باہر رکھے گئے ہیں جس کے بعد یہ معاملہ سرخیوں میں آ گیا اور اس پر کئی طرح کی قیاس آرائیاں ہونے لگیں۔

دہلی ہائی کورٹ میں ججوں کی سکیورٹی پر سماعت، تمام عدالتی افسران کو تحفظ دینے کے سوال پر غور

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے عدالتی افسران کی سکیورٹی سے متعلق دائر عرضی پر سماعت کرتے ہوئے دہلی پولیس کو ہدایت دی ہے کہ ججوں کی حفاظت کے سلسلے میں منعقد میٹنگ کی مکمل کارروائی حلف نامے کے ساتھ عدالت میں پیش کی جائے۔ عدالت نے اس معاملے کی اگلی سماعت 7 جولائی مقرر کی ہے، جہاں عدالتی افسران کی سکیورٹی کے مستقبل کے نظام پر تفصیلی غور کیے جانے کا امکان ہے۔ سماعت کے دوران عدالت کو بتایا گیا کہ ہائی کورٹ کے سابقہ حکم کے بعد اس مسئلے پر متعلقہ حکام کی میٹنگ ہو چکی ہے، لیکن اس کی رپورٹ ابھی تک عدالتی ریکارڈ پر پیش نہیں کی گئی۔ اس پر عدالت نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جب میٹنگ منعقد ہو چکی ہے تو اس کی مکمل تفصیلات عدالت کے سامنے آنی چاہئیں تاکہ معاملے کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکے۔

دہلی ہائی کورٹ نے دہلی پولیس سے یہ بھی سوال کیا کہ کیا تمام عدالتی افسران کو سکیورٹی فراہم کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس کے جواب میں پولیس کی جانب سے کہا گیا کہ سکیورٹی کا فیصلہ خطرے کے اندازے یعنی تھریٹ پرسیپشن کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ پولیس نے عدالت کو بتایا کہ اس وقت 12 جج ایسے ہیں جنہیں ممکنہ خطرات کے پیش نظر سکیورٹی فراہم کی جا رہی ہے۔ عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ اگر کسی شخص کو حقیقی خطرہ لاحق ہو تو اسے سکیورٹی دینا ضروری اور فطری بات ہے، لیکن یہاں اصل سوال یہ ہے کہ کیا تمام عدالتی افسران کے لیے مستقل بنیادوں پر ذاتی سکیورٹی افسر اور اضافی حفاظتی انتظامات فراہم کیے جانے چاہئیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ اس معاملے میں پالیسی سطح پر سنجیدگی سے غور کی ضرورت ہے۔ یہ معاملہ جوڈیشیل سروس ایسوسی ایشن آف دہلی کی جانب سے دائر عرضی سے متعلق ہے۔ عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ دہلی کے ججوں کو ان کی رہائش گاہوں پر ذاتی سکیورٹی افسر اور اضافی حفاظتی انتظامات فراہم کیے جائیں۔ عرضی گزاروں کا کہنا ہے کہ جج اکثر حساس مقدمات میں فیصلے سناتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی سکیورٹی یقینی بنانا نہایت ضروری ہے۔ عدالت نے دہلی پولیس کو میٹنگ کی مکمل رپورٹ داخل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے واضح کیا کہ آئندہ سماعت میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ عدالتی افسران کی حفاظت کے لیے مستقبل میں کس نوعیت کا مستقل نظام بنایا جا سکتا ہے۔

عدالتی کارروائی موبائل فون میں ریکارڈ کرنے پر ہائی کورٹ سخت

جے پور، (یو این آئی) راجستھان ہائی کورٹ نے عدالت کی کارروائی موبائل فون سے ریکارڈ کیے جانے کے معاملے کو نہایت سنگین قرار دیتے ہوئے سخت رویہ اختیار کیا ہے۔ عدالت نے عرضی گزار اور اس کے ڈرائیور کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے اور پولیس میں ایف آئی آر درج کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ جسٹس انوپ ڈھند نے سماعت کے دوران ایک شخص کو موبائل فون سے عدالتی کارروائی ریکارڈ کرتے ہوئے دیکھا۔ پکڑے جانے پر اس شخص نے ریکارڈنگ حذف کرنے کی کوشش کی۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنا نام انیل سومن بتایا اور کہا کہ وہ عرضی گزار کمل راٹھوڑ کا ڈرائیور ہے۔ عدالت نے کہا کہ بغیر اجازت عدالتی کارروائی کی ریکارڈنگ کرنا نظام انصاف میں مداخلت کے مترادف ہے اور بادی النظر میں یہ فوجداری توہین عدالت کا معاملہ بنتا ہے۔ ہائی کورٹ نے راجستھان ہائی کورٹ ویڈیو کانفرنسنگ رولز 2020 کا حوالہ دیتے ہوئے واضح کیا کہ عدالت کی غیر مجاز ریکارڈنگ مکمل طور پر ممنوع ہے۔ عدالت نے کمل راٹھوڑ اور انیل سومن کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی رجسٹرار (جوڈیشل) کو متعلقہ پولیس تھانے میں ایف آئی آر درج کرانے، موبائل فون ضبط کرنے اور ضروری قانونی کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

بی جے پی نے 23 لاکھ طلبہ کے مستقبل سے کھلواڑ کیا: نیٹ پیپر لیک پر تیجسوی یادو کا حملہ

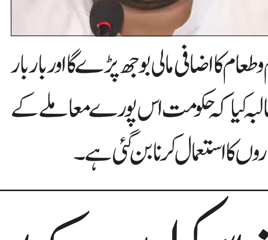

پٹنہ، (یو این آئی): بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور آر جے ڈی کے قومی ایگزیکٹو صدر تیجسوی یادو نے نیٹ یو جی امتحان کے پیپر لیک ہونے اور اس کے بعد امتحان کی منسوخی پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس بدانتظامی کی وجہ سے ملک کے 23 لاکھ محنتی طلبہ کا مستقبل ایک بار پھر داؤ پر لگ گیا ہے۔ تیجسوی یادو نے اپنے بیان میں کہا کہ ملک میں پیپر لیک کے واقعات ایک معمول بن چکے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی پر طنز کرتے ہوئے کہا 'بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں ایک عام امتحان بھی شفاف طریقے سے منعقد نہیں ہو پا رہا ہے۔ مسلسل پیپر لیک کے واقعات حکومت کی پالیسی اور نیت دونوں پر سوالیہ نشان کھڑے کر رہے ہیں۔ تیجسوی یادو نے دوبارہ امتحان کے فیصلے سے پیدا ہونے والی مشکلات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ 23 لاکھ طلبہ کو ملک بھر کے 552 شہروں میں قائم مراکز تک دوبارہ سفر کرنا ہوگا۔ غریب اور متوسط طبقے کے والدین پر سفر اور قیام وطعام کا اضافی مالی بوجھ پڑے گا اور بار بار امتحانات کی منسوخی سے طلبہ شدید ذہنی اور جسمانی اذیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا کہ حکومت اس پورے معاملے کے سماجی اور معاشی اثرات کا جائزہ لے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کی ترجیح ذمہ داری طے کرنے کے بجائے اپوزیشن کے خلاف اداروں کا استعمال کرنا بن گئی ہے۔

بھنڈ میں سڑک حادثہ، باپ بیٹے سمیت تین افراد ہلاک

بھنڈ، (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع بھنڈ میں منگل کی علی الصبح پیش آنے والے ایک سڑک حادثے میں باپ بیٹے سمیت تین افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ دو دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ یہ حادثہ دندروا دھام گیٹ نمبر-1 کے قریب پیش آیا۔ مہگاؤں تھانہ پولیس کے مطابق موعلاقے سے پانچ افراد ایک لوڈنگ گاڑی میں سوار ہو کر دندروا کی طرف جا رہے تھے۔ گاڑی میں ایک بھینس بھی لدی ہوئی تھی۔ میہگاؤں-مو مرکزی سڑک پر دندروا دھام گیٹ نمبر-1 کے قریب پہنچتے ہی ڈرائیور گاڑی پر قابو کھو بیٹھا اور تیز رفتار پک اپ سڑک کنارے درخت سے ٹکرا کر الٹ گئی۔

حادثہ اتنا شدید تھا کہ گاڑی میں سوار تین افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت 50 سالہ پریتم مانجھی، ان کے بیٹے سنیل مانجھی دونوں رہائشی گاؤں چھولی، ضلع گوالیار اور اپیندر رانا رہائشی لکھنوتی، ڈبرا ضلع گوالیار کے طور پر ہوئی ہے۔ حادثے میں رام روپ بگھیل رہائشی ایرولی اور مانویندر ٹھاکر شدید زخمی ہو گئے۔

ریونیو نقصان کی بھرپائی ہو تو دو منٹ میں شراب پر پابندی لگا دیں گے: فاروق عبداللہ

فاروق عبداللہ نے ایران اور امریکہ کے درمیان جاری تناؤ کی وجہ سے ایندھن اور گیس کے بحران پر بھی تشویش کا اظہار کیا

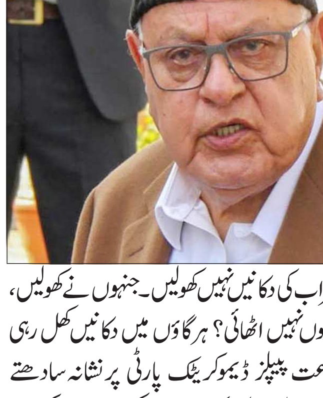

سری نگر، (یو این آئی) جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے صدر فاروق عبداللہ نے منگل کے روز کہا کہ اگر مرکزی حکومت ریونیو کے نقصان کی بھرپائی کر دے، تو ریاست کی حکومت دو منٹ میں شراب پر پابندی لگا سکتی ہے۔ شراب کی دکانوں کے حوالے سے جاری تنازع پر مسٹر عبداللہ نے کہا کہ وہ ذاتی طور پر شراب نوشی نہیں کرتے، لیکن ان کا خیال ہے کہ جو لوگ پیتے ہیں، وہ مقامی سطح پر دستیابی نہ ہونے کی صورت میں اسے جموں و کشمیر سے باہر سے منگوا لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "میں شراب نہیں پیتا۔ جو پیتے ہیں، وہ پیئیں گے ہی۔ اگر انہیں یہاں سے نہیں ملے گی، تو وہ باہر سے لائیں گے اور جو لوگ آواز اٹھا رہے ہیں، ان سے پوچھیں کہ شراب پینے والے لوگ کون ہیں۔" سن 1977 کا ایک واقعہ یاد کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے رہنما نے بتایا کہ سابق وزیر اعظم مورار جی دیسائی نے ان کے والد اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ شیخ عبداللہ سے ریاست میں شراب کی فروخت بند کرنے کو کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "میرے والد نے ان سے کہا تھا کہ اگر مرکز ہمیں وہ ریونیو دے دے جو ہم اس سے کماتے ہیں، تو ہم اسے بند کر دیں گے۔ اس کے بعد کچھ نہیں ہوا۔"

نیشنل کانفرنس کے صدر نے دلیل دی کہ اس مسئلے کو مخالفین کی جانب سے سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب پہلے شراب کی دکانیں کھولی گئی تھیں، تب احتجاج کیوں نہیں ہوا تھا؟ انہوں نے کہا کہ "ہم نے شراب کی دکانیں نہیں کھولیں۔ جنہوں نے کھولیں، تب کسی نے آواز کیوں نہیں اٹھائی؟ ہر گاؤں میں دکانیں کھل رہی تھیں۔ اپوزیشن جماعت پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی پر نشانہ سادھتے ہوئے فاروق عبداللہ نے الزام لگایا کہ وہ صرف حکومت پر حملہ کرنے کے لیے اس مسئلے کو اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "وہ ہر بات پر ہماری تنقید کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ ہم ان سے ڈرتے ہیں، لیکن ہم انہیں اس طرح ہرائیں گے کہ وہ یاد رکھیں گے۔ حال ہی میں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی جانب سے شراب نوشی سے متعلق دیے گئے بیانات کے بعد جموں و کشمیر میں سیاسی تنازع چھڑ گیا تھا۔ پی ڈی پی لیڈر التجا مفتی نے ان پر مسلم اکثریتی علاقے کی حساسیت کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا تھا۔ عمر عبداللہ نے اتوار کے روز کہا تھا کہ کسی کو شراب پینے پر مجبور نہیں کیا جا رہا ہے اور لوگ اپنی مرضی سے شراب کی دکانوں پر جاتے ہیں۔ تنقید کے بعد انہوں نے وضاحت دیتے ہوئے کہا کہ ان کے بیانات کو سیاسی مخالفین کی جانب سے مروڑا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جموں و کشمیر میں دستیاب شراب صرف ان دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے لیے ہے جن کے ہاں اس کے استعمال کی اجازت ہے۔

فاروق عبداللہ نے ایران اور امریکہ کے درمیان جاری تناؤ کی وجہ سے ایندھن اور گیس کے بحران پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی کفایت شعاری کی اپیل پر انہوں نے کہا کہ بڑھتے ہوئے بحران کی وجہ سے ملک مشکل صورتحال کی طرف بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم ایندھن اور گیس کے بحران کا سامنا کر رہے ہیں اور ہم تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔" مسٹر عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ اقتصادی طور پر کمزور طبقات کے لیے آن لائن تعلیم ایک عملی آپشن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ افسوسناک ہے کہ غریب لوگوں کی آن لائن تعلیم تک رسائی نہیں ہے۔ تعلیم ضروری ہے، لیکن آن لائن تعلیم ہر کسی کے لیے ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے متبادل حل تلاش کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ تعلیم، بالخصوص پسماندہ طلبہ کی پڑھائی متاثر نہ ہو۔

بامبے ہائی کورٹ سے اقلیتی اسکولوں کے اساتذہ کو بڑی راحت

ٹی ای ٹی بنیاد بنا کر تقرری مسترد کرنے پر افسران کی سخت سرزنش

اورنگ آباد، (یو این آئی) بامبے ہائی کورٹ کی اورنگ آباد بنچ نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ اقلیتی تعلیمی اداروں میں خدمات انجام دینے والے اساتذہ کے لیے ٹیچر اہلیتی ٹیسٹ (ٹی ای ٹی) لازمی نہیں ہے۔ عدالت نے اقلیتی اسکولوں میں اساتذہ کی تقرری کی منظوری صرف ٹی ای ٹی پاس نہ ہونے کی بنیاد پر مسترد کرنے پر ایجوکیشن افسران کی سخت سرزنش کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر آئندہ ایسی غلطیاں دہرائی گئیں تو متعلقہ افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ جسٹس وبھا کنکنواڑی اور جسٹس اجیت بی کاڈے ٹھانکر پر مشتمل ڈویژن بنچ نے مہاراشٹر کے اقلیتی اداروں میں خدمات انجام دینے والے اساتذہ کو بڑی راحت دیتے ہوئے تین الگ الگ رٹ درخواستوں کو جزوی طور پر منظور کر لیا اور شکشن سیوک کے طور پر مقرر اساتذہ کی منظوری مسترد کرنے والے تعلیمی افسران کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا۔ یہ عرضیاں سید ابوزید سید رفیق اور ایک دیگر درخواست گزار، گائیکواڑ سیالی وینکٹیش اور سائناتھ گنپت بانسوڈے کی جانب سے دائر کی گئی تھیں۔ ان تمام معاملات میں محکمہ تعلیم نے اس بنیاد پر تقرریوں کی منظوری دینے سے انکار کیا تھا کہ متعلقہ اساتذہ نے ٹی ای ٹی امتحان پاس نہیں کیا تھا۔ عدالت میں سید ابوزید اور دیگر کی جانب سے ایڈوکیٹ سید توصیف یاسین، گائیکواڑ سیالی وینکٹیش کی جانب سے ایڈوکیٹ شیخ طارق مبین ایچ جبکہ سائناتھ گنپت بانسوڈے کی جانب سے ایڈوکیٹ کے پی روڈگے نے پیروی کی۔ سماعت کے دوران درخواست گزاروں نے موقف اختیار کیا کہ متعلقہ اسکول اقلیتی ادارے ہیں، اس لیے ان پر ٹی ای ٹی کی شرط اسی طرح نافذ نہیں کی جا سکتی جیسے غیر اقلیتی اسکولوں پر نافذ کی جاتی ہے۔ درخواست گزاروں نے سپریم کورٹ کے مقدمہ "انجمن اشاعت تعلیم ٹرسٹ بنام ریاست مہاراشٹر و دیگر" کے فیصلے کا حوالہ دیا، جس میں اقلیتی اداروں پر ٹی ای ٹی لاگو ہونے کے سوال کو حتمی فیصلہ کے لیے بڑی بنچ کے سپرد کیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں نے بامبے ہائی کورٹ کے سابقہ فیصلے سریکا مادھوراؤ شندے بنام ریاست مہاراشٹر و دیگر" کا بھی حوالہ دیا، جس میں اقلیتی اداروں میں خدمات انجام دینے والے اساتذہ کو اسی نوعیت کی راحت دی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ چوں کہ اقلیتی تعلیمی اداروں پر ٹی ای ٹی لاگو ہونے کا قانونی معاملہ ابھی سپریم کورٹ میں زیر غور ہے، اس لیے تعلیمی افسران کے پاس یہ اختیار نہیں کہ وہ صرف ٹی ای ٹی پاس نہ ہونے کی بنیاد پر تقرری کی منظوری کی درخواستیں میکانکی انداز میں مسترد کریں۔

مردم شماری سروے عملہ کا تعاون کریں اور درست معلومات فراہم کریں: حافظ عبدالقدوس

مردم شماری 2027 کا پہلا مرحلہ مکان شماری کا عمل جاری، آن لائن فارم بھرے کی تاریخ ۱۲/مئی، سروے عملہ ۲۲ مئی سے ۰۲/جون تک آپکے گھر پہ چیں گے

کانپور: جمعیۃ علماء ہند، ہندوستان کی واحد تنظیم ہے جس کی دینی، ملی، قومی، ملکی اور عوامی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جس نے ہر مکتب فکر خصوصاً مسلمانوں کی ایک صدی سے زائد کامیاب نمائندگی کی ہے۔ اسی تنظیم کی ایک متحرک اور فعال شاخ شہری جمعیۃ علماء کانپور بھی ہے جو ہر سال اپنے شہر و اطراف شہر میں ملی، سماجی، دینی، رفاہی و دیگر طرح کے کام انجام دیتی رہتی ہے۔ اسی تنظیم کے زیر اہتمام مردم شماری و مکان شماری اہم مشاورتی اجلاس ۱۱/مئی ۲۰۲۶ء بروز پیر جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں منعقد ہوا۔ واضح ہو کہ آنے والی مردم شماری ۲۰۲۷ء اور فی الحال مکان شماری کے تعلق سے عوامی بیداری مہم کے مشاورتی اجلاس کے موقع پر قاضیٔ شہر کانپور و صدر اجلاس حضرت الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم اور آپ ایک خاص مسئلے کو لے کر یہاں اکٹھا ہوئے ہیں اور وہ مردم شماری ۲۰۲۷ء اور مکان شماری کا سروے۔ جان لیں کہ حکومت کی جانب سے مردم شماری ہر ۱۰/سال میں کرائی جاتی ہے ملک ہندوستان میں یہ اب تک کی سولھویں اور آزاد بھارت کی یہ آٹھویں مردم شماری ہے۔ ۲۰۱۱ء کے بعد میں ۲۰۲۱ء میں یہ مردم شماری ہونی چاہئے تھی لیکن کورونا کی وجہ سے اس وقت یہ نہیں ہو پایا تھا، اب یہ عمل فروری ۲۰۲۷ء تک مکمل کیا جائے گا۔ اس سے پہلے مکان شماری کا عمل ابھی جاری ہے، مکان سروے کا آن لائن فارم ۱۲/مئی ۲۰۲۶ء تک بھرا جاسکے گا، سروے والے ۲۲/مئی ۲۰۲۶ء سے ۰۲/جون ۲۰۲۶ء تک گھر گھر آئیں گے، اس کے بعد آپ کے فارم قبول نہیں کئے جائیں گے، وقت رہتے کال کر آپ اس کام کو ضرور انجام دیں تاکہ آنے والے وقت میں آپ کو پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ رہا معاملہ مردم شماری کا تو یہ عمل ملک کی آبادی، تعلیمی حالت، معاشی ضروریات، رہائش، روزگار اور بنیادی سہولیات کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کی جا سکیں۔ انہی اعداد و شمار کی بنیاد پر علاقوں کی ترقی، سڑکیں، اسکول، اسپتال، بجلی، پانی اور دیگر سہولتوں کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لاعلمی، خوف یا بے توجہی کی وجہ سے لوگ مردم شماری کے عمل میں صحیح تعاون نہیں کرتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری آبادی، ہماری ضرورتیں اور ہمارے مسائل سرکاری ریکارڈ میں صحیح طور پر درج نہیں ہو پاتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم خود بھی بیدار ہوں اور دوسروں کو بھی بیدار کریں۔ مردم شماری میں عام طور پر خاندان کے افراد کی تعداد، تعلیم، پیشہ، زبان، رہائش، مکان کی حالت، پانی و بجلی کی سہولت، بیت الخلاء، موبائل یا انٹرنیٹ جیسی بنیادی معلومات پوچھی جاتی ہیں۔ ان سوالات کا صحیح اور سچّا جواب دینا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ اسلام بھی ہمیں سچائی اور دیانت داری کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "سچی بات کہا کرو۔" لہٰذا جب مردم شماری کا عملہ ہمارے پاس آئے تو ہم ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، مکمل تعاون کریں اور درست معلومات فراہم کریں۔ یاد رکھئے! غلط معلومات دینا یا معلومات چھپانا اجتماعی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ ہمیں اس بیداری مہم کے ذریعہ خصوصاً دیہی علاقوں، غریب بستیوں اور کم تعلیم یافتہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچانا ہے کہ مردم شماری صرف حکومتی کارروائی نہیں بلکہ ہمارے مستقبل کی منصوبہ بندی کا اہم ذریعہ ہے۔ اگر آبادی کم درج ہوگی تو وسائل بھی کم ملیں گے، اسکول کم بنیں گے، اسپتالوں کی تعداد کم ہوگی اور ترقیاتی کام متاثر ہوں گے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر محلہ اور گاؤں میں بیداری مہم چلائی جائے۔ نوجوان رضاکار عوام کو سوالات کی نوعیت سمجھائیں۔ خواتین تک بھی صحیح معلومات پہنچائی جائیں۔ سوشل میڈیا، مساجد، مدارس اور تعلیمی اداروں کے ذریعہ لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ ہم سب کو مل کر یہ عہد کرنا چاہئے کہ: "ہم مردم شماری اور مکان شماری میں مکمل تعاون کریں گے، صحیح معلومات فراہم کریں گے اور دوسروں کو بھی اس کی اہمیت سے آگاہ کریں گے۔" اللہ تعالیٰ ہم سب کو ملک و قوم کی بہتر خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے علاقوں کو ترقی و خوشحالی نصیب فرمائے۔ اس موقع پر مکان شماری سروے کے ماہر اور تربیت یافتہ ٹیم کے اہم رکن ماسٹر شہاب الدین نے اپنی تفصیلی گفتگو میں مکان شماری سے متعلق تمام سوالات کے جوابات پیش کئے۔ جو ذیل پیش ہیں۔ (۱) مکان اور عمارت سے جڑے سوالات! یہ سوال آپ کے گھر کی حالت اور اس کی بناوٹ کو سمجھنے کے لیئے ہیں۔ جیسے: عمارت نمبر، مکان نمبر جو مقامی باڈی یا مردم شماری کے ذریعہ دیا گیا ہو، فرش، دیوار، چھت میں استعمال اشیاء جیسے سیمنٹ، اینٹ، گٹی، ٹین وغیرہ، مکان کا استعمال! صرف رہنے کیلئے، دکان وغیرہ، مکان کی حالت! اچھی، رہنے لائق یا خستہ حال، (۲) خاندان سے جڑے سوالات! یہ آپ کے خاندان کے وجود اور سماجی حالت جاننے کیلئے ہیں۔ پریوار نمبر اور پریوار ریکارڈ کے افراد کی تعداد، پریوار کے مکھیا کا نام اور ان کی جنس، ذات و طبقہ OBC,SC/ST و دیگر، مکان کا مالکانہ حق، اپنا یا کرائے کا، مکان میں کمروں کی تعداد، شادی شدہ جوڑوں کی تعداد، (۳) بنیادی سہولیات! یہ سطح زندگی (Living Standard) کا اندازہ لگانے کیلئے ہوتے ہیں۔ پانی کا ذریعہ (نل، ہینڈ پمپ وغیرہ)، پانی کی دستیابی (گھر میں یا باہر)، بجلی کا ذریعہ، بیت الخلاء (ہے یا نہیں) اور اس کی قسم، گندے پانی کی نکاسی (نالی وغیرہ)، غسل خانے کی سہولت، (۴) رسوئی اور ایندھن!، رسوئی گھر اور گیس کنکشن (LPG/PNG)، کھانا پکانے کا اصل ایندھن (لکڑی، گیس، کوئلہ وغیرہ)، (۵) ملکیت اور سہولیات! یہ آپ کے مالی حیثیت کا اندازہ لگانے کیلئے ہوتے ہیں۔ جیسے ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، لیپ ٹاپ، فون، گاڑی (موٹر سائیکل سے لے کر کار تک)، (۶) دیگر معلومات! اصل اناج (جو گھر میں زیادہ سے زیادہ کھایا جاتا ہو)، موبائل نمبر رابطہ کیلئے۔ اس اہم مشاورتی اجلاس میں شہری جمعیۃ علماء کانپور کے مختلف دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال ہوا اور انہیں آئندہ کیلئے منظوری دی گئی۔ شہری جمعیۃ علماء کانپور کے تحت ہر سال پابندی کے ساتھ شہدائے اسلام عشرہ، رحمت عالم عشرہ، اصلاح معاشرہ عشرہ کے پروگرام شہر کے مختلف حلقوں میں کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی یہ تینوں عشرے بزاجتماع خواتین کے بڑے اور چھوٹے کئی پروگرام بھی منعقد کئے جائیں گے۔ مذکورہ پروگرام مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی زون نمبر ۳ شہری جمعیۃ علماء کانپور کی نگرانی میں منعقد ہوں گے۔ میٹنگ میں نظامت کے فرائض مفتی عمر فاروق ہادی قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے انجام دئے۔ اس موقع پر بطور خاص مولانا محمد شاکر قاسمی، مولانا عبدالقادر قاسمی، مفتی خالد عمر قاسمی، مفتی مسیح الدین قاسمی، مفتی محمد سہیل قاسمی، مفتی سلطان قمر قاسمی، مفتی محمد شہباز عالم قاسمی، مفتی محمد جاوید، مفتی اسامہ رحم، مفتی عمر فاروق ہادی قاسمی، مولانا عبدالاول جامعی، مولانا محمد رضوان، مولانا عبدالقدوس قاسمی، مولانا محمد سہیل قاسمی، مولانا ابوبکر ہادی قاسمی، مولانا فرید الدین، مولانا فروغ مظاہری، مولانا محمد شکیل، مولانا ابرار، قاری آفتاب، قاری محمد شمشاد، حافظ شاہد جمال، حافظ شرف الدین، مولانا عالمگیر، قاری اویس، قاری محی الدین مظاہری، مولانا وثیق ثاقبی، حافظ شمیم جامعی، حافظ سمیع اللہ، حافظ مفیض الدین، حافظ عبدالحمید، حافظ زبیر، حافظ محمد منہاج، حاجی محمد نفیس، ماسٹر محمود رشید، منشی عبداللہ، حافظ محمد فہیم، مولانا محمد نفیس، حاجی امتیاز بیگ، حاجی نفیس، حافظ صغیر، حافظ شیرو، محمد سلمان، عبداللہ اظہار، محمد زاہد، محمد عفان، محمد سہیل، سمیت تقریباً ڈیڑھ سو علماء ائمہ حفاظ و معززین شہر میٹنگ میں شریک رہے۔

دھوکہ دہی کی چیمپئن ہے کانگریس، مظفر نگر میں راجیہ سبھا رکن دنیش شرما کی اپوزیشن پر سخت تنقید

مظفر نگر: 12 مئی (پی این ایس) راجیہ سبھا رکن اور اتر پردیش کے سابق نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر دنیش شرما نے مظفر نگر میں ایک پروگرام کے دوران اپوزیشن جماعتوں پر شدید حملہ کرتے ہوئے کانگریس کو "دھوکہ دہی کی چیمپئن ہے کانگریس" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی عوام اپوزیشن جماعتوں کو ان کی خوشامدی سیاست اور موقع پرستی کا مسلسل جواب دے رہی ہے اور یہ سلسلہ ابھی رکا نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں بھی عوام اپوزیشن کو سخت سبق سکھائیں گے اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) تین چوتھائی اکثریت کے ساتھ دوبارہ حکومت بنائے گی۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر دنیش شرما نے کہا کہ سماجوادی پارٹی، بہوجن سماج پارٹی، کانگریس، ترنمول کانگریس، ڈی ایم کے اور عام آدمی پارٹی جیسی جماعتیں اب اپنے وجود کی جنگ لڑ رہی ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ حالیہ انتخابات کے بعد اتر پردیش کے ایک اپوزیشن لیڈر ترنمول کانگریس کی شکست پر اظہار افسوس کے لیے کولکاتا گئے تھے، لیکن آنے والے وقت میں یہی منظر الٹ بھی سکتا ہے، جب ابھشیک بنرجی اور ممتا بنرجی اتر پردیش آ کر ان لیڈروں کو بی جے پی کی کامیابی پر تسلی دیتے دکھائی دیں گے۔ ڈاکٹر شرما نے کہا کہ اتر پردیش میں اس وقت ترقی کا ایک نیا دور چل رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی بے مثال رفتار سے ہو رہی ہے، جس کے باعث شہروں کے درمیان سفر کا وقت کم ہوا ہے اور تجارتی سرگرمیوں کو فروغ ملا ہے۔ ان کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں "بھگوا" اب ترقی کی علامت بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں ترقی ہوتی ہے، وہیں خوشحالی اور سرمایہ کاری بھی آتی ہے۔ اپوزیشن پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ اقتدار کے لیے اپنے اتحادیوں کو دھوکہ دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سناتن دھرم کی توہین کرنے والی ڈی ایم کے کے ساتھ کانگریس نے سیاسی مفاد کے لیے اتحاد کیا، لیکن شکست کے بعد فوراً اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ ڈاکٹر شرما نے کہا کہ کانگریس کسی کی سچی ساتھی نہیں رہی اور ماضی میں اس نے اقتدار کی خاطر چندر شیکھر اور چودھری چرن سنگھ جیسے لیڈروں کو بھی دھوکہ دیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سو سال پرانی کانگریس پارٹی اب علاقائی جماعتوں کے پیچھے چلنے والی پارٹی بن چکی ہے۔ ان کے مطابق جب بیلٹ پیپر سے انتخابات ہوتے تھے تب بھی کانگریس مغربی بنگال، بہار، اتر پردیش اور تمل ناڈو جیسی ریاستوں میں شکست کھاتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کانگریس اپنی ناکامی کا الزام کبھی ای وی ایم پر ڈالتی ہے، کبھی ووٹر لسٹ کے ایس آئی آر پر، اور ممکن ہے مستقبل میں عوام کو ہی اپنی شکست کا ذمہ دار ٹھہرانا شروع کر دے۔ ڈاکٹر دنیش شرما نے مودی حکومت کی پالیسیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے دور میں پسماندہ طبقات کے کمیشن کو آئینی درجہ دیا گیا، بابا صاحب امبیڈکر سے متعلق پانچ اہم مقامات کو ترقی دی گئی اور غریب سورن طبقات کو دس فیصد ریزرویشن فراہم کیا گیا۔ ان کے مطابق حکومت نے کسی کے ساتھ امتیاز نہیں برتا اور سبھی طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سناتنی سماج کو ذات پات سے اوپر اٹھ کر قوم پرستی کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ عالمی حالات اور جاری جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر شرما نے کہا کہ ایران، اسرائیل، امریکہ اور یوکرین سے جڑے تنازعات نے پوری دنیا میں توانائی، ایندھن اور غذائی بحران پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا جیسے ممالک میں بھی پیٹرول پمپ بند ہونے کی خبریں سامنے آئی ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر وزیر اعظم مودی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کورونا دور کی طرح صبر اور احتیاط کا مظاہرہ کریں اور پیٹرولیم مصنوعات کا استعمال محدود کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت نے عوام سے ایندھن کا استعمال بند کرنے کے لیے نہیں کہا بلکہ وسائل کے محتاط استعمال کی اپیل کی ہے تاکہ عالمی بحران کے اثرات سے ملک کو محفوظ رکھا جا سکے۔ ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر شرما نے کہا کہ مغربی بنگال میں کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں ہوگا اور سرحدی علاقوں میں باڑ لگانے کا کام ضرور مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قومی سلامتی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ بعد ازاں ڈاکٹر دنیش شرما نے ایک بڑے دکشا سمّیلن میں مہامنڈلیشور سوامی یتیندر آنند گری اور شکرتال کے ڈنڈی سوامی جی کے ساتھ بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔

اسرائیلی حکومت اور اسکا ظلم و جبر مٹنے والا ہے

(احمد رضا سہارنپور) صرف حکومت کا سربراہ بن جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ بڑی بات یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکومت سونپی تو آپنے مخلوق کے لئے کیا کام انجام دیا آپ ملک کے سربراہ بنے ہیں یا بادشاہ مقرر ہوئے یا کہ آپ حاکم وقت بن گئے مگر عوام کے ساتھ آپنے کیسا سلوک یا برتاؤ کیا یہ معنی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں صرف اور صرف اسی عمل کی پوچھ ہوگی واضع رہے کہ تخت نشین تخت سے اتر تے رہتے ہیں مگر ہمارے ذریعہ کیا گیا انصاف اور اچھا سلوک ہمیشہ قائم و دائم رہتا ہے، ایران کے ہاتھوں اسرائیل کی تباہی سے ہم اہل ایمان کو سبق سیکھنا چاہیئے، اسرائیل نے گزشتہ 70 سالوں سے فلسطینی قوم پر جو بربریت، ظلم اور جبر ڈھایا اس کی مثال کم ہی ملتی ہے "قرآن کریم کے حکم کے مطابق ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ ضرور دیا جائے گا" یعنی فلسطینی قوم کی قتل و غارتگری کا سلسلہ جابر اسرائیل سرکار کو ضرور ملیگا، سب سے المناک واقعہ تو یہ ہے کہ اس ظلم اور ناانصافی کا سلسلہ آج بھی اسرائیلی حکومت کی جانب سے غازہ، خان یونس اور لبنان کے مختلف حصوں میں ریگولر جاری ہے عراق اور ایران کو تباہ کرنے والے ممالک کو اسرائیل اور اسرائیل کے ہم نوالہ امریکہ کا ظلم و اجتماعی قتل عام دکھائی نہیں دے رہا ہے آج بھی امریکہ اور اسرائیل حق پر قائم رہنے والے ایران، یمن اور لبنان کو نیست و نابود کرنے کا خواب پالے ہوئے ہے تاکہ اسرائیل کا گریٹر اسرائیل کا منحوس خواب پورا ہو جائے مگر دو ماہ قبل ہوئی اسرائیل، امریکہ اور ایران جنگ نے سپر پاور کا غرور و تکبر مٹّی میں ملا دیا آج امریک اور اسرائیل نہتے شہریوں کو ہلاک کر کے اپنا غصہ ظاہر کر رہے ہیں جبک اصلیت یہ ہے کہ اہل ایمان ایرانی حکومت نے سپر پاور امریکہ اور اسرائیل کی پوری دنیا کے سامنے بڑی رسوائی کر دی ہے ناٹو میں شامل ممالک اب امریکہ کا اصل چہرہ کھلی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل ایک لاکھ سے زائد مسلم مرد و خواتین اور بچوں کی شہادت کے ذمہ دار ہیں ان دونوں ممالک کی حمایت گناہ عظیم اور ناقابل معافی ہے مگر افسوس صد افسوس کہ آج بھی چار درجن سے زائد مسلم ممالک اسرائیل اور امریکہ کی مزمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جبکہ تنہا ایران یمن اور لبنان نے سپر پاورس کے منہ پر کالی راکھ مل دی ہے! واضع رہے کہ موت کا دن مقرر ہے پھر موت کے ڈر سے جھوٹ اور فریب کا ساتھ کیوں؟ ایران نے واقعہ کربلا سے بہت کچھ سیکھا اور دنیا کے سامنے ثابت کر دیا ہے کہ* حاکم الحاکمین اور بڑی عظمت اور شان والا صرف اور صرف اللہ رب العالمین ہی ہے * کربلا کا دردناک اور عبرتناک واقعہ ہمیں یہ تلخ سبق سکھاتا ہے کہ صرف سرداری کا تاج سنبھالنا، حاکم وقت مقرر ہونا، حاجی بن جانا، قرآن حفظ کر لینا، نمازوں کی پابندی یا ظاہری دینداری انسان کو عادل، امین، ایماندار" یا حق پرست" نہیں بناتی بلکہ تلخ حقیقت یہ ہے کہ جب تک کہ وہ شخص یا حکمراں" قرآن کریم کی تعلیم کے حسب منشاء عدل کی خاطر، سچائی کے لئے اور مظلوم کی مدد اور حمایت کے لئے اس مظلوم کے ساتھ کھڑا نہ ہو تب تک کوئی بھی شخص یا حکم عادل، منصف اور سچّائی کا علمبردار نہی ہو سکتا" یزید کی فوج میں ایسے افراد شامل تھے جو حافظِ قرآن اور نمازی تھے، جیسا کہ "عمرو بن سعد" جس کا ذکر علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں کیا۔ شیخ مفید نے الارشاد میں لکھا کہ کوفہ کے اکثر دین دار لوگ امام حسینؑ کے خلاف صرف اس لیے کھڑے ہوئے کیونکہ ان کے دل دنیا کی لالچ اور یزید کے خوف میں قید تھے ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص میں ان کی ظاہری دینداری کو نقاب قرار دیا۔ یہ واقعات ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اگر ہم آج بھی عبادات تو کرتے ہیں، مگر ظلم پر خاموش ہیں یا ظالم کی حمایت کرتے ہیں، تو ہم بھی یزیدی لشکر کا حصہ ہیں چاہے ہم حافظ یا نمازی ہی کیوں نہ ہوں۔ حسینؑ کا پیغام تلوار سے نہیں، کردار سے آیا: باطل کے خلاف آواز، سچائی کا ساتھ، اور ضمیر کی بیداری ہی اصل دین ہے۔۔ جب تک ہم حق اور باطل کو پہچان کر صحیح فریق کا ساتھ نہ دیں ظالم کے خلاف آواز بلند نہ کریں۔

شاعری وہی مقبول ہوتی ہے جو زندگی کے قریب اور حقیقت کی عکاس ہو: پروفیسر اسلم

شعبۂ اردو، سی سی ایس یو میں معروف عالم دین اور شاعر مولانا سید نایاب الدین نایابؔ کا استقبالیہ

میرٹھ 12/مئی 2026 نایابؔ صاحب نے جو کچھ کہا یا سنایا اس کا ایک پس منظر ہے۔ مرحوم سید اطہر الدین اطہر اور نایاب الدین نایابؔ بہت اچھے شاعر ہیں۔ لیکن ابھی یہ مٹی میں ہیرے کی مانند ہیں ان کو تراش خراش کر منظر عام پر لانے کا کام شعبۂ اردو کرے گا۔ شاعری وہی مقبول ہوتی ہے جو زندگی کے قریب اور حقیقت کی عکاس ہو۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو یہاں شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کے پریم چند سیمینار ہال میں معروف عالم دین اور شاعر مولانا سید نایاب الدین نایابؔ کے اعزاز میں منعقد ادبی محفل میں اپنے صدارتی خطبے کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لوریاں، سہرے، رخصتیاں وغیرہ سبھی ادب کا حصہ ہیں اور ان کو لکھنا ایک مشکل عمل ہے۔ مرحوم سید اطہر الدین اطہر بھی ایک بہترین شاعر تھے ان کو بھی پہچان ملنی چاہئے اور ان کا مجموعۂ کلام بھی منظر عام پر آنا چاہئے اور یہ ذمہ داری ڈاکٹر شاداب علیم صاحبہ کی ہے کہ وہ جلد سے جلد اس کام کو انجام دیں۔ شعبے کی لائبریری میں میرٹھ کے ادبا و شعرا کی کتابیں ہونی چاہئیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ہدیۂ نعت ریسرچ اسکالر سیدہ مریم الٰہی نے پیش کیا۔ بعد ازاں فرحت اختر نے اپنی خوبصورت اور مترنم آواز میں غزل پیش کر کے سماں باندھ دیا۔ پروگرام کی صدارت کے فرائض صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور مولانا سید نایاب الدین نایابؔ اور مہمان اعزازی کے بطور مائنارٹی ایجوکیشنل ایسوسی ایشن کے صدر آفاق احمد خاں نے شرکت فرمائی۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر ارشاد سیانوی، نظامت کے فرائض ڈاکٹر شاداب علیم اور شکریے کی رسم ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دی۔ ڈاکٹر شاداب علیم نے سید نایاب الدین نایابؔ کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا تعلق میرٹھ کے قدیم قصبہ پھلاوده کے ایک علمی و ادبی خانوادے سے ہے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم قصبے میں ہی ہوئی بعد ازاں آپ اعلیٰ تعلیم کے لیے علی گڑھ تشریف لے گئے اور آپ نے وکالت کی تعلیم حاصل کی۔ ساتھ ہی ساتھ شہریار کی صحبت سے فیض یاب ہوتے ہوئے آپ نے شعر و شاعری بھی شروع کر دی اور تقریباً سبھی اصناف میں آپ نے طبع آزمائی کی۔ پھر آپ کا رجحان علم دین کی طرف منتقل ہو گیا اور دیو بند جا کر دینی تعلیم حاصل کی اور آج آپ سماجی خدمات کے ساتھ ساتھ پھلاوده میں ایک بڑا دینی مدرسہ چلا رہے ہیں۔ ہم سب کی خواہش ہے کہ آپ کی غزلیں، نظمیں، لوریاں، سہرے، رخصتیاں وغیرہ مجموعے کی شکل میں سامنے آئیں۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آفاق احمد نے کہا کہ ابتدا سے ہی شعبۂ اردو کا ایک وطیرہ رہا ہے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک کی ادبی شخصیات کو بھی ڈائس پر لاتے ہیں۔ پروفیسر اسلم جمشید پوری صاحب واقعتا ایسی شخصیات سے روبرو کراتے ہیں جن سے ملنے یا دیکھنے کے ہم مشتاق ہوتے ہیں۔ آج کے مہمان خصوصی سید نایاب الدین نایابؔ بھی ایسی ہی شخصیت کے مالک ہیں جو پھلاوده کا نام روشن کر رہے ہیں۔ ہم جب حضرت کو دیکھتے ہیں تو لگتا ہے کہ کوئی بزرگ، عالم دین ہیں۔ لیکن آپ کی شاعری سننے کے بعد آپ کے دوسرے رخ سے بھی روشناس ہوئے۔ پھلاوده نے ایسی ایسی شخصیات پیدا کیں جنہوں نے ہر شعبے میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ اس موقع پر محمد شمشاد، محمد شاہویز، لمرا، طوبیٰ اساتذہ و طلبہ طالبات موجود رہے۔

فتح پور میں وجے یادو کا خطاب، چودھری راجیش یادو قومی جنرل سکریٹری مقرر

فتح پور: وجے یادو، قومی صدر شری کرشن واہنی، کے پریاگ راج دورے کے دوران کھاگا ایسٹرن بائی پاس پر واقع بھوپ یادو کی رہائش گاہ پر ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ متھرا سے پریاگ راج جاتے ہوئے جیسے ہی ان کا قافلہ فتح پور پہنچا، عہدیداران، کارکنان اور حامیوں نے پھولوں کی مالاؤں اور نعروں کے ساتھ ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر تنظیم کو مضبوط بنانے اور اس کے دائرہ کار کو وسعت دینے کے لیے ایک اہم تنظیمی اعلان بھی کیا گیا۔ سماجی کارکن چودھری راجیش یادو کو شری کرشن واہنی کا قومی جنرل سکریٹری اور اتر پردیش انچارج مقرر کیا گیا۔ قومی صدر وجے یادو نے انہیں تقرری نامہ پیش کرتے ہوئے تنظیمی توسیع میں فعال کردار ادا کرنے کی توقع ظاہر کی۔ نو مقررہ جنرل سکریٹری چودھری راجیش یادو نے کہا کہ وہ انہیں سونپی گئی ذمہ داری کو پوری دیانت داری اور خلوص کے ساتھ نبھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو تنظیم سے جوڑنا، غریب و مستحق افراد کی مدد کرنا اور سماجی یکجہتی کو فروغ دینا ان کی اولین ترجیح ہوگی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وجے یادو نے کہا کہ موجودہ دور میں معاشرے کو تعلیم، تنظیم اور بیداری کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ نشے اور منفی سرگرمیوں سے دور رہیں اور تعلیم و سماجی خدمت سے خود کو وابستہ کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شری کرشن واہنی محض ایک تنظیم نہیں بلکہ سماجی انصاف، بھائی چارہ اور ہم آہنگی کی آواز ہے۔ انہوں نے کارکنان سے گاؤں گاؤں جا کر تنظیم کی پالیسیوں اور مقاصد کو عوام تک پہنچانے کی اپیل کی۔ استقبالیہ تقریب کے دوران کارکنان میں زبردست جوش و خروش دیکھنے کو ملا۔ اس موقع پر کمل سنگھ راج، نکھل راج، ساجد قریشی، بھوپ سنگھ یادو، شیو سنگھ یادو (شہر صدر)، یشونت (سبھاسد)، دنیش یادو، نرسنگھ یادو، راہل یادو، مہندر ماسٹر، نریندر سنگھ یادو، اومیش یادو، رشی یادو، دیوا یادو، وپن سنگھ سنگرور، پنٹو سنگھ، ایان احمد، مہندر سنگھ، کلو یادو سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

علما خود شماری میں پیش پیش، لوگوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل

گورکھپور، مردم شماری 2027 کے حصے کے طور پر، شہری خود گنتی کے فارم آن لائن بھر رہے ہیں، آن لائن فارم 21 مئی تک بھرا جا سکتا ہے، اس آن لائن عمل کے ذریعے، آپ اپنے گھر بیٹھے آرام سے اپنی صحیح اور درست معلومات درج کر سکتے ہیں، خود شماری کا عمل مکمل کرنے کے بعد علمائے کرام عوام نے مردم شماری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کر رہے ہیں، جتنی جلدی ہو سکے خود گنتی کا عمل مکمل کر لیں۔ شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے کہا کہ مردم شماری ملک کے لیے ایک اہم عمل ہے، کیونکہ یہ حکومتی منصوبہ بندی کی بنیاد ہے، انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ اس مردم شماری مہم میں ذمہ داری اور سرگرمی سے حصہ لیں، انہوں نے کہا کہ ہاؤس لسٹنگ کا عمل 22 مئی سے 20 جون تک شروع ہوگا، اس عمل میں انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کریں، مردم شماری کارکن کو درست معلومات فراہم کریں جو آپ کے گھر آئے۔ شہر مفتی اختر حسین منانی نے مسلم کمیونٹی سے مردم شماری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی، انہوں نے کہا کہ جس طرح لوگوں نے ایس آئی آر کے دوران اپنے دستاویز کو فعال طور پر تیار کیا تھا، اسی طرح اب انہیں موبائل ایپس اور ویب پورٹلز کے ذریعے بھی اپنی مردم شماری کرانی چاہیے، یہ مردم شماری کے کارکنوں کو بعد میں کسی بھی پریشانی سے بچائے گا، مردم شماری صرف آبادی کی گنتی نہیں ہے بلکہ کمیونٹی کی شناخت کو محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار کے امام حافظ رحمت علی نظامی اور مکتب اسلامیات کے کوآرڈینیٹر قاری محمد انس نقشبندی نے کہا کہ یہ ہندوستان کی پہلی ڈیجیٹل مردم شماری ہے، جس میں ایک موبائل ایپ اور ویب پورٹل کا استعمال کیا جا رہا ہے، مردم شماری میں سب کو جوش و خروش سے حصہ لینا چاہیے، مردم شماری سرکاری اسکیموں اور سہولیات کے تعین کی بنیاد ہے۔

نواب منزل میں کاروانِ خلوص کا تعزیتی جلسہ

پروفیسر ناشر نقوی کی ہمشیرہ کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار

امروہہ (نامہ نگار): ممتاز تعلیمی و ادبی شخصیت پروفیسر ناشر نقوی کی ہمشیرہ اور تقی رضا صاحب (محلہ گزری) کی زوجہ محترمہ ناظرہ خاتون بنت ناظر حسین کے انتقالِ ملال پر کاروانِ خلوص کی جانب سے نواب منزل میں ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں اراکینِ کاروان خُلوص نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے اپنے ساتھی پروفیسر ناشر نقوی اور سوگوار خاندان سے تعزیت مسنونہ پیش کی تعزیتی جلسے میں مقررین نے مرحومہ کی نیک سیرتی کا تذکرہ کرتے ہوئے "بہن کی عظمت" پر روشنی ڈالی۔ مقررین کا کہنا تھا کہ بہن کا رشتہ ایثار اور محبت کا پیکر ہوتا ہے اور ان کے رخصت ہو جانے سے خاندان کی چھاؤں رخصت ہو جاتی ہے۔ کاروانِ خلوص کے اراکین نے مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا کی اور ان کی زندگی کے روشن پہلوؤں کو خراجِ عقیدت پیش کیا نشست میں سید محبوب حسین زیدی نے کاروان خُلوص کی جانب سے تعزیتی بیان پیش کرتے ہوئے پروفیسر ناشر نقوی اور تمام لواحقین کے غم میں برابر کی شرکت کا یقین دلایا۔ جلسے کے اختتام پر استجاب حسین زیدی نے مرحومہ کے ایصالِ ثواب اور درجات کی بلندی کے لیے دعا کرائی۔ اس دوران مقررین اور صدر جلسہ کے علاوہ ایم اسلام عالمی ایڈوکیٹ، نواب مراد علی خان، ناز اختر، رضا تحسین، حسنین نواز، سید ذیشان حیدر، علمدار حسین، شفاعت حسین، ارمان زیدی، نواب ارمان، سید مہتاب حسین زیدی، عالمگیر خسرو، ماسٹر حسین محمد جان، علی عباس خان، محمد علی افضال، اکرام حسین زیدی، گلزار امروہوی، شجاع الحسن نقوی، حکیم فرحول اسلام اور علی عابدی امروہوی وغیرہ شریک جلسہ تھے۔

مدرسہ پر قبضہ کے تنازع میں فائرنگ: تین افراد زخمی

دیو بند، 12/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی نونا بڑی گاؤں میں مدرسہ کے تنازع میں ہوئی فائرنگ کے نتیجہ میں تین افراد زخمی ہو گئے، متاثرہ خاندان نے الزام لگایا ہے کہ واقعہ کے کئی روز بعد بھی پولیس نے ابھی تک مقدمہ درج نہیں کیا ہے، مذکورہ معاملہ میں متاثرہ خاندان نے ایس ایس پی دفتر پہنچ کر ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ نونا بڑی گاؤں کے رہنے والے سلطان ولد جمشید نے ایس ایس پی کو دی گئی شکایتی تحریر میں بتایا ہے کہ 8 اور 9 مئی کی رات قریب ایک بجے کے درمیان اس کے برادر نسبتی (سالے) شان محمد اور بیٹے عبدل اور نادر گاؤں کے باہر بنے اس کے گھیر میں سو رہے تھے، الزام ہے کہ اس دوران موقع مناسب دیکھ دو لوگوں نے غیر قانونی طمنچوں اور دیگر ہتھیاروں سے لیس ہو کر ان پر لاٹھی ڈنڈوں سے حملہ کر دیا جس کے سبب وہ شدید طور پر زخمی ہو گئے اتنا ہی نہیں ملزمان نے گالی گلوچ کرتے ہوئے جان سے مارنے کی نیت سے ان پر فائرنگ بھی کی، اس فائرنگ میں شان محمد اور عبدل کے پیروں میں گولی لگ گئی، فائرنگ کی آواز اور شور شرابہ ہونے پر موقع پر پہنچے گاؤں کے لوگوں کو دیکھ کر ملزمان انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہو گئے۔ زخمیوں کو علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ان کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ متاثرہ خاندان کا الزام ہے کہ واقعہ کی اطلاع دینے کے باوجود پولیس نے ابھی تک معاملہ درج نہیں کیا ہے انہوں نے بتایا کہ پولیس نے سیاسی دباؤ اور رقم سے متاثر ہو کر حراست میں لئے گئے دو ملزمان کو بھی چھوڑ دیا ہے متاثرہ راشد نے بتایا کہ ملزمان گاؤں میں مدرسہ کمیٹی اور مدرسہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، ان کا مدرسہ کو لیکر کافی عرصہ سے ملزمان سے تنازع چلا آرہا ہے اسی بنیاد پر ملزمان نے ان پر حملہ کیا ہے۔

اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن صوبہ دہلی کی میٹنگ منعقد

نئی دہلی۔ 12 مئی 2026 اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن صوبہ دہلی کی ایک میٹنگ اعظمی ہوسٹل، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی میں ڈاکٹر سیّد احمد خاں کے زیر نگرانی اور الحاج عرفان احمد اعظمی کی سرپرستی میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت ڈاکٹر مفتی جاوید انور دہلوی نے کی اور حکیم محمد مرتضیٰ دہلوی کی تلاوت قرآن سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن صوبہ دہلی کی کمیٹی میں توسیع کی گئی۔ میٹنگ میں مدعو خصوصی جناب تحسین علی اساروی نے کہا کہ اُردو ہماری تہذیب، ثقافت اور بھائی چارے کی زبان ہے، اور اس کے فروغ کے لیے ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کو اُردو تعلیم اور ادب سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تحسین علی نے یہ بھی کہا کہ نئی نسل کو اردو زبان سے قریب لانے اور دلچسپی پیدا کرنے کے لیے دہلی و اطراف کے مختلف علاقوں میں اردو بیداری مہم چلائی جائے۔ کم از کم ہر مہینے تنظیم کی میٹنگ کو یقینی بنایا جائے اور یہ الگ الگ علاقوں میں منعقد ہو۔ میٹنگ میں ڈاکٹر سیّد احمد خاں نے کہا کہ اُردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں بلکہ یہ تمام تر ہندوستانیوں کی زبان ہے۔ اس زبان نے دنیا کو بڑے بڑے شاعر، ادیب اور مفکر دیے ہیں۔ آج ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اُردو کی ترویج و ترقی کے لیے منصوبہ بند تحریک چلائیں۔ خاص طور سے اسکولوں میں جہاں اردو ہے بچوں کے داخلہ کے وقت اردو مضمون دلانے کی کوشش کریں۔

اتر پردیش کو ”ہنر مندی کی راجدھانی“ بنانے پر زور

جدید ٹیکنالوجی سے نوجوانوں کو روزگار کے لیے تیار کیا جا رہا ہے
ریاست میں 3000 سے زائد پرائیویٹ آئی ٹی آئی نوجوانوں کو تربیت دے رہے ہیں

لکھنؤ: 12 مئی۔اتر پردیش کو ملک کی ہنر مندی کی راجدھانی" بنانے کی سمت میں، حکومت مہارت کی ترقی کو جدید ٹیکنالوجی، صنعتی ضروریات اور ڈیجیٹل اختراع کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے مسلسل نئے اقدامات کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں منگل کو گورکھپور کے ہوٹل رمدا میں اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ کے زیر اہتمام" ، سمواد“ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ حکومت ، صنعت ، پرائیویٹ آئی ٹی آئی آپریٹرز ، اور تربیتی اداروں کے نمائندوں نے نوجوانوں کو روزگار پر مبنی اور مستقبل پر مبنی تربیت فراہم کرنے کے بارے میں وسیع پیمانے پر تبادلہ خیال کیا۔اس پروگرام کی صدارت ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) کپل دیو اگروال نے کی تھی۔ پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم ، مشن ڈائرکٹر پلکت کھرے اور جوائنٹ ڈائرکٹر میانک گنگوار کے ساتھ ساتھ گورکھپور، بستی اور ایودھیا ڈویژنوں کے نجی آئی ٹی آئی آپریٹرز، تربیت فراہم کرنے والے اور صنعت کے نمائندے موجود تھے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر کپل دیو اگروال نے کہا کہ ہنر مندی کے فروغ کے ادارے ایک خود کفیل ہندوستان کی مضبوط بنیاد ہیں، اور نوجوانوں کو روزگار کے قابل بنانے والی مہارتیں فراہم کرنا، نہ صرف ڈگریاں، آج کی سب سے اہم ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نوجوانوں کو جدید ٹیکنالوجی پر مبنی تربیت فراہم کرکے مستقبل کی ضروریات کے لیے تیار کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ٹاٹا ٹیکنالوجیز کے ساتھ ایک مفاہمت نامے کے ذریعے 150 سرکاری آئی ٹی آئی کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ اپ گریڈ کیا ہے، جو AI ، ڈرون ٹیکنالوجی، روبوٹکس، جدید ڈیزائن اور جدید ترین مینوفیکچرنگ کے کورسز پیش کر رہے ہیں۔ ان اداروں نے نوجوانوں کو صنعت کے مطابق عملی تربیت فراہم کرنے کے لیے جدید لیب اور عالمی معیار کی تربیت کی سہولیات تیار کی ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ میں جلد ہی مزید 62 آئی ٹی آئی کا اضافہ کیا جائے گا جس سے ریاست کے تکنیکی تعلیم کے بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔وزیر اگروال نے کہا کہ تربیتی اداروں کو صرف سرٹیفکیٹ جاری کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہئے، بلکہ نوجوانوں کو ایسی مہارتیں فراہم کرنی چاہئے جو انہیں صنعت کی ضروریات کو پورا کرنے اور آسانی سے روزگار حاصل کرنے کے قابل بنائے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کی توجہ اب ہنر سے روزگار "ماڈل پر مرکوز ہے، جہاں روزگار کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ایک ترجیح ہے۔انہوں نے کہا کہ ریاست میں اس وقت 300 سے زیادہ سرکاری اور 3000 سے زیادہ پرائیویٹ آئی ٹی آئی ہیں جو لاکھوں نوجوانوں کو تکنیکی اور پیشہ ورانہ تربیت فراہم کر رہے ہیں۔ مزید برآں، پچھلے سال، اتر پردیش نے ایک لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو اپرنٹس شپ میں داخل کیا، جو ملک میں سب سے زیادہ ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی یہ ظاہر کرتی ہے کہ اتر پردیش تیزی سے ملک کی مہارت کی راجدھانی" کے طور پر ابھر رہا ہے۔ پرنسپل سیکرٹری ڈاکٹر ہری اوم نے کہا کہ مہارت کی ترقی کو محض نصاب یا تربیتی پروگرام کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔ بلکہ یہ نوجوانوں کی معاشی آزادی، خود انحصاری اور بہتر مستقبل کے لیے ایک مضبوط بنیاد بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی اور صنعت کی ضروریات کے پیش نظر ہنر پر مبنی تعلیم کو روایتی تعلیم کے ساتھ مربوط کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مشن ڈائریکٹر پلکت کھرے نے بتایا کہ نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق اب اسکول کی سطح پر پیشہ ورانہ تعلیم کو فروغ دیا جا رہا ہے۔انہوں نے وضاحت کی کہ پروین پراجیکٹ " کے تحت ثانوی اور امداد یافتہ اسکولوں میں طلباء کو اسکول کے بعد ایک گھنٹے کی پیشہ ورانہ تربیت فراہم کی جارہی ہے، جس میں بچے اپنی دلچسپی کے شعبوں کا انتخاب کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ریاست میں 2500 سے زیادہ اسکول اس پروجیکٹ میں شامل ہوچکے ہیں اور تقریباً 250000 طلباء نے داخلہ لیا ہے۔تربیت کے بعد، طلباء کی تشخیص اور تصدیق کی جاتی ہے۔ مستقبل میں مزید اسکولوں کو شامل کیا جائے گا۔پلکت کھرے نے کہا کہ ریاست میں ملازمت کے 900 سے زیادہ ٹریڈ میں تربیت دستیاب ہے، جو نوجوانوں کو ان کی دلچسپیوں اور صنعت کی طلب کے مطابق مواقع فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت ریاست کے تمام 75 اضلاع میں 1000 سے زیادہ تربیتی شراکت دار کام کر رہے ہیں۔مزید برآں، نوجوان اسکل ڈشا" آن لائن لرننگ پلیٹ فارم کے ذریعے گھر بیٹھے تربیت اور سرٹیفکیشن حاصل کر سکتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ تربیتی شراکت داروں کو ایک درجے کی ادائیگی کے نظام میں ضم کر دیا گیا ہے تاکہ تربیت کے ساتھ ساتھ ملازمت پر مبنی تربیت کو فروغ دیا جاسکے۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ دین دیال اپادھیائے گرامین کوشل یوجنا (DDU-GKY) کے تحت نوجوانوں کو مکمل طور پر مفت رہائشی تربیت فراہم کی جارہی ہے، جس میں رہائش، کھانے اور تربیت کا پورا انتظام حکومت کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ پروگرام کے دوران تربیت کے معیار، جدید تکنیک اور روزگار پر مبنی تعلیم کے حوالے سے تفصیلی بات چیت کی گئی۔ آخر میں وزیر جناب کپل دیو اگروال نے ریاستی اور قومی سطح پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ٹرینی اور ٹرینرز کو اسناد سے نوازا۔

اے کے شرما اور راجیو رائے اسٹیج پر الجھے

کارکنان میں ہاتھا پائی ☆ وزیر کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے، سپا ایم پی نے کہا، ”تم مغرور ہوگئے ہو“

لکھنؤ:12 مئی (پی این ایس) مؤ میں وزیر توانائی اے کے شرما اور سماجوادی پارٹی کے ایم پی راجیو رائے کے درمیان جھڑپ ہوگئی۔ پیر کو میمو ٹرین کی افتتاحی تقریب میں اسٹیج پر گرما گرم بحث ہوئی۔ ناراض ایس پی ایم پی نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا کہ وزیر صاحب یہ ٹھیک نہیں ہے میں یہاں کا ایم پی ہوں ، پولیس میرے کارکنوں کو میرے سامنے دھکیل رہی ہے، آپ وزیر بن کر مغرور ہوگئے ہیں، یہ تکبر ٹھیک نہیں ہے۔ اسٹیج پر موجود لیڈران اور افسران نے دونوں کو خاموش کرایا۔ اس دوران ایس پی اور بی جے پی کے کارکنان میں بھی جھڑپ ہوئی اور زبردست ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ پولیس اور آر پی ایف نے کسی طرح حالات پر قابو پایا۔شام 4 بجے، وزیر ریلوے اشونی وشنو نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ میمو ٹرین کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ وزیر توانائی اے کے شرما نے کہا کہ عوام ایس پی کی غنڈہ گردی اور زبردستی کو دیکھ رہی ہے۔ علاقہ میں ہونے والے تمام ترقیاتی کام بی جے پی حکومت ، وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر ریلوے اشونی وشنو، اور وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں کرائے جارہے ہیں۔ سپا ان کاموں کا کریڈٹ لینے کے لیے اس طرح کے احتجاج اور ہنگامہ آرائی کر رہی ہے۔ وزیر توانائی اے کے شرما دھوبن اسمبلی حلقہ سے الیکشن لڑنے کی تیاری کر رہے ہیں۔اس دوران دوہری گھاٹ اور اور یہار کے درمیان ایک میمو ٹرین کو منظوری دے دی گئی ہے۔ اس ٹرین کے چلنے سے علاقہ کے لوگوں کو براہ راست فائدہ ہوگا۔ کیونکہ وارانسی کی کنکٹوٹی بہتر ہوجائے گی۔ ٹرین کے کریڈٹ کی دوڑ اب شروع ہوگئی ہے۔ وزیر توانائی اے کے شرما اور گھوسی ایم پی راجیو رائے دونوں اسے اپنی کامیابی قرار دے رہے ہیں۔ گھوسی سے ایم پی راجیو رائے کے دفتر سے ایک پریس ریلیز جاری کی گئی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ طویل عرصے سے زیر التوا دوہری گھاٹ - اوڑیہار میمو ٹرین سروس کی ریلوے بورڈ کی منظوری ان کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ایم پی نے اس مطالبہ کو لے کر وزارت ریلوے کو کئی خطوط لکھے ، پارلیمنٹ میں اس مسئلے کو اٹھایا ، اور ریلوے حکام سے مسلسل رابطے میں رہے۔انہوں نے اس مطالبہ کی منظوری حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مؤ ضلع کے دوہری گھاٹ ریلوے اسٹیشن پر پیر کی دوپہر 2 بجے میمو ٹرین کا افتتاحی پروگرام تھا۔ ریاستی کابینہ کے وزیر اے کے شرما، ضلعی عوامی نمائندے اور بی جے پی کے عہدیدار موجود تھے۔ ایس پی ایم پی راجیو رائے اپنے حامیوں کے ساتھ تقریباً 2.30 بجے تقریب میں پہنچے۔اس دوران ایس پی کارکنان نعرے بازی کر رہے تھے۔انہیں دیکھتے ہی بی جے پی کارکنوں نے بھی نعرے بازی شروع کردی۔ بی جے پی اور ایس پی کارکنوں کے درمیان ہاتھا پائی کے ساتھ تنازعہ بڑھ گیا۔گھوسی کے آنجہانی ایم ایل اے سدھا کر سنگھ کے بیٹے سوجیت سنگھ اور ایس پی لیڈر اکھلیش راٹھور اسٹیج پر چڑھنے لگے۔ سی او مدھوبن نے ایس پی لیڈر اکھلیش راٹھور کو اسٹیج سے دھکیل دیا۔سجیت سنگھ کو بھی اسٹیج سے ہٹا دیا گیا۔ الزام ہے کہ جب ایس پی ایم پی راجیو رائے نے اسٹیج پر جانے کی کوشش کی تو بی جے پی کارکنوں نے انہیں روک دیا۔اس سے ایس پی ایم پی ناراض ہو گئے۔ پولیس اور آر پی ایف نے کسی طرح ایس پی اور بی جے پی کارکنوں کو قابو میں کیا۔ وزیر اے کے شرما اور ایم پی راجیو رائے نے بھی کارکنوں سے پرسکون رہنے کی اپیل کی۔ تقریباً دو گھنٹے تک افراتفری جاری رہی۔

سیتاپور سمیت کئی اضلاع کے لوگوں نے کانگریس کی رکنیت اختیار کی

کانگریس ہی ملک کو متحد رکھنے کی حقیقی فکر رکھتی ہے: اجے رائے

لکھنؤ۔ کانگریس کی پالیسیوں اور نظریات پر اعتماد ظاہر کرتے ہوئے سیتاپور کے رکن پارلیمنٹ راکیش راٹھور اور پردیش کانگریس کے جوائننگ انچارج نتن شرما کی موجودگی میں سیتاپور کے متعدد افراد نے پردیش صدر اجے رائے کے سامنے کانگریس کی رکنیت اختیار کی۔ سیتاپور سے آئی پی ایف کی مرکزی کمیٹی کی رکن اور مزدور کسان منچ کی ریاستی نائب صدر سنیتا راوت، جاگرک ناگرک منچ کی ریاستی صدر روشنی گپتا، لوک گلوکارہ سمیکشا گوتم، خاتون لیڈر جیوتی بھارتی، منریگا مزدور لیڈر مینا سچان اور رام دیوی نے اجے رائے کے سامنے کانگریس کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر سابق جنرل سکریٹری ارشد خورشید، شہر صدر ڈاکٹر شہزاد عالم، طارق صدیقی، ارشد اعظمی، عبداللہ شیر خان، کرپیش تیواری سمیت دیگر افراد موجود تھے۔ اس کے علاوہ بریلی، کانپور، امروہہ اور لکھنؤ سے سندر پرکاش کشیپ، ڈاکٹر کمل کشیپ، کرشنا کشیپ، رندھیر سنگھ یادو، امت کشیپ، برج موہن کشیپ، ڈاکٹر سورج پال کشیپ، سیوارام کشیپ سابق پردھان، وجے میسی، لالا رام کشیپ، بالکرام پردھان، آکاش یادو، پورن لال کشیپ، رام سیوک کشیپ سابق پردھان، غفران احمد، حاجی عقیل لالا، یونس علی، شعیب، آصف علی اور ڈاکٹر جنید سمیت متعدد معزز شہریوں اور نوجوانوں نے بھی کانگریس کی رکنیت اختیار کی۔ اس موقع پر نئے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ کانگریس ہمیشہ ملک میں سماجی انصاف، جمہوری اقدار، بھائی چارے اور آئین کے تحفظ کے لیے جدوجہد کرتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک اور ریاست کے عوام آج کانگریس کی فکر سے جڑ رہے ہیں اور آنے والے وقت میں پارٹی عوامی مسائل کو مزید مضبوطی کے ساتھ اٹھائے گی۔ انہوں نے کہا کہ صرف کانگریس ہی ایسی جماعت ہے جو ملک کو متحد رکھنے اور تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کی حقیقی فکر رکھتی ہے۔

نیٹ امتحان کا منسوخ ہونا حکومت کی ناکامی کی مثال: اجے رائے

لکھنؤ، 12 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے منگل کے روز کہا کہ نیٹ امتحان منسوخ کر کے مرکزی حکومت نے نوجوان نسل کے خوابوں کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے اور لگاتار سامنے آنے والے پیپر لیک کے واقعات نے حکومت کے طریقہ کار پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ مسٹر رائے نے جاری ایک بیان میں کہا کہ نیٹ یو جی 2026 کا منسوخ ہونا حکومت کی ناکامی کی ایک بڑی مثال ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جو حکومت قومی سطح کے امتحان کو محفوظ اور شفاف طریقے سے منعقد نہیں کرا سکتی، اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پیپر لیک کے خوف نے حکومت کی تیاریوں اور انتظامات کی قلعی کھول دی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت نوجوانوں کے مستقبل کے حوالے سے سنجیدہ نہیں ہے اور دہلی میں بیٹھے لوگ طلبہ کے مستقبل سے کھیل رہے ہیں۔ ملک کا نوجوان موجودہ حالات کو دیکھ رہا ہے اور آنے والے وقت میں اس کا جواب دے گا۔ کانگریس رہنما نے امتحانی نظام کو شفاف اور محفوظ بنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔

یوگی حکومت روایتی صنعتوں کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے میں مصروف

ODOP کے تحت کاریگروں اور بنکروں کو دی جارہی جدید سہولیات ☆ خرجہ بلیک پوٹری سی ایف سی کامیابی کی مثال قرار

لکھنؤ: 12 مئی۔یوگی حکومت ریاست میں روایتی صنعتوں، دستکاری، بُنائی اور مائیکرو انٹرپرائزز کو مضبوط کرنے کے لیے مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ حکومت کا ارادہ یہ ہے کہ ODOP اسکیم کے تحت قائم کیے گئے مشترکہ سہولت مراکز (CFCs) کو لوگوں تک محدود نہیں ہونا چاہیے، بلکہ زیادہ سے زیادہ کاریگروں، بنکروں، اور مائیکرو انٹرپرینیورز کو جدید ٹیکنالوجی، تربیت اور مارکیٹنگ کی سہولیات سے جوڑنا چاہیے۔اس مقصد کے لیے منگل کو ریاست میں کام کرنے والے 16 سی ایف سی پروجیکٹوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کئی سی ایف سی میں استفادہ کنندگان کی محدود تعداد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا کہ اسکیموں کے فائدے چند ارکان تک محدود نہیں ہونے چاہئے۔اس مقصد کے لیے، سی ایف سی پروجیکٹوں کو 90 فیصد تک حکومتی فنڈنگ اور 10 فیصد کاروباری شراکت کو شامل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ چھوٹے کاروباری افراد کو جدید مشینری، ڈیزائن، ٹیسٹنگ، ہنر کی تربیت، اور عام ٹولز تک رسائی حاصل ہو۔ میٹنگ میں بنکروں اور کاریگروں نے بجلی، سوت کی قیمت، مارکیٹ میں مسابقت اور تکنیکی ترقی سے متعلق مسائل بھی اٹھائے۔ جائزہ کے دوران، یہ اطلاع دی گئی کہ یوگی حکومت نے بنکروں کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے کئی سالوں سے فلیٹ ریٹ بجلی کی اسکیم نافذ کی، جس کے تحت حکومت نے تقریباً 44 کروڑ روپے کے بجلی کے اخراجات برداشت کیے ہیں۔حکومت کی ترجیح یہ ہے کہ روایتی فنون اور دستکاری سے وابستہ لوگ جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ خود کو آگے بڑھائیں۔غازی آباد میں انجینئرنگ اور ٹول روم پر مبنی سی ایف سی کے جائزے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ وہاں جدید سہولیات جیسے سی این سی مشینیں، تھری ڈی پرنٹنگ، میٹریل ٹیسٹنگ اور ہنر کی تربیت فراہم کی جارہی ہے۔ اب تک 500 سے زائد نوجوانوں کو تربیت دی جا چکی ہے، اور دفاعی شعبے کے لیے پرزہ جات کی تیاری کے امکانات بھی تلاش کیے جا رہے ہیں۔ مرادآباد کے فزیکل ویپر ڈیپوزیشن (PVD) پلانٹ کو ماحول دوست ٹیکنالوجی کی ایک مثال کے طور پر پیش کرتے ہوئے اس کی کارکردگی کو مزید مضبوط بنانے پر بات چیت کی۔ دریں اثنا، سنبھل کی بٹن انڈسٹری (سی ایف سی) میں 70 فیصد سے زیادہ صلاحیت کے استعمال کو ایک مثبت علامت قرار دیتے ہوئے، خام مال اور بجلی کی دستیابی کو مزید بہتر بنانے پر زور دیا گیا۔ میٹنگ میں خرجہ بلیک پوٹری سی ایف سی کو کامیابی کی کہانی قرار دیا گیا۔اس پروجیکٹ میں 1253 سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے شامل ہیں، اور ٹرن اوور 20-15 لاکھ سے بڑھ کر 95-90 لاکھ ہو گیا ہے۔ روایتی آرٹ کو جدید مارکیٹ کے ساتھ مربوط کرنے کی ایک بہترین مثال کے طور پر اس کا حوالہ دیا گیا۔

پی ایم مودی پر سپا ایم پی کے تبصرے پر بھڑکے سی ایم یوگی کہا۔یہ نہ صرف غیر مہذب ہے، بلکہ نظریاتی دیوالیہ پن بھی ہے

لکھنؤ:12 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں، سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ ایس پی ایم پی اجیندر سنگھ لودھی کی طرف سے پی ایم مودی پر کیے گئے نازیبا تبصرہ پر برہم ہوگئے۔انہوں نے اسے نہ صرف سیاسی بددیانتی بلکہ نظریاتی دیوالیہ پن قرار دیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر پوسٹ کرتے ہوئے وزیر اعلی نے لکھا کہ ایک رکن پارلیمنٹ کے تبصرے نہ صرف غیر مہذب اور ناقابل معافی ہیں بلکہ ہندوستانی جمہوری اصولوں کے لیے بھی ایک سنگین دھچکا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے لکھا کہ اس طرح کے تبصرے عوامی زندگی کی شرافت کی بے عزتی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ مینڈیٹ، 145 کروڑ ہم وطنوں کے اعتماد اور ہندوستان کے جمہوری وقار کی توہین ہے۔ ملک کے عوام وقت آنے پر اس طرح کے ناروا رویے کا جواب ضرور دیں گے۔ واضح رہے کہ مہوبہ ضلع میں سماج وادی پارٹی کے احتجاج کے دوران ہمیر پور-مہوبہ حلقہ سے ایس پی ایم پی اجیندر سنگھ لودھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے بارے میں تضحیک آمیز تبصرہ کیا تھا۔ حکمران جماعت اب اس پر اپوزیشن کو گھیر رہی ہے۔

اسپتالوں میں ادویات کی دستیابی برقرار رکھی جائے: ڈاکٹر دیا شنکر مشرا دیالو

آیوش اسپتالوں میں ڈاکٹروں کی موجودگی کو ہر حال میں یقینی بنایا جائے

لکھنؤ: 12 مئی۔ریاست کے وزیر آیوش (آزادانہ چارج)، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایم او ایس) ڈاکٹر دیا شنکر مشرا دیالو نے آج ریاستی آیورویدک اور یونانی اور میڈیسن مینوفیکچرنگ لیبارٹری، راجی پورم لکھنؤ کے آڈیٹوریم میں ریاست کے 9 ڈویژن لکھنؤ، کانپور، وارانسی، ایودھیا، اعظم گڑھ، مرزا پور، بستی، گورکھپور اور پریاگ راج کے ریجنل آیورویدک اور یونانی اور ہومیوپیتھک افسروں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی۔ عہدیداروں کو ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آیوش اسپتالوں میں کام کی جگہ پر ڈاکٹروں کی موجودگی کو ہر حال میں یقینی بنایا جائے۔ ڈاکٹر دیالو نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اسپتالوں میں ادویات کی دستیابی کو یقینی بنائیں اور کسی بھی قسم کی کمی کو ترجیحی بنیادوں پر رپورٹ کریں تاکہ ادویات فوری طور پر دستیاب ہوسکیں۔ انہوں نے اسپتالوں پر زور دیا کہ وہ ضرورت کے مطابق ادویات خریدیں، عام اور طلب کے مطابق ادویات کو ترجیح دیں تاکہ مریضوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ آیوش وزیر نے ہدایت دی کہ تمام ڈاکٹر او پی ڈی میں آنے والے مریضوں کو باہر کی دوائیں نہ لکھیں۔ انہوں نے ریاست کے تمام آیوش اسپتالوں (آیوروید، یونانی اور ہومیوپیتھی) میں معائنہ کرنے کا حکم دیا تاکہ ڈاکٹر باہر کی دوائیں تجویز نہ کرنے پائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسپتالوں میں او پی ڈی کی تعداد بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے تاکہ غریب اور نادار افراد کا علاج معالجہ ہو سکے۔ آیوش اسپتالوں میں کیمپ لگا کر اور عام لوگوں کو آگاہ کر کے مریضوں کا علاج کیا جائے۔ ڈاکٹر دیالو نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اضلاع میں عوامی نمائندوں کے ذریعہ اسپتال کی تعمیر کے لیے اراضی دستیاب کرائیں تاکہ اسپتالوں کی تعمیر ہوسکے اور عام لوگ ان سے مستفید ہوسکیں۔ آیوش کے پرنسپل سکریٹری جناب رنجن کمار نے عہدیداروں کو اسپتالوں کو پینٹ اور برانڈنگ کرانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے اسپتالوں میں صفائی ستھرائی، پینے کے صاف پانی اور بیت الخلاء کی سہولیات کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت دی۔ آیوش کی ڈائرکٹر جنرل محترمہ چیتر اوی نے وزیر موصوف کو محکمہ کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے وزیر موصوف کو یقین دلایا کہ ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔ ڈائرکٹر آیوروید ڈاکٹر نارائن داس، یونانی ڈائریکٹر پروفیسر جمال اختر، ڈائرکٹر ہومیوپیتھی ڈاکٹر پی کے سنگھ، اور 09 ڈویژنوں کے آیوش میڈیکل آفیسر میٹنگ میں موجود تھے۔

عوامی خدمت ہی سچا دھرم ہے: وراج ساگر داس

لکھنؤ، 12 مئی۔جیٹھ مہینے کے دوسرے بڑے منگل کے پُنیہ موقع پر آج حضرت گنج چوراہے پر واقع دکھن مکھی ہنومان مندر میں ڈاکٹر اکھلیش داس گپتا فاؤنڈیشن کی جانب سے ایک عظیم بھنڈارے کا اہتمام کیا گیا، جس میں بی بی ڈی گروپ اور ڈاکٹر اکھلیش داس گپتا فاؤنڈیشن کے صدر، بیڈمنٹن ایسوسی ایشن آف انڈیا کے نائب صدر، چیئرمین اتر پردیش بیڈمنٹن ایسوسی ایشن اور یو پی اولمپک سنگھ کے صدر جناب وراج ساگر داس نے اس عظیم بھنڈارے میں بڑی تعداد میں شامل عقیدت مندوں کو پرساد تقسیم کیا۔ اس موقع پر محترمہ دیوانشی داس گپتا، جناب گوپال آریہ، اکھل بھارتیہ پریاورن گتی ودھی کے قومی سویم سیوک سنگھ کے قومی رابطہ کار، پروفیسر رام کمار تیواری، جناب وویک اپادھیائے اور محترمہ ہرشیتا شریواستو خاص طور پر موجود رہیں۔ اس موقع پر جناب وراج ساگر داس نے کہا کہ ہر سال جیٹھ مہینے کے ہر منگل کو بھنڈارے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے پروگراموں سے نہ صرف دل کو سکون ملتا ہے بلکہ دھرم کے تئیں عقیدت مزید مضبوط ہوتی ہے۔ اس پُنیہ مہینے میں لوگوں کو پرساد تقسیم کر کے بہت خوشی حاصل ہوتی ہے اور یہ پُنّیہ کمانے کا بھی کام ہے۔ انہوں نے پرساد تقسیم کرنے کے اس موقع پر سبھی لوگوں کی خوش حالی، خوش نصیبی اور ترقی کی دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کے درمیان اپنا پن حاصل کرنا اور ان کی خدمت کا موقع ملنا دراصل ایشور کے تئیں سچی محبت ہے اور یہی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ سناتنی روایات کو پوری طرح نبھا رہے ہیں اور اس کے لیے پُرعزم ہیں۔

سابق ایم ایل اے وجے مشرا 46 سال پرانے قتل کیس میں مجرم قرار، ایم پی ایم ایل اے کی عدالت نے سنایا بڑا فیصلہ

پریاگراج:12 مئی (پی این ایس) ایم پی/ ایم ایل اے کورٹ کے اسپیشل جج یوگیش کمار III نے سابق ایم ایل اے وجے مشرا سمیت چار لوگوں کو 1980 کے ایک قتل کیس میں مجرم قرار دیا۔ وجے مشرا بھدوہی ضلع کے ایم ایل اے تھے اور اس وقت جیل میں ہیں۔ یہ قتل 1980 کا ہے، یہ قتل دن دہاڑے پریاگ راج عدالت کے احاطے میں کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں وجے مشرا کو اہم ملزم نامزد کیا گیا تھا۔ وجے مشرا سماج وادی پارٹی سے تین بار اور نشاد پارٹی سے ایک بار ایم ایل اے رہ چکے ہیں۔ عدالت سے سزا سنائے جانے کے بعد اب سب کی نظریں سزا پر لگی ہوئی ہیں۔ اسپیشل عدالت جلد ہی وجے مشرا اور دیگر تین قصورواروں کی سزا پر اپنا فیصلہ سنائے گی۔ قانونی ماہرین کے مطابق، اگر قتل جیسے سنگین معاملے میں قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے، تو وجے مشرا کو عمر قید یا اس سے بھی زیادہ سخت سزا ہو سکتی ہے۔

ہریانہ کا پلول گینگ راجدھانی میں کرتا تھا جرائم، خواتین سے چھینتا تھا پرس اور چین، پانچ گرفتار

لکھنؤ:12 مئی (پی این ایس) مڑیاوں پولیس نے ایک بین ریاستی گینگ کا پردہ فاش کیا ہے جو ای رکشا اور ٹیمپو میں سفر کرنے والی خواتین کے پرس اور بیگ سے گہنے چراتا ہے۔ پولس نے ہریانہ کے پلول ضلع سے گینگ کے پانچ ارکان کو گرفتار کیا ہے جن میں تین خواتین بھی شامل ہیں۔ ملزمان سے سونے جیسے پیلے دھات کے زیورات اور 400,29 روپے نقد برآمد ہوئے ہیں۔ برآمد کیے گئے زیورات کی مالیت تقریباً 9 لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔ اے ڈی سی پی نارتھ ٹوئنکل جین نے بتایا کہ پیر کو مڑیاوں پولیس بھٹولی چوراہے پر چیکنگ کر رہی تھی۔ اطلاع ملی کہ نوبستہ موڑ کے قریب ریلوے اسٹیشن روڈ پر ای رکشہ اور ٹیمپو چوری کرنے کے شبہ میں کچھ خواتین اور مرد موجود ہیں۔ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس ٹیم نے علاقے کو گھیرے میں لے کر پانچ ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے اپنی شناخت جئے پرکاش، جئے پرکاش کی بیوی انیتا، منوج کمار، منوج کی بیوی رجنی اور راموتی کے طور پر کی۔ راموتی راجستھان کی رہنے والی ہے۔ سبھی عارضی طور پر چنہٹ علاقے میں مقیم تھے۔